۱۲۷۶

تعلیم احکام

حضرتِ امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ

کی توضیح المسائل اور استفتاآت کا انتخاب

باحواشی

حضرت آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد علی اراکی مدظلہ و حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید محمد رضا گلپائگانی مدظلہ

سازمان تبلیغات اسلامی روابط بین الملل

۳۷۶

نام کتاب : تعلیم احکام
ترتیب : رضا قربانیان
مترجم : جناب سید خادم حسین نقوی
تطبیق و حواشی : شعبہ اردو بین الاقوامی تعلقات عامہ
ناشر : سازمان تبلیغات اسلامی روابط بین الملل
طبع : مرکز چاپ و نشر
تعداد : ۵۰۰۰ (بار اول)
تاریخ : رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

الحمد للہ ربّ العلمین واشرف الصّلوات علی اشرف النبیّین محمّد واٰلہ الطّیبین الطّاھرین ۔

"رسالہ آموزشی" جو امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ کے مطابق تھا اس کا اردو ترجمہ تمام تر کوششوں کے بعد بھی امام طاب ثراہ کی زندگی میں شائع نہ ہو سکا۔ لیکن دیر آید درست آید کے بمصداق اب اس پر آیت اللہ العظمیٰ الشیخ محمد علی اراکی دام ظلہ اور آیت اللہ العظمیٰ سیّد محمد رضا گلپائگانی دام ظلہ کے فتاویٰ کا بھی اضافہ کر دیا گیا ہے اس لئے یہ زیادہ مفید ہو گیا ہے۔

جن مسائل میں اختلاف ہے ان کا حاشیہ اظہار کر دیا گیا ہے۔ امام خمینی طاب ثراہ سے جو استفتاآت کئے گئے تھے ان کو یوں ہی باقی رہنے دیا گیا ہے۔ خدا کرے مومنین اس سے استفادہ کریں۔ عصمت تو صاحبان عصمت ہی کے لئے مخصوص ہے اس لئے غلطیوں کی اطلاع ادارہ کو ضرور دیں تاکہ دوسری طباعت میں یہ نقص دور کر دیا جائے۔ والسلام

★ ادارہ ★

فہرست

مقدمہ	۳
عرض ناشر	۷
تقلید کے احکام	۹
تقلید کے احکام	۱۰
تقلید کے احکام	۱۱
طہارت کے احکام	۱۲
مطلق پانی	۱۲
بیت الخلاء کے احکام	۱۴
بیت الخلاء کے احکام	۱۴
بیت الخلاء کے احکام	۱۵
نجاسات	۱۷
نجاسات کے احکام	۱۸
نجاسات کے احکام	۱۹
نجاسات کے احکام	۲۰
پاک کرنے والی چیزیں (مطہرات)	۲۱
مطہرات کے احکام	۲۲
مطہرات کے احکام	۲۲
پاک کرنے والی چیزوں کے احکام	۲۳
مطہرات کے احکام	۲۴
مطہرات کے احکام	۲۵
وضو کے احکام	۲۶
وضو کے احکام	۲۷
وضو میں شکوک	۲۸ ۲۸
وضو کے احکام	۲۹
وضو جبیرہ کے احکام	۳۰
وضو جبیرہ کے احکام	۳۱
غسل	۳۲
جنابت کے احکام	۳۲
تیمم	۳۴
تیمم کے احکام	۳۵
موت	۳۶
شہید کے بارے میں امام خمینیؒ سے استفتاء	۳۷
نماز میت کا طریقہ	۳۸
نماز	۳۹
نماز کے اوقات	۴۰
قبلہ	۴۱
نماز پڑھنے والے کا لباس	۴۲
نماز پڑھنے والے کا لباس	۴۳
نماز پڑھنے والے کے بدن اور لباس کے احکام	۴۴
نماز پڑھنے والے کی جگہ	۴۵
نماز پڑھنے والے کی جگہ کے احکام	۴۶
مسجد کے احکام	۴۷
نماز	۴۸
نماز	۴۹
نماز	۵۰
نماز	۵۱
نماز	۵۲
نماز	۵۳
نماز	۵۴
نماز	۵۵
نماز	۵۶
نماز	۵۷
شکیات نماز	۵۸
وہ شکوک جن کی نماز میں پرواہ نہیں کرنا چاہیے	۵۹
صحیح شکوک	۶۰
نماز	۶۱
نماز	۶۲
مسافر کی نماز	۶۲

مسافر کی نماز ٦٥
مسافر کی نماز ٦٦
مسافر کی نماز ٦٧
قضا نماز ٦٨
نماز جماعت اور اس کی اہمیت ٦٩
نماز جماعت کی صفوں کی کیفیت ٧٠
نماز جماعت ٧١
نماز جماعت ٧٢
نماز جماعت ٧٣
نماز آیات ٧٥
نماز آیات ٧٦
روزے کے احکام ٧٧
روزے کے احکام ٧٨
روزے کے احکام ٧٩
مبطلاتِ روزہ کے احکام ٨٠
مبطلاتِ روزہ کے احکام ٨١
مبطلاتِ روزہ کے احکام ٨٢
مبطلاتِ روزہ کے احکام ٨٣
مبطلاتِ روزہ کے احکام ٨٤
روزہ کا کفارہ ٨٥
وہ مقامات جہاں صرف روزہ کی قضا واجب ہے ٨٧
روزہ ٨٨
روزے کے احکام ٨٩
روزہ ٩٠
خمس کے احکام ٩١
خمس کے احکام ٩٢
خمس کے احکام ٩٣
خمس کے احکام ٩٤
خمس سے متعلق امام خمینیؒ سے استفتاآت ٩٥
زکوٰۃ کے احکام ٩٦
زکوٰۃ کے احکام ٩٧
زکوٰۃ کے احکام ٩٨
زکوٰۃ کے احکام ٩٩
حج کے احکام ١٠٠
خرید و فروخت (معاملات) ١٠١
خرید و فروخت کے احکام ١٠٢
خیارات (معاملات کو توڑنے کے حق) کے احکام ١٠٣
شرکت ١٠٥
صلح ١٠٦
اجارہ کے احکام ١٠٧
اجارہ کے احکام ١٠٨
جعالہ کے احکام ١٠٩
مزارعہ کے احکام ١١٠
مساقات کے احکام ١١١
وکالت کے احکام ١١٢
قرض کے احکام ١١٣
کفالت کے احکام ١١٤
نگاہ کرنے کے احکام ١١٥
اس مال کے احکام جو کہیں پڑا ہوا مل جائے ١١٦
جانوروں کے ذبح کرنے کے احکام ١١٧
کھانے پینے کی چیزوں کے احکام ١١٨
اسلام میں حفظانِ صحت کے قوانین ١١٩
نذر اور عہد کے احکام ١٢٠
قسم کھانے کے احکام ١٢٢
وقف کے احکام ١٢٣
وصیت کے احکام ١٢٤
میراث کے احکام ١٢٥
میراث کے احکام ١٢٦
نیکی کی ہدایت کرنا اور برائی سے روکنا (امر بہ معروف و نہی از منکر) ١٢٧
مختلف مسائل اور استفتاآت ١٢٨

مقدمۂ مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

★★★

"اسلامی احکام اور ان پر عمل کرنے کے متعلق مسائل" انسان ساز مذہب اسلام کی تعلیمات کا ایک اہم جزو ہیں۔ ایک مسلمان کو اپنے شرعی فرائض انجام دینے کے لئے "احکام سے متعلق مسائل" سے واقفیت کی ہمیشہ سے ضرورت تھی اور ہے۔ اور اسی لئے ضروری ہے کہ اگر مسلمان خود "مجتہد" اور "محتاط" نہ ہو تو تقلید کے لئے ہر ضروری چیز کا اور خصوصاً جن چیزوں کی ہمیشہ ضرورت پڑتی ہے ان کا علم حاصل کرے: "شک اور بھول سے متعلق مسائل اور وہ مسائل جن میں اکثر انسان مبتلا ہوتا ہے" کا معلوم ہونا واجب ہے[1]

جس طرح یہ ضروری ہے کہ ایک مسلمان خود تحقیق کر کے اصول اعتقادی میں یقین حاصل کرے نیز فضیلتوں کو حاصل کرنے کیلئے اور بری باتوں کو چھوڑنے کے لئے کوشش کرتا رہے اسی طرح اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان شرعی مسائل کو جن کی اسے خود ضرورت پڑتی ہے اور جن کا مختلف طریقوں سے اس کی زندگی سے ارتباط ہے، معلوم کرے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر حضرت امام خمینی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہ) کے منتخب احکام اور فتوؤں کو اس انداز سے مرتب کر دیا گیا ہے کہ درجہ میں پڑھانے کے لئے مفید ہوں اور ان کے سمجھنے میں مدد ملے۔ نیز اختصار اور بنیادی مسائل کے بیان کی خاطر یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ صرف واجبات اور ان مسائل کو جن کی اکثر سب کو ضرورت پڑتی ہے، اس مجموعہ میں شامل کر دیا جائے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس کتاب کی اشاعت میں بہت زیادہ توجہ کی گئی ہے اور اس طرح اس کے تمام فتوؤں کی کتاب "تحریر الوسیلہ" اور امام خمینیؒ کے "کتاب عروۃ الوثقیٰ" پر لکھے ہوئے حاشیوں سے تطبیق کر لی گئی ہے۔ نیز فتوؤں کے آخر میں امام خمینیؒ کی فارسی زبان میں "توضیح المسائل" اور عربی کتاب "تحریر الوسیلہ" کے بعض مسائل کا نمبر تحریر کر دیا گیا ہے، تاکہ قارئین زیادہ توضیح کی ضرورت ہونے پر انھیں ملاحظہ فرما سکیں۔

ساتھ ہی یہ کتاب امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ سے کئے گئے بعض جدید استفتاءات، جنھیں بعض مسائل کے آخر میں تحریر کر دیا گیا ہے، سے بھی مزین ہے۔

استادوں کی یاد دہانی کے لئے بعض نکات

۱۔ چونکہ اس کتاب میں کچھ "منتخب احکام" ہیں لہٰذا جو اشخاص اس کتاب کو پڑھائیں انھیں ان احکام کی تمام تفصیلات سے واقف ہونا چاہئے۔

---

[1] "یجب تعلم مسائل الشک والسھو وغیرھا مما ھو محل الابتلاء غالباً..." تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۹ مسئلہ ۲۳

اس بات کی طرف بھی توجہ کرنا ضروری ہے کہ استاد کو درجہ میں صرف احکام بیان کرنا چاہئیے نہ کہ ان کا فلسفہ۔ اور یہ کہ، اِس مسئلہ میں کیوں ایسا کہا گیا ہے اور اُس مسئلہ میں کیوں ویسا، اس بات کا مقلِّد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جس طرح ڈاکٹر اگر کسی مریض کو بتائے کہ فلاں دوا استعمال کرے تو مریض کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس کے سبب کو معلوم کرنے کی جستجو کرے۔

۲۔ درجہ کا ماحول ایسا ہونا چاہئیے کہ طالب علموں کی تھکن اور عدم دلچسپی کا باعث نہ بنے۔ اس سلسلہ میں استاد کو چاہئیے کہ اصل موضوع سے منحرف نہ ہو نیز سبق پڑھانے میں تکرار سے اور ایک مناسب حد سے زیادہ تفصیل میں جانے سے پرہیز کرے اور درجہ میں پڑھانے کے لئے پوری تیاری کے بعد آیا کرے۔

۳۔ استاد اگر دینی طالب علم اور علماء میں سے ہو تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ ان حضرات کا اس موضوع پر زیادہ کام ہوتا ہے۔ لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو جو متعہد شخص بھی اس ذمہ داری کو قبول کرے اسے چاہئیے کہ باخبر علماءِ دین سے رابطہ رکھے اور وہ خود جن مسائل کو نہیں جانتا ان میں ان سے رجوع کرے تاکہ احکام خدا میں مداخلت اور تغیّر و تبدّل بالکل نہ ہو۔ نیز احکام کے استاد میں اتنی جرأت ہونا چاہئیے کہ جس وقت طلباء اس سے کسی مسئلہ کو پوچھیں اور وہ نہ جانتا ہو تو پوری جرأت سے اس سے اپنی لاعلمی کا اظہار کر دے۔

۴۔ محترم استاد کو چاہئیے کہ مسائل کے بتانے میں اس کا مقصد صرف خدا کی خوشنودی حاصل کرنا ہی ہو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے نہ صرف یہ کہ غرور و تکبّر، جو اخلاقی خرابیوں میں سے ہے، سے دور رہے گا بلکہ دوسری کامیابیاں اور خدا کی طرف سے اجر و انعام بھی اسے حاصل ہوگا اور فضائل کی روح، جو کہ اخلاق حمیدہ میں سے ہے، اس میں بیدار ہو جائے گی۔

۵۔ استاد کو چاہئیے کہ درجہ میں سادہ زبان میں بغیر کسی طرح کے تکلّفات اور خرابیوں کے پڑھائے اور اگر ممکن ہو تو درجہ میں درس شروع ہونے سے پہلے ایک دو طالب علموں سے رضاکارانہ طور پر پچھلے سبق کے بارے میں سوالات کئے جائیں تاکہ طلباء یہ محسوس کریں کہ سبق کا یاد کرنا اور مطالعہ کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ البتہ طلباء کے حوصلہ کو پست کرنے اور ان کی طرف عدم توجہ سے پوری طرح پرہیز کیا جانا چاہئیے۔ اس کے علاوہ چند سبق پڑھانے کے بعد طلباء کا امتحان لینا چاہئیے اور اگر ممکن ہو تو ان کو انعامات دینا چاہئیے۔ بہتر ہوگا کہ استاد طلباء کی حاضری اور غیر حاضری پر بھی کنٹرول رکھے

تقلید کے احکام

سوال: تقلید کیا ہے؟

جواب: مجتہد کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کرنے کو تقلید کہتے ہیں (مسئلہ ۲)

تقلید سے متعلق مسائل

۱۔ "تقلید کس شخص کو کرنا چاہئیے؟" جواب:
- ۱۔ انسان یا "مجتہد" ہے۔
- ۲۔ یا "محتاط" ہے۔
- ۳۔ یا نہ مجتہد ہے نہ محتاط

اگر انسان تیسری قسم کا ہے تو اس کو تقلید کرنا چاہئیے۔

۲۔ کس شخص کی تقلید کرنا چاہئیے؟ جواب: تقلید مجتہد جامع الشرائط کی کرنا چاہئیے۔ یعنی وہ مجتہد جو
- ۱۔ مرد
- ۲۔ بالغ
- ۳۔ عاقل
- ۴۔ شیعہ اثنا عشری
- ۵۔ حلال زادہ
- ۶۔ زندہ
- ۷۔ عادل
- ۸۔ احتیاط واجب کی بنا پر دنیا کا حریص نہ ہو۔
- ۹۔ اور دوسرے مجتہدین سے اعلم (یعنی وہ مجتہد جو اپنے زمانے کے مجتہدین میں مسائل سمجھنے میں سب سے زیادہ ماہر ہو (مسئلہ ۴)

۳۔ کس چیز میں تقلید کرنا چاہئیے؟ جواب:
- ۱۔ اصول دین میں تقلید نہیں کی جا سکتی۔ اور ضروری احکام مثلاً نماز و روزہ کے واجب ہونے جیسے (واضح) احکام میں تقلید کرنا ضروری نہیں ہے۔
- ۲۔ فقط فروع دین کے احکام میں تقلید کرنا چاہئیے۔

سوال: احکام کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: احکام کی ۵ قسمیں ہیں۔

احکام
- ۱۔ **واجب**: وہ حکم ہے جسے حتمی طور پر انجام دینا ضروری ہے اور جس پر عمل نہ کرنا گناہ ہے۔ مثلاً سن بلوغ (سن بلوغ اور مکلف ہونے کی نشانیوں میں تین چیزوں میں سے ایک چیز ہے) میں نماز پڑھنا۔
  - ۱۔ زیر ناف شرمگاہ پر بالوں کا ظاہر ہونا۔
  - ۲۔ سوتے یا جاگتے میں منی کا نکلنا۔
  - ۳۔ مرد کی عمر کے ۱۵ سال قمری اور عورت کی عمر کے ۹ سال قمری مکمل ہونا۔
- ۲۔ **مستحب**: وہ عمل ہے جس کا انجام دینا پسندیدہ اور بہتر ہے اور جو خوشنودی خدا کا باعث اور خود انسان کے لئے مفید اور آخرت میں ثواب کا ذریعہ ہے، مثلاً سلام کرنا
- ۳۔ **حرام**: وہ عمل ہے جسے انجام نہیں دینا چاہئیے اور جس کا انجام دینا گناہ اور آخرت میں عذاب کا باعث ہے، مثلاً جھوٹ بولنا۔
- ۴۔ **مکروہ**: وہ عمل ہے جسے انجام نہ دینا بہتر ہے اور جس کے انجام دینے میں آخرت میں عذاب نہیں ہوگا، مثلاً اس مقام پر نماز پڑھنا جہاں تصویر موجود ہو۔
- ۵۔ **مباح**: وہ عمل ہے جس کا انجام دینا یا نہ دینا اسلامی نقطۂ نگاہ سے برابر ہو۔ اور جس کا تعلق انسان کی پسند اور ارادہ سے ہو مثلاً حلال چیزوں کا کھانا پینا۔

نوٹ: جن مسائل میں معلوم ہو کہ اعلم کا فتویٰ غیر اعلم کے فتویٰ کے مخالف ہے اسی طرح ان محدود مسائل میں کہ جب جانتا ہو کہ ایک یا بعض حضرات مخالف ہیں تو احتیاطاً واجب کی بنا پر اعلم ہی کی تقلید کرنی چاہئیے یعنی جہاں شبہ محصورہ ہو۔ آٹھویں شرط بنا بر احتیاط واجب نہیں ہے (آیت۔۔۔ اراکی مدظلہ) اگر مجتہد کے فتوے کی مخالفت کا علم ہو تو بنا بر احتیاط واجب مقلد دوسرے سے غیر اعلم نہ ہو مگر یہ کہ غیر اعلم کا فتویٰ احتیاط کے موافق ہو۔ آٹھویں شرط کا ذکر نہیں ہے (آیت۔۔۔ گلپائگانی مدظلہ)

سوال: مجتہد جامع الشرائط کو کن طریقوں سے پہچانا جاسکتا ہے؟ جواب: (مسئلہ ۳)

۱۔ خود انسان یقین کرے۔
۲۔ دو عالم عادل جو مجتہد اور اعلم کی تشخیص کرسکتے ہوں کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کریں بشرطیکہ دوسرے دو عالم عادل ان کی تصدیق کی مخالفت نہ کریں۔
۳۔ اہل علم کی ایک جماعت جو مجتہد یا اعلم کی تشخیص کرسکتی ہو اور ان کے کہنے سے اطمینان بھی حاصل ہوجائے (وہ کسی کے مجتہد، اعلم ہونے کی تصدیق کرے)

سوال: مجتہد کے فتویٰ کو معلوم کرنے کے لئے کیا طریقے ہیں؟ جواب: (مسئلہ ۵)

۱۔ خود مجتہد سے سننا۔
۲۔ دو عادل اشخاص سے سننا۔
۳۔ ایسے کسی شخص سے سننا جو مورد اطمینان ہو اور سچا ہو۔
۴۔ مجتہد کے مورد اطمینان رسالہ (عملیہ) میں دیکھ کر۔

س: کیا کسی ایسے مجتہد کی جو مرچکا ہو تقلید کی جاسکتی ہے؟ ج: (مسئلہ ۹)

۱۔ ابتدائی تقلید (یعنی اگر کوئی شخص تقلید شروع کرنا چاہتا ہے) ایسے مجتہد کی نہیں کی جاسکتی۔
۲۔ اگر کسی شخص نے بعض مسائل میں ایسے مجتہد کے فتویٰ کے مطابق اس کی زندگی میں عمل کیا ہے تو وہ اس مجتہد کے مرنے کے بعد اس کے تمام مسائل میں اس کی تقلید کرسکتا ہے۔[۱]

(توضیح: اگر کسی شخص نے اس مجتہد کی حیات میں تمام مسائل یا بعض مسائل میں اس کے فتویٰ کے مطابق عمل کیا ہے تو اس کے مرنے کے بعد بھی تمام مسائل میں وہ اس کی تقلید کرسکتا ہے لیکن اگر اس کی تقلید کی ابتدا کرنا چاہے تو ایسا نہیں ہوسکتا۔)

س: اگر کسی مکلّف نے بغیر تقلید کے اعمال انجام دیئے ہیں تو وہ صحیح ہیں یا نہیں؟ ج: (مسئلہ ۱۴) اس صورت میں صحیح ہیں کہ:

۱۔ جب اسے یقین ہو کہ اس نے اپنے واقعی فرائض کو انجام دیا ہے۔
۲۔ یا اس مجتہد کی جس کی اسے تقلید کرنی تھی کے فتویٰ کے مطابق اس نے اعمال انجام دیئے ہوں یا اس کے اعمال جس مجتہد کی اس وقت تقلید کرنی چاہیئے اس کے فتویٰ کے مطابق رہے ہوں
۳۔ یا اس نے اس طرح اعمال انجام دیئے ہوں کہ وہ مجتہدین کے حکم کے مطابق احتیاط سے زیادہ نزدیک رہے ہوں۔[۲]

---

[۱] اگر کسی مسئلہ میں مرنے والے مجتہد کے مسئلہ پر عمل کرچکا ہے یا مسئلہ کو یاد کرلیا تھا اور عمل کرنے کا التزام کرلیا تھا تو مرنے والے مجتہد کے بعد اگر اس مسئلہ میں زندہ مجتہد کے فتویٰ پر عمل نہیں کیا ہے تو مردہ کے فتویٰ پر باقی رہ سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ زندہ مجتہد کے فتویٰ پر عمل کرے (گلپائگانی)
زندہ مجتہد کے فتویٰ کے بعد تقلید میت پر باقی رہ سکتا ہے۔ اگر کسی نے مسائل کی قابل توجہ مقدار میں کسی مجتہد کے فتاویٰ پر عمل کیا ہو اور بطور متعارف و معمول باقی مسائل میں عمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس مجتہد کے مرنے کے بعد اس کے تمام مسائل میں اس کی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے (اراکی)

[۲] صرف پہلی صورت میں اور دوسری میں شق ثانی کے مطابق ہونے پر صحیح ہیں (اراکی) ● صرف اسی صورت میں صحیح ہے جب واقع کے مطابق انجام دیا گیا ہو اور اگر عبادی ہو تو قصد قربت کے ساتھ انجام دیا گیا ہو۔ واقع کے مطابق ہونے کی صورت یہ ہے کہ عمل کے بعد علم ہوا ہو کہ مطابق واقع تھا یا فعلاً جس مجتہد کی تقلید ضروری تھی اس کے فتویٰ کے مطابق تھا (گلپائگانی)

س ۔ مجتہد کے حکم کی کتنی قسمیں ہیں ؟ ج :۔

۱۔ **حکم** ؛ وہ ہے کہ مجتہد کسی موضوع پر ایک مخصوص اور حتمی نقطۂ نگاہ کا اظہار کرے "واجب" ہے یا "حرام"۔ مثلاً (یہ حکم دے کہ کل شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ ہے اور عید فطر کا دن ہے)

۲۔ **فتویٰ** ؛ وہ ہے کہ مجتہد حکم کو بطور کلی بیان کرے مثلاً (یہ حکم دے کہ جس کے ذمہ واجب روزہ (کی قضا) ہے اس کا مستحب روزہ رکھنا باطل ہے)

۳۔ **احتیاط واجب** ؛ وہ ہے کہ احتیاط کے قبل یا بعد مجتہد نے فتویٰ نہ دیا ہو۔ مثلاً (احتیاط یہ ہے کہ تسبیحات اربعہ کو تین مرتبہ کہیں، اس موقع پر مقلد کو چاہیئے کہ یا تو اس احتیاط کے ساتھ کہ اسے احتیاط واجب کہتے ہیں عمل انجام دے اور تسبیحات اربعہ تین مرتبہ کہے اور یا ایک ایسے مجتہد کہ جس کا علم مجتہد اعلم سے کم ہو اور دوسرے مجتہدین سے زیادہ ہے، کے فتویٰ کے مطابق احتیاط واجب کی بنا پر عمل انجام دے۔ اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے کہ مجتہد اعلم یہ کہے کہ مسئلہ میں تامل ہے یا اشکال ہے۔[1]

۴۔ **احتیاط مستحب** ؛ وہ ہے کہ احتیاط کے قبل یا احتیاط کے بعد فتویٰ ہو مثلاً (یہ کہ نجس برتن کو آب کر میں اگر ایک مرتبہ دھویا جائے تو پاک ہے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ تین مرتبہ دھویا جائے) (مزید تفصیل کے لئے "تحریر الوسیلہ" جلد ۱ ص۱۱ پر مسئلہ ۳۴ ملاحظہ فرمائیں)[2]

امام خمینیؒ سے استفتاء

سوال: اگر کوئی شخص کسی مجتہد کی تقلید کرے اور اسے معلوم ہو کہ ایک دوسرا مجتہد اعلم ہے اور یا یہ کہ اس کی تقلید بالکل غلط تھی اور اُن تین طریقوں کے مطابق جو رسالہ عملیہ میں اعلم کی شناخت کے لئے بیان کئے گئے ہیں، نہیں تھی تو کیا اس کے لئے ممکن ہے کہ مجتہد اعلم کی تقلید کرے ؟

جواب: بسمہ سبحانہ ۔ بنا بر احوط واجب ہے کہ مجتہد اعلم، یا جس کے اعلم ہونے کا احتمال ہو، کی طرف رجوع کرے۔

---

[1] احتیاط واجب میں مقلد یا تو احتیاط پر عمل کرے یا ایسے مجتہد کے فتویٰ پر عمل کرے جس کا علم اعلم سے کم ہو اور دیگر مجتہدین سے زیادہ ہو (گلپائگانی)

[2] احتیاط مستحب میں مقلد کو اختیار ہے کہ چاہے مجتہد کے فتویٰ پر عمل کرے اور ایک مرتبہ دھوئے اور یا دوسرے ایسے مجتہد کے فتوے پر عمل کرے جو تین مرتبہ دھونا ضروری سمجھتا ہو اور بطور احتیاط تین مرتبہ دھوئے (گلپائگانی)

احتیاط مستحب میں مقلد دوسرے مجتہد کے فتویٰ پر عمل نہیں کر سکتا بلکہ یا فتویٰ پر عمل کرے یا احتیاط مستحب پر عمل کرے مگر یہ کہ دوسرے مجتہد کا فتویٰ احتیاط سے زیادہ قریب ہو (اراکی)

پانی کی قسمیں

۱۔ مضاف پانی؛ وہ پانی ہے جو کسی دوسری چیز سے حاصل کیا گیا ہو جیسے تربوز کا پانی اور گلاب کا پانی۔ یا کوئی دوسری چیز اتنی زیادہ ملادی گئی ہو جیسے وہ پانی جس میں بہت زیادہ مٹی یا اسی طرح کی کوئی دوسری چیز ملادی گئی ہو کہ پھر اسے خالص پانی نہ کہیں (مسئلہ ۱۵)

۲۔ مطلق پانی

- ۱۔ کر پانی: اس کے معلوم کرنے کا طریقہ (مسئلہ ۱۶)
  - الف: (وزن کے اعتبار سے) بیس مثقال کم ۱۲۸ من تبریزی لیکن زیادہ اقرب یہ ہے کہ کر کی مقدار ۴۱۹ ر ۳۷۷ کلوگرام ہے
  - ب: (پیمائش کے اعتبار سے) لمبائی وچوڑائی اور گہرائی ہر ایک ساڑھے تین بالشت ہو۔
- ۲۔ بارش کا پانی
- ۳۔ کنویں کا پانی
- ۴۔ قلیل پانی: وہ پانی ہے جو زمین سے (چشمہ کے طور پر) نہ پھوٹے اور کر سے کم ہو جیسے لوٹے (برتن) میں پانی (مسئلہ ۲۵)
- ۵۔ جاری پانی: وہ پانی ہے جو زمین سے (چشمہ کے طور پر) پھوٹے اور بہنے لگے جیسے چشمہ اور نہر کا پانی۔ نیز اس چشمہ کا پانی جو جاری نہیں ہے لیکن اس طرح ہے کہ اگر اس میں سے پانی نکالا جائے تو اندر سے مزید پانی نکل آتا ہے۔ یہ پانی بھی جاری پانی کا حکم رکھتا ہے۔ (مسئلہ ۲۸)

مضاف پانی

مضاف پانی کے احکام

۱۔ نجس چیز کو پاک نہیں کرتا ہے اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی صحیح نہیں ہے (مسئلہ ۴۷)

۲۔ اگر ایک ذرّہ کے برابر بھی نجاست مضاف پانی میں جا پڑے تو پانی نجس ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۴۸)

۳۔ اگر مضاف پانی جو نجس ہے، کر پانی یا جاری پانی کے ساتھ اس طرح مل جائے کہ اسے مضاف پانی نہ کہا جائے تو وہ پاک ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۴۹)

وہ پانی کہ جو

- مطلق پانی تھا اگر یہ معلوم نہ ہو کہ مضاف ہوا ہے یا نہیں (تو یہ مطلق پانی کی طرح ہے یعنی نجس چیز کو پاک کرے گا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی صحیح ہوگا)
- مضاف پانی تھا اگر یہ معلوم نہ ہو کہ مطلق ہوا ہے یا نہیں (تو یہ مضاف پانی کی طرح ہے یعنی نجس چیز کو پاک نہیں کرے گا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی صحیح نہ ہوگا) (مسئلہ ۵۰)

؎ آب جاری: جو زمین سے جوش مار کر نکلے اور بہتا رہے جیسے چشمہ و نہر کا پانی (اراکی و گلپائگانی)

۱. کُر پانی

کُر پانی کے احکام

- ۱۔ اگر عین نجاست[1] مثل پیشاب اور خون کُر پانی میں گر جائے (مسئلہ ۱۷)
  - ۱۔ پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ بدل جائے تو (نجس ہو جائے گا)
  - ۲۔ پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ نہ بدلے تو: (نجس نہ ہوگا)
- ۲۔ اگر عین نجاست کے علاوہ کسی دوسری چیز سے[2] بو یا رنگ متغیر ہو جائے تو: (نجس نہیں ہوگا) (مسئلہ ۱۸)
- ۳۔ وہ پانی کہ جو: (مسئلہ ۲۳)
  - ۱۔ کُر پانی تھا اگر انسان کو شک ہو کہ کُر سے کم ہو گیا ہے یا نہیں تو: (وہ پانی کُر پانی کی طرح ہے۔
  - ۲۔ کُر سے کم تھا اگر انسان کو شک ہو کہ کُر کی مقدار کے برابر ہو گیا ہے یا نہیں تو: (اس کا حکم کُر پانی والا نہیں ہوگا) اس بنا پر اس کا حکم قلیل پانی کی طرح ہے یعنی نجس چیز کو پاک نہیں کریگا اور نجاست کے مل جانے سے نجس ہو جائیگا
- ۴۔ پانی کا کُر ہونا دو طرح سے ثابت ہوتا ہے: (مسئلہ ۲۴)
  - ۱۔ انسان خود اس کا یقین کرے۔
  - ۲۔ دو عادل مرد گواہی دیں۔

۲. قلیل پانی

قلیل پانی کے احکام

- ۱۔ اگر نجس چیز پر گرے یا نجس چیز اس میں گر پڑے تو نجس ہو جاتا ہے۔ (مسئلہ ۲۶)
- ۲۔ اگر بلندی سے زور سے نجس چیز پر گر رہا ہو تو جتنی مقدار پانی کی اس نجس چیز سے مس ہو رہی ہے وہ نجس اور جو اس سے اوپر ہے وہ پاک ہے (جیسے لوٹے سے پانی گرایا جا رہا ہو) (مسئلہ ۲۶)
- ۳۔ اگر فوارہ وغیرہ زور سے نیچے سے اوپر جا رہا ہو تو اگر نجاست اوپر والے حصے کو لگ رہی ہے تو نچلا حصہ نجس نہیں ہوگا اور اگر نجاست نچلے حصے سے لگے تو اوپر والا حصہ نجس ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۲۶)

وہ پانی کہ جو:

- پاک تھا اور یہ معلوم نہیں کہ نجس ہوا ہے یا نہیں: (پاک ہے) (مسئلہ ۵۵)
- نجس تھا اور یہ معلوم نہیں کہ پاک ہوا ہے یا نہیں: (نجس ہے)

---

[1] یہی حکم متنجس (نجس شدہ چیز) کا بھی ہے جیسے نجس لباس (گلپائگانی)

[2] نجاست کے علاوہ کسی چیز سے متغیر ہو جائے (گلپائگانی و اراکی)

بیت الخلاء کے احکام

۱۔ ہر شخص پر واجب ہے کہ پیشاب و پاخانہ کرتے وقت اور دوسرے تمام اوقات میں اپنی شرمگاہ کو مکلف (بالغ و عاقل) انسانوں سے چھپائے خواہ وہ بہن اور ماں کی طرح محرم ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح اس دیوانہ اور بچے سے بھی شرمگاہ کو چھپانا واجب ہے جو اچھے برے کو سمجھتا ہو لیکن میاں بیوی کے لئے ایک دوسرے سے اپنی شرمگاہ کا چھپانا ضروری نہیں ہے (مسئلہ ۵۸)

۲۔ پیشاب پاخانہ کرتے وقت بدن کا اگلا حصہ یعنی پیٹ، سینہ قبلہ کی طرف نہ ہونا چاہیئے نیز پشت بھی قبلہ کی طرف نہ ہونا چاہیئے۔ (مسئلہ ۵۹)

وہ مقامات جہاں پیشاب و پاخانہ کرنا حرام ہے

۱۔ بند گلیوں میں جب تک ان گلیوں کے مالک اجازت نہ دیں۔
۲۔ کسی ایسے شخص کی ملکیت میں جس نے پیشاب و پاخانہ کرنے کی اجازت نہ دی ہو۔
۳۔ ایسی جگہوں پر جنہیں مخصوص افراد کے لئے وقف کر دیا گیا ہو جیسے بعض مدرسے (مثلاً علمی مدارس جو طلباء کیلئے مخصوص ہیں) اور یا یہ نہ معلوم ہو کہ یہ جگہ عام افراد کیلئے ہے یا مخصوص طلباء کیلئے ہے۔
۴۔ مومنین کی قبروں پر جبکہ ان کی بے حرمتی کا باعث ہو۔

وہ صورتیں جن میں پاخانہ کی جگہ صرف پانی سے پاک ہو سکتی ہے۔

۱۔ اس صورت میں جبکہ پاخانہ کے ساتھ کوئی دوسری نجاست مثلاً خون باہر آگیا ہو۔
۲۔ اس صورت میں جبکہ باہر سے کوئی نجاست پاخانہ کی جگہ پر پہونچ گئی ہو (مثلاً زخم کا خون)
۳۔ اس صورت میں جبکہ پاخانہ اپنے مقام کے اردگرد معمول سے زیادہ پھیل گیا ہو (مثلاً پتلا پاخانہ)

> اگر کسی کو شک ہو کہ پیشاب یا پاخانہ کی جگہ کو پاک کیا ہے یا نہیں، تو اسے پاک کرنا چاہیئے خواہ ہمیشہ وہ پیشاب اور پاخانہ کے فوراً بعد پاک کیا کرتا تھا[1]۔ (مسئلہ ۶۰)

---

[1] اگر کسی کو شک ہو کہ پیشاب یا پاخانہ کی جگہ کو پاک کیا ہے یا نہیں ہے تو اسے بنا بر احتیاط واجب اسے پاک کرنا چاہیئے خواہ وہ پیشاب اور پاخانہ کے فوراً بعد پاک کیا کرتا تھا (اراکی و گلپائگانی)

طہارت کا طریقہ

① **پیشاب کا مقام:** پیشاب کا مقام پانی کے علاوہ کسی چیز سے پاک نہیں ہوتا اور اگر پیشاب کرنے کے بعد ایک بار پانی سے دھولے تو کافی ہے لیکن جنھیں پیشاب مقام مخصوص کے علاوہ کسی اور جگہ سے آتا ہے ان کے لئے احتیاط واجب یہ ہے کہ اس جگہ کو دو مرتبہ دھوئیں اور یہی حکم عورت کے لئے ہے یعنی احتیاط واجب یہ ہے کہ دو مرتبہ دھوئے[1] (مسئلہ ٦٦)

② **پاخانہ کا مقام:** پاخانہ کے مقام کو ان تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت سے پاک کیا جاسکتا ہے۔

① پانی سے: اگر پاخانہ کے مقام کو پانی سے دھوئیں تو وہاں پر پاخانہ باقی نہ رہنا چاہئے لیکن اس کے رنگ یا بو کے باقی رہ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر پہلی مرتبہ ہی دھونے سے ذرہ برابر بھی پاخانہ باقی نہ رہ جائے تو دوبارہ دھونا ضروری نہیں ہے۔ (مسئلہ ٦٧)

② جب بھی پتھر اور ڈھیلے یا اسی طرح کی دوسری چیزوں سے پاخانہ کے مقام سے پاخانہ کو صاف کیا جائے، اگرچہ اس کے پاک ہونے میں تامل ہے، لیکن اس صورت میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ اور اگر کوئی چیز اس مقام سے لگ جائے تو وہ نجس نہیں ہوگی۔ چھوٹے چھوٹے ذرے اور مقام کی مخصوص چپک لیک اشکال نہیں رکھتے[2] (مسئلہ ٦٨)

③ کپڑے کے ٹکڑوں یا ایک پتھر سے: اگر ایک ہی مرتبہ میں پتھر یا کپڑے سے پاخانہ صاف ہو جائے تو کافی ہے۔ لیکن ان چیزوں سے جن کا احترام ضروری ہے، جیسے وہ کاغذ جس پر خدا کا نام لکھا ہو اور ہڈی اور گوبر سے پاخانہ کے مقام کو صاف کرے تو احتیاط واجب کی بناء پر واجب نماز نہیں پڑھ سکتا۔[3] (مسئلہ ٦٩)

اگر کسی کو نماز پڑھ لینے کے بعد شک ہو کہ نماز پڑھنے سے پہلے پیشاب و پاخانہ کے مقام کو پاک کیا تھا یا نہیں تو جو نماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے لیکن بعد کی نمازوں کے لئے اسے طہارت کرنا پڑے گی (مسئلہ ٧١)

---

[1] آب کر و آب جاری میں پیشاب کے برطرف ہو جانے کے بعد ایک مرتبہ دھونا کافی ہے لیکن آب قلیل سے بنابر احتیاط دو مرتبہ دھونا چاہئے تین مرتبہ دھونا بہتر ہے۔ (گلپائگانی) ★ پانی سے دو مرتبہ مقام پیشاب کو دھونا چاہئے (اراکی)

[2] پتھر وغیرہ سے طہارت ہو جاتی ہے لیکن بنابر احتیاط واجب تین عدد سے کم نہ ہوں (اراکی)۔ پتھر و ڈھیلا وغیرہ اگر پاک و خشک ہوں تو ان سے طہارت کی جاسکتی ہے اور اگر تھوڑی سی ایسی نمی ہو جو مخرج کو نہ لگے تب بھی حرج نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ تین دفعہ سے کم نہ ہو اگرچہ اقویٰ یہ ہے کہ ایک یا دو مرتبہ سے بھی پاک ہو جاتا ہے (گلپائگانی)

[3] مخرج استنجاء کا گوبر اور ہڈی سے پاک ہونا محل اشکال ہے (گلپائگانی)

سوال: پیشاب کے بعد استبراء سے کیا مراد ہے؟

جواب: استبراء ایک مستحب کام ہے جسے مرد پیشاب کرنے کے بعد انجام دیتے ہیں۔ اس کے کئی طریقے ہیں۔ ان میں سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ پیشاب کرنے کے بعد اگر پاخانہ کا مقام نجس ہوگیا ہو تو پہلے اسے پاک کرے پھر بائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی سے پاخانہ کے مقام سے لے کر آلۂ تناسل کی جڑ تک تین بار کھینچے اور پھر انگوٹھے کو آلۂ تناسل کے اوپر اور انگوٹھے کے پاس کی (کلمہ والی) انگلی کو نیچے رکھ کر ختنہ کی جگہ تک تین مرتبہ کھینچے۔ اور اس کے بعد تین مرتبہ آلۂ تناسل کے سرے کو جھٹکے۔ (مسئلہ ۷۲)

آلۂ تناسل سے خارج ہونے والے مختلف قسم کے پانی (رطوبتیں):

① پیشاب
② منی: جب بھی انسان کی منی خارج ہو تو اسے چاہئے کہ غسل کرے اور مستحب ہے کہ غسل سے پہلے پیشاب کرے (منی کا استبراء پیشاب کرنا ہے)
③ مذی: وہ تری جو عورت سے شوخی کرنے اور چھیڑ چھاڑ کرنے کی وجہ سے نکلتی ہے۔ وہ پاک ہے۔
④ وذی: وہ پانی جو کبھی کبھی منی کے بعد خارج ہوتا ہے۔ اگر پیشاب کے قطرے اس سے متصل نہ ہوں تو پاک ہے[۱]۔
⑤ ودی: وہ پانی جو کبھی کبھی پیشاب کے بعد خارج ہوتا ہے اگر پیشاب کے قطرے اس تک نہ پہونچیں تو پاک ہے۔ لہٰذا اگر کوئی انسان پیشاب کرنے کے بعد استبراء کرے اور پھر (آلۂ تناسل سے) کچھ پانی نکلے اور اس کے بارے میں شک کرے کہ یہ پیشاب ہے یا مندرجہ بالا چیزوں میں سے کوئی ایک چیز تو وہ پاک ہے۔ (مسئلہ ۷۳)

{[۱] وذی، وہ پانی جو کبھی کبھی منی کے بعد خارج ہوتا ہے پاک ہے (اراکی)۔ اگر ظاہر محل تطہیر کیا ہوا ہو تو پاک ہے (گلپائگانی)}

اس انسان کی جس نے پیشاب کیا ہے چند صورتیں ہیں۔

① استبراء کر چکا ہے:
① اگر وضو کرنے کے بعد ایسی رطوبت دیکھتا ہے جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ یہ یا تو پیشاب ہے یا منی تو احتیاط واجب ہے کہ غسل کرے اور وضو بھی کرے
② اگر وضو نہیں کیا ہے تو اسے صرف وضو کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۷٦)

② اگر استبراء نہیں کیا ہے۔ اگر وضو کرنے کے بعد ایسی رطوبت دیکھتا ہے جس کے بارے میں جانتا ہے کہ یہ یا تو پیشاب ہے یا منی تو اسے صرف وضو کرنا چاہئے[۲]۔ {[۲] صرف اس کا ذکر گلپائگانی و اراکی کے عملیہ میں نہیں ہے}

③ اگر استبراء نہیں کیا ہے، لیکن پیشاب کئے ہوئے اتنی دیر ہو چکی ہو کہ اسے اس بات کا یقین ہو جائے کہ پیشاب کی نالی میں پیشاب باقی نہیں رہا ہے اور اس کے بعد کوئی رطوبت دیکھے اور اس کے پاک ہونے میں شک کرے تو وہ رطوبت پاک ہوگی اور اس سے وضو بھی باطل نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۷۵)

④ اگر (کوئی انسان) شک کرے کہ استبراء کیا ہے یا نہیں اور (اس کے آلۂ تناسل سے) ایسی رطوبت نکلے جس کے بارے میں اسے معلوم نہ ہو کہ یہ پاک ہے یا نہیں تو وہ رطوبت نجس ہوگی اور اگر اس نے وضو کیا ہے تو اس کا وضو باطل ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۷۴)

⑤ اگر (کوئی شخص) شک کرے کہ جو استبراء کیا تھا وہ صحیح تھا یا نہیں اور (اس کے آلۂ تناسل سے) ایسی رطوبت نکلے جس کے بارے میں نہ جانتا ہو کہ یہ پاک ہے یا نہیں تو وہ پاک ہوگی اور یہ رطوبت وضو کو بھی باطل نہیں کرے گی۔ (مسئلہ ۷۴)

نجس چیزیں گیارہ ہیں

۱۔ پیشاب
۲۔ پاخانہ
۳۔ منی
۴۔ مردار
۵۔ خون
۶۔ کتّا
۷۔ سور
۸۔ کافر
۹۔ شراب
۱۰۔ فقاع (آب جو یا بیئر)
۱۱۔ نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ[1]

۱ و ۲ پیشاب و پاخانہ کے احکام

۱۔ انسان اور ہر اس حرام گوشت جانور کا پیشاب و پاخانہ نجس ہے جو خون جہندہ رکھتا ہو[2]۔ یعنی اگر اس کی رگ کو کاٹا جائے تو اچھل کر خون نکلے لیکن مچھر اور مکھی جیسے چھوٹے جانوروں (کیڑوں) کا فضلہ جو کہ گوشت نہیں رکھتے پاک ہے۔ (مسئلہ ۸۴)

۲۔ حرام گوشت پرندوں کا فضلہ نجس ہے[3]۔ (مسئلہ ۸۵)

۳۔ نجاست کھانے والے جانور کا پیشاب و پاخانہ نجس ہے۔ اور اسی طرح اس جانور کا پیشاب و پاخانہ[4] نجس ہے جس سے کسی انسان نے وطی یعنی جماع کیا ہو اور یہی حکم اس بھیڑ بکری کے لئے بھی ہے جس کا گوشت سوّر کے دودھ پینے سے بنا ہو۔ (مسئلہ ۸۶)

۳۔ منی کا حکم

۳۔ منی کا حکم: خون جہندہ رکھنے والے جانور کی منی نجس ہے۔ (مسئلہ ۸۷)

۴۔ مردار سے متعلق مسائل

۱۔ خون جہندہ رکھنے والے جانور کا مردہ (مردار) نجس ہے۔ اور مچھلی چونکہ خون جہندہ نہیں رکھتی، اگرچہ پانی ہی میں مرجائے، پاک ہے۔ (مسئلہ ۸۸)

۲۔ مردار (جانور) کی وہ چیزیں جن میں روح نہیں ہوتی (مثلاً اون۔ بال وغیرہ) بشرطیکہ وہ جانور نجس العین بھی نہ ہو، پاک ہیں۔

۳۔ ہونٹوں یا بدن کے دوسری جگہوں کی وہ کھال جس کے گرنے کا وقت آچکا ہے اگر اسے نوچ بھی لیا جائے تو وہ پاک ہے[5]۔ البتہ احتیاط واجب کی بناء پر وہ کھال جس کے گرنے کا وقت ابھی نہیں آیا ہے اس کے نوچنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ (مسئلہ ۹۱)

۴۔ سیّال دوائیں، عطر، تیل، موم اور صابن جو دوسرے ملکوں سے آتے ہیں اگر ان کے نجس ہونے کا انسان کو یقین نہ ہو تو وہ پاک ہیں۔ (مسئلہ ۹۷)

---

[1] بنا بر احتیاط واجب اس سے اجتناب کرنا چاہیئے (آیت ا... اراکی)
[2] خون جہندہ نہ رکھنے والے حرام گوشت حیوان کے پیشاب و پاخانہ سے بنا بر احتیاط واجب اجتناب کرنا چاہیئے (آیت ا.. گلپائگانی)
[3] پاک ہے لیکن اجتناب کرنا اچھا ہے خصوصاً چمگادڑ کا فضلہ اور خصوصاً اس کا پیشاب (آیت ا.. گلپائگانی) بنا بر اقوی نجس نہیں ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے (آیت ا... اراکی)
[4] بلکہ بنا بر احتیاط لازم ہر حلال گوشت حیوان کا یہی حکم ہے جس کا گوشت سور کا دودھ پی کر مستحکم ہوا ہو (گلپائگانی)
[5] ہونٹوں یا بدن کے دوسری جگہوں کی کھال اگر جدا ہو جائے تو پاک ہے۔ (آیت ا... گلپائگانی)

۵۔ خون

خون کے احکام

۱۔ انسان اور ہر اس حیوان کا خون نجس ہے جو کہ خون جہندہ رکھتا ہو یعنی وہ حیوان جس کی اگر رگ کاٹی جائے تو اس سے اچھل کر خون نکلے لہٰذا ہر اس حیوان کا خون پاک ہے جو خون جہندہ نہیں رکھتا مثلاً مچھلی اور مچھر وغیرہ (مسئلہ ۹۶)

۲۔ اگر حلال گوشت جانور کو شرعی طور پر ذبح کیا جائے اور معمول کے مطابق اس کا خون بہہ جائے تو اس کے بدن میں رہ جانے والا خون پاک ہے۔ لیکن اگر سانس لینے یا جانور کے سر کے بلند جگہ پر ہونے کی وجہ سے خون دوبارہ اس کے بدن میں واپس ہو جائے تو وہ خون نجس ہے[۱]۔ (مسئلہ ۹۷)

۳۔ جو خون مرغی کے انڈے میں ہوتا ہے وہ نجس نہیں ہوتا لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔ اور اگر خون کو انڈے کی زردی سے اس طرح ملا یا جائے کہ خون باقی نہ رہے تو زردی کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے[۲]۔ (مسئلہ ۹۸)

۴۔ وہ زردی (مواد) جو زخم کے ٹھیک ہونے کے وقت اس کے اطراف میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ وہ خون سے ملی ہوئی ہے تو وہ پاک ہے۔ (مسئلہ ۱۰۴)

۶ و ۷۔ کتا اور سور: خشکی میں زندگی بسر کرنے والے کتے اور سور نجس ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے بال، ہڈیاں، پنجے، ناخن اور رطوبتیں بھی نجس ہیں لیکن دریائی کتے اور سور پاک ہیں۔ (مسئلہ ۱۰۵)

۸۔ کافر:

کافر کون ہے؟ جواب:

۱۔ وہ شخص جو خدا کا منکر ہو۔
۲۔ وہ شخص جو کسی کو خدا کا شریک قرار دیتا ہو۔
۳۔ وہ شخص جو حضرت خاتم الانبیاء محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت کو قبول نہ کرتا ہو یا (اس کے بارے میں) شک کرتا ہو۔
۴۔ وہ شخص جو ضروریات دین کا منکر ہو مثلاً نماز روزہ وغیرہ جسے وہ جانتا ہے کہ ضروریات دین میں سے ہے اور اس کے انکار کے نتیجہ میں خدا یا توحید یا نبوت کا انکار ہوتا ہے۔

کافر کے احکام

۱۔ کافر کا تمام بدن یہاں تک کہ اس کے بال، ناخن اور بدن کی رطوبتیں بھی نجس ہیں۔ (مسئلہ ۱۰۷)

۲۔ اگر کسی نابالغ بچے کے ماں، باپ اور دادا، دادی کافر ہوں تو وہ بچہ بھی نجس ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی ایک بھی مسلمان ہو تو وہ بچہ پاک ہوگا۔ (مسئلہ ۱۰۸)

۳۔ اگر کوئی مسلمان بارہ اماموں میں سے کسی ایک کو گالیاں دے یا ان سے دشمنی رکھے تو وہ نجس ہے۔ (مسئلہ ۱۱۰)

---

[۱] یا سانس لینے کی وجہ سے دوبارہ واپس ہو جائے تو نجس ہے (آیت ا... اراکی)۔ یا سانس لینے کی وجہ سے دوبارہ واپس ہو جائے تو نجس ہے اور حلال گوشت کے حرام اجزا میں باقی رہ جانے والے خون سے بنا بر احتیاط لازم اجتناب کرنا چاہئے (آیت ا... گلپائگانی)

[۲] مرغی کے جو انڈے میں زردی پر ابھی خون ہو بنا بر احتیاط واجب اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ لیکن اگر خون زردی میں ہے تو جب تک اوپر والی باریک جھلی پارہ نہ ہو جائے سفیدی پاک ہے۔ (آیت ا... اراکی و آیت اللہ... گلپائگانی۔

[۳] بنا بر احتیاط واجب (آیت ا... اراکی) [۴] اور اگر نہ جانتا ہو تو احتیاطاً اس سے اجتناب کرنا چاہئے (آیت ا... گلپائگانی)

۹۔ شراب

شراب سے متعلق مسائل

۱۔ شراب اور ہر وہ چیز جو انسان کو مست کر دیتی ہو اور وہ ذاتی طور پر سیال ہو تو نجس ہے۔ اور اگر وہ بھنگ اور چرس کی مانند سیال نہ ہو، اگرچہ اس میں کوئی ایسی چیز ملا دی گئی ہو کہ جس کی وجہ سے وہ بہنے والی چیزوں میں شمار ہو، تو وہ پاک ہے۔ (مسئلہ ۱۱۱)

۲۔ صنعتی الکحل (اسپرٹ) جو کہ دروازوں اور میز کرسی وغیرہ یا اسی طرح کی دوسری چیزوں کو رنگنے کے کام آتی ہے، اگر انسان کو معلوم نہ ہو کہ یہ بہنے والی اور مست کرنیوالی چیز سے بنائی گئی ہے تو پاک ہے۔ (مسئلہ ۱۱۲)

۳۔ اگر کھجور، منقے اور کشمکش یا ان کے رس (عرق) میں ابال (جوش) آجائے تب بھی وہ پاک ہیں اور اس کا کھانا حلال ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس سے بچا جائے۔ (پرہیز کیا جائے)[۱] (مسئلہ ۱۱۴)

۱۰۔ **فقاع :** فقاع وہ شراب ہے جسے جَو سے بنایا جاتا ہے اور جس کو آبِ جَو کہتے ہیں یہ نجس ہے۔ البتہ وہ پانی جو طبیب کے کہنے کے مطابق جَو سے نکالا جاتا ہے اور جسے "ماء الشعیر" کہتے ہیں پاک ہے۔ (مسئلہ ۱۱۵)

۱۱۔ **نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ :** نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ نجس ہے لیکن اس کے علاوہ اگر دوسرے حیوانات نجاست کھائیں تو ان کے پسینہ سے اجتناب ضروری نہیں ہے۔[۲] (مسئلہ ۱۲۰)

حرام طریقہ (یعنی زنا وغیرہ) سے مجنب ہونے والے کا پسینہ نجس نہیں ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر یہ پسینہ بدن پر ہو یا یہ پسینہ لباس پر لگا ہو تو اس کے ساتھ نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔[۳] (مسئلہ ۱۱۶)

ہر چیز کی نجاست تین طریقوں سے ثابت ہوتی ہے

۱۔ خود انسان کو یقین ہو جائے کہ یہ چیز نجس ہے اور اگر کسی چیز کی نجاست کا گمان ہو تو اس سے اجتناب کرنا ضروری نہیں ہے مثلاً ہوٹلوں کا کھانا وغیرہ۔

۲۔ وہ شخص جس کے قبضہ میں کوئی چیز ہو اور وہ کہے کہ یہ نجس ہے مثلاً انسان کی بیوی وغیرہ کہے کہ فلاں چیز نجس ہے۔

۳۔ دو عادل مرد کہیں کہ یہ چیز نجس ہے اور اگر ایک عادل مرد بھی کہہ دے کہ فلاں چیز نجس ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس چیز سے اجتناب کرے۔

---

[۱] اگر انگور یا اس کے رس میں خود بخود جوش آجائے تو حرام ہے اور اس کا پاک ہونا محل اشکال ہے لیکن اگر پکانے کی وجہ سے جوش کھا جائے تو کھانا حرام ہے لیکن نجس نہیں ہے (آیت ا... اراکی) ۔ انگور یا شیرہ انگور خود بخود یا پکانے کی وجہ سے جوش کھا جائے تو پاک ہے لیکن کھانا حرام ہے (آیت ا... گلپائگانی)

[۲] نجاست خوار اونٹ اور ہر وہ حیوان جو فضلۂ انسان کھانے کا عادی ہو جائے اس کے پسینہ سے اجتناب بنا بر احتیاط واجب لازم ہے۔ (آیت ا... گلپائگانی)

نجاست خوار اونٹ کا پسینہ نجس ہے اور دوسرے حیوانات بھی اگر نجاست خوار ہو جائیں تو بنا بر احتیاط واجب ان کا پسینہ بھی نجس ہے۔ (آیت ا... اراکی)

[۳] عرق جنب از حرام کا نجس ہونا محل اشکال ہے لیکن اگر بدن یا لباس میں لگا ہو تو اس سے نماز نہیں پڑھی جا سکتی (اراکی) ۔ عرق جنب از حرام پاک ہے خواہ پسینہ حالت جماع میں نکلے یا بعد میں مرد کا ہو یا عورت کا، زنا سے ہو یا لواط سے یا حیوانات سے بدفعلی سے یا استمناء سے لیکن بنا بر احتیاط واجب اگر بدن یا لباس میں لگا ہے تو اس سے نماز نہیں پڑھ سکتے (گلپائگانی)

اس چیز کے بارے میں حکم جس کی نجاست کا انسان کو شک ہو:

۱۔ وہ نجس چیز جس کے بارے میں انسان کو شک ہو کہ پاک ہوگئی یا نہیں (تو یہ نجس ہے)

۲۔ اگر کسی پاک چیز کے بارے میں شک ہو کہ نجس ہوگئی ہے یا نہیں (تو یہ پاک ہے) (مسئلہ ۱۲۳)

پاک چیزوں کے نجس ہونے کے طریقے

کسی پاک چیز کا نجس چیز سے مل جانے پر حکم:

۱۔ اگر دونوں یا ان میں سے کوئی ایک چیز اتنی تر ہو کہ ایک کی تری دوسری چیز تک پہنچ جائے (تو پاک چیز نجس ہو جائے گی) (مسئلہ ۱۲۵)

۲۔ اگر تری اتنی کم ہو کہ دوسری چیز تک نہ پہونچ سکے (تو پاک چیز نجس نہ ہوگی)

اگر شیرہ، گھی (تیل)، سیال (یعنی جمے ہوئے نہ ہوں) ہوں تو ان کے ایک جگہ پر نجس ہوتے ہی سب کا سب نجس ہو جائے گا لیکن اگر سیال نہیں ہے تو نجس نہیں ہوگا۔ (مسئلہ ۱۲۹)

نجاسات کے احکام:

۱۔ نجس چیز کا کھانا پینا حرام ہے۔ اور عین نجس چیز بچہ کو بھی کھلانا اگر نقصان دہ ہو تو حرام ہے[1] بلکہ اگر نقصان دہ نہ بھی ہو تب بھی احتیاطِ واجب کی بنا پر نہ کھلانا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۴۱)

۲۔ اگر کسی کے گھر یا فرش کا کوئی حصہ نجس ہو اور وہ یہ دیکھ رہا ہو کہ اس کے گھر میں آنے والوں کا بدن لباس یا کوئی اور چیز تری کے ساتھ اس نجس جگہ تک پہونچ گئی ہے تو اس پر ان لوگوں کو باخبر کرنا لازم نہیں ہے[2] (مسئلہ ۱۴۴)

۳۔ اگر صاحب خانہ کو کھانا کھانے کے دوران معلوم ہو جائے کہ کھانا نجس ہے تو اسے مہمانوں کو باخبر کر دینا چاہیئے لیکن اگر مہمانوں میں سے کسی مہمان کو پتہ چلے تو اس کے لئے لازم نہیں ہے کہ وہ دوسروں کو بتلائے البتہ اگر دوسرے مہمانوں کے ساتھ وہ اس طرح رہتا ہو کہ اسے یقین ہو کہ نہ بتانے کی صورت میں وہ خود بھی نجس ہو جائے گا تو کھانا کھانے کے بعد انہیں مطلع کر دینا چاہیئے (مسئلہ ۱۴۵)

امام خمینی سے استفتاء

سوال: ڈرائی کلیننگ کی دوکانیں جو لوگوں کے کپڑوں کی کیمیائی چیزوں مثلاً پٹرول اور تمام دوسری دھونے والی چیزوں سے دھلائی کرتی ہیں اور ان کپڑوں پر پریس کرتی ہیں، آیا شرعی نقطۂ نظر سے پاک ہیں یا نہیں؟ چونکہ ممکن ہے کہ وہ لوگ جو نجس اور پاک کا خیال نہیں رکھتے وہ بھی اپنے کپڑوں کو ان ڈرائی کلیننگ کی دوکانوں پر دیتے ہوں۔

جواب: یہ دوکانیں پاک ہیں اور دھلائی کی مشین کے نجس ہو جانے کا شک نجاست کے حکم کے لئے کافی نہیں ہے۔

[1] عین نجس کا کھانا پینا یہاں تک کہ بچوں کو کھلانا بھی حرام ہے بلکہ اگر بچہ کھانا چاہے تو اس کو منع کریں (آیۃ گلپائگانی)

[2] بنابر احتیاط واجب خبر کرنا ضروری ہے۔ (آیت ا... گلپائگانی و آیت ا... اراکی)

پاک کرنے والی چیزیں (مطہرات)
مطہرات کے احکام

پاک کرنے والی دس چیزیں ہیں

۱- پانی
۲- زمین
۳- سورج
۴- استحالہ
۵- انتقال
۶- اسلام
۷- تبعیت
۸- عین نجاست کا دور ہو جانا
۹- نجاست کھانے والے جانوروں کا استبراء
۱۰- کسی مسلمان کا (نظروں سے) غائب ہونا[1]

(البتہ رسالۂ امام خمینیؒ میں دس چیزوں کا نام لیا گیا ہے اور ان کی تشریح میں گیارہ چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انگور کا وہ پانی کہ جس میں ابال آگیا ہو لیکن ابھی اس میں دو تہائی پانی کا حصہ ختم نہ ہوا ہو اور ایک حصہ (سے زائد) باقی رہ گیا ہو تو امام خمینیؒ کے فتوے کے مطابق یہ نجس نہیں ہے لیکن اس کا پینا حرام ہے اور اگر اس میں مست کرنے کی صلاحیت باقی ہے تو نجس بھی ہے اور حرام بھی ہے۔ (مسئلہ ۲۰۲ اور مسئلہ ۱۱۳ ملاحظہ فرمائیں)

پاک کرنے والی چیزوں (مطہرات) کے احکام

۱۔ پانی

پانی چار شرطوں کے ساتھ نجس چیز کو پاک کرتا ہے۔

۱- پانی مطلق ہو۔
۲- پانی پاک ہو۔
۳- نجس چیز کو دھوتے وقت پانی مضاف نہ ہو جائے یا عین نجاست کی وجہ سے اس پانی کا رنگ، بو یا مزہ بدل نہ جائے۔
۴- نجس چیز کو دھونے کے بعد اس میں عین نجاست باقی نہ رہے (مسئلہ ۱۴۹)

اگر گیہوں، چاول، صابون اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے اور ان کو کر یا جاری پانی میں ڈبو یا جائے تو پاک ہو جائیں گی لیکن اگر ان کا باطنی (اندرونی) حصہ نجس ہو جائے تو وہ پاک نہیں ہوں گی[2] (مسئلہ ۱۶۴)

اگر چاول و گوشت یا اسی قسم کی چیزوں کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے اور ان کو کسی برتن میں رکھ کر تین مرتبہ پانی ڈالنے کے بعد انڈیل دیا جائے تو وہ پاک ہو جائیں گی اور ان کا برتن بھی پاک ہو جائے گا۔ اگر برتن پانی ڈالنے سے پہلے نجس تھا اور اگر اس سے قبل برتن نجس نہیں تھا تو اگر گوشت یا اسی قسم کی دوسری چیز پیشاب سے نجس ہوئی ہو تو دو مرتبہ دھونا کافی ہے اور اگر پیشاب کے علاوہ کسی طرح نجس ہوئی ہو تو ایک مرتبہ دھونا کافی ہے[3]

---

[1] شیرۂ انگور کا دو تہائی کم ہو جانا بنا بر قول بہ نجاست۔ اور اس کا جوش کھا جانا نجس ہو جانے کا سبب نہیں ہوتا جیسا کہ گزر چکا ہے (آیت اللہ گلپایگانی)
[2] اگر باطن نجس ہو جائے اور آب کر یا آب جاری میں رکھیں اور نجس جگہ تک پانی پہونچ جائے تو پاک ہو جائے گا (آیت اللہ اراکی)۔ اگر کسی ظرف میں رکھ کر آب کر یا جاری میں اتنی دیر رکھا جائے کہ پاک پانی کی تری اس جگہ تک پہنچ جائے جہاں تک نجس چیز کی رطوبت پہونچ چکی تھی تو بعید نہیں ہے کہ کہا جائے اتنی سی بات اس کی طہارت کے لئے کافی ہے بشرطیکہ ان کے باطن کے نجاست کی تری پاک کرنے سے پہلے خشک ہو چکی ہو (آیت اللہ گلپایگانی)۔[3] لیکن اگر

برتنوں اور نجس چیزوں کے پاک کرنے کے احکام

۱۔ ایک مرتبہ پانی ڈالنے سے

- ۱۔ اگر نجس چیز کو عین نجاست دور کرنے کے بعد ایک مرتبہ کر یا جاری پانی میں اس طرح ڈبو دیا جائے کہ پانی تمام نجس حصوں تک پہونچ جائے تو وہ پاک ہو جائے گی۔
- ۲۔ اگر کوئی چیز اس بچے کے پیشاب سے نجس ہوئی ہو جو صرف دودھ پیتا ہو اور غذا نہ کھاتا ہو اور سور کا دودھ بھی اس نے نہ پیا ہو تو وہ پاک ہو جائے گی۔[1] (مسئلہ ۱۶۱)
- ۳۔ اگر کوئی چیز پیشاب کے علاوہ کسی نجاست سے نجس ہو جائے تو نجاست دور کرنے کے بعد پاک ہو جائے گی۔[2] (مسئلہ ۱۶۲)
- ۴۔ اگر کسی نجس چیز کو جس میں عین نجاست نہ ہو اور اسے نل کی ٹونٹی کے نیچے رکھ دیا جو کر پانی سے متصل ہے تو وہ پاک ہو جائے گی (مسئلہ ۱۶۷)

۲۔ جو چیز پیشاب سے نجس ہوئی ہو اور اگر وہ کپڑوں کی قسم کی چیز نہ ہو اور اسے آب قلیل سے پاک کرنا چاہیں تو اس کو دو مرتبہ پانی ڈالنا چاہئے[3] اور احتیاط یہ ہے کہ یہ دو مرتبہ پانی پیشاب باقی نہ رہنے کے بعد ڈالا جائے اور اگر کپڑوں یا ان کی قسم کی کوئی چیز نجس ہوئی ہو تو ہر مرتبہ پانی ڈالنے کے بعد نچوڑنا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۶۰)

۳۔ تین مرتبہ پانی ڈالنے سے

- ۱۔ نجس برتن کو آب قلیل سے تین مرتبہ دھونا چاہئے بلکہ احتیاط یہ ہے کہ کر پانی اور آب جاری میں بھی تین مرتبہ دھویا جائے[4] (مسئلہ ۱۵۰)
- ۲۔ وہ برتن جو شراب سے نجس ہوا ہو اسے آب قلیل سے تین مرتبہ دھونا چاہئے اور بہتر یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے۔ (مسئلہ ۱۵۲)

۴۔ (سات مرتبہ پانی ڈالنے سے)... وہ برتن جس سے سور کوئی سیال چیز کھالے یا چاٹ لے اسے آب قلیل سے سات مرتبہ دھونا چاہئے۔

۵۔ (مٹی اور پانی سے)

- ۱۔ وہ برتن کہ جسے کتے نے چاٹا ہو تو اسے فتوے کے مطابق پاک کیا جائے۔
- ۲۔ وہ برتن جس سے کتے نے پانی یا بہنے والی (سیال) چیز پی ہو تو اسے احتیاط واجب کے مطابق پاک کیا جائے۔
- ۳۔ اگر برتن میں کتے کی رال گر پڑے تو اس میں احتیاط واجب[5] یہ ہے کہ پہلے اسے پاک مٹی سے مانجھا جائے اور پھر دو مرتبہ آب کر یا آب جاری یا آب قلیل سے دھویا جائے۔ (مسئلہ ۱۵۰)

لباس وغیرہ جس کا نچوڑنا ضروری ہوتا ہے اس کو برتن میں رکھ کر پاک کرنا چاہیں تو جب بھی پانی ڈالیں اس کو نچوڑ دیں اور برتن کو ٹیڑھا کردیں تاکہ دھوون نکل جائے (آیت ا... اراکی و گلپائگانی)۔ عین نجاست کے دور کرنے کے بعد ایک مرتبہ پانی ڈال کر برتن خالی کردیں تو پاک ہو جائے گا بشرطیکہ نجاست پیشاب کی نہ ہو اور اگر پیشاب کی نجاست لگی ہے تو عین نجاست کے دور ہونے کے بعد دو مرتبہ پانی ڈال کر خالی کریں تو پاک ہو جائے گا اور برتن بھی پاک ہو جائے گا (آیت اللہ... گلپائگانی)

[1] بشرطیکہ پانی اس چیز کے تمام نجس حصوں تک پہونچ جائے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ بھی پانی ڈالا جائے۔ اور آیت اللہ گلپائگانی کے نزدیک کافر عورت کا بھی دودھ نہ پیا ہو۔

[2] اگر پہلی دفعہ پانی ڈالتے ہوئے نجاست دور ہو جائے تو وہی کافی ہے (آیت ا... اراکی) اگر پہلی دفعہ پانی ڈالتے ہوئے نجاست دور ہو جائے اور نجاست ←

٢۔ زمین

زمین تین شرطوں کے ساتھ نجس پیر کے تلوے اور نجس جوتے کے تلے کو پاک کرتی ہے

١۔ زمین پاک ہو
٢۔ زمین خشک ہو
٣۔ اگر عین نجس چیز مثلاً خون و پیشاب یا کوئی نجس کرنے والی چیز مثلاً نجس کیچڑ (مٹی) پیر کے تلوے یا جوتے کے تلے میں لگا ہوا ہو اور زمین پر چلنے یا زمین پر پیر کو رگڑنے سے دور ہو جائے [1] (مسئلہ ١٨٣)

پاؤں کے تلوے اور جوتے کے تلے کے پاک ہونے کے لئے بہتر یہ ہے کہ پندرہ قدم یا اس سے زیادہ چلا جائے۔ (مسئلہ ١٨٥)

وہ صورتیں جن میں نجس پاؤں کے تلوے اور نجس جوتے کے تلے پاک نہ ہوں گے

١۔ فرش پر
٢۔ چٹائی پر
٣۔ سبزے پر
٤۔ تارکول سے بنی ہوئی سڑک پر چلنے سے اور لکڑی سے بنے ہوئے فرش پر چلنے سے [6]
٥۔ ایک صورت ایسی ہے جس میں اشکال ہے — اگر پاؤں کا تلوا یا جوتے کا تلا زمین پر چلے بغیر کسی وجہ سے نجس ہوا ہو تو اس کا چلنے سے پاک ہونا محل اشکال ہے۔ [2]

زمین تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ہونا چاہئے

١۔ مٹی
٢۔ پتھر
٣۔ اینٹ کا فرش اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کا فرش (مسئلہ ١٨٣)

٣۔ سورج

سورج کن چیزوں کو پاک کرتا ہے

١۔ زمین
٢۔ عمارت
٣۔ دروازوں اور کھڑکیوں جیسی عمارت میں لگی چیزیں
٤۔ وہ کیلیں جو دیوار میں ٹھونکی گئی ہوں اور عمارت کا جزء شمار ہوتی ہوں۔ (مسئلہ ١٩١)
٥۔ نجس چٹائی [3]
٦۔ درخت اور گھاس (مسئلہ ١٩٢)

---

[1] دور ہونے کے بعد بھی پانی ڈالتا رہے تو وہی کافی ہے (آیت ا... گلپائگانی) [3] (حاشیہ ص٢٢) اگر ایک مرتبہ پانی ڈال کر پھینک دیں اور اس میں پیشاب نہ رہ جائے تو ایک مرتبہ اور پانی ڈالنے سے پاک ہو جائے گا (آیت ا... اراکی و آیت ا... گلپائگانی) [4] (حاشیہ ص٢٢) تین مرتبہ دھونا احتیاط مستحب ہے (آیت ا... اراکی) آب کر و جاری میں ایک مرتبہ دھونا کافی ہے (آیت ا... گلپائگانی) [5] (حاشیہ ص٢٢) احتیاط مستحب ہے (آیت ا... اراکی) بنا بر احتیاط واجب راستہ چلنے سے پاک نہیں ہوگا (آیت ا... اراکی) بنا بر احتیاط واجب صرف راستہ چلنے سے پاک ہونے پر اکتفا نہ کرے (آیت ا... گلپائگانی)
[6] تارکول کی سڑک اور لکڑی کے فرش پر چلنے سے پاک ہونا محل اشکال ہے (آیت ا... اراکی و آیت ا... گلپائگانی)
[3] سورج سے نجس چٹائی کا پاک ہونا محل اشکال ہے (آیت ا... اراکی و آیت ا... گلپائگانی)

سورج چھ شرطوں سے پاک کرتا ہے

۱۔ نجس چیز اس طرح تر ہو کہ اگر کوئی دوسری چیز اس سے مل جائے تو وہ بھی تر ہو جائے لہٰذا اگر نجس چیز خشک ہو تو کسی طرح اس کو تر کر دینا چاہئے تاکہ سورج اسے خشک کر سکے۔

۲۔ اگر نجس چیز میں عین نجاست لگی ہو تو سورج کی روشنی کے پڑنے سے پہلے اسے دور کر دیا جائے۔

۳۔ کوئی چیز اس نجس چیز پر سورج کی روشنی پڑنے سے مانع نہ ہو لہٰذا اگر سورج کی روشنی پردے کے پیچھے، بادل یا ان چیزوں کی مانند دوسری چیزوں کے پیچھے سے پڑ رہی ہو اور نجس چیز کو خشک کر دے تو وہ چیز پاک نہیں ہوگی۔

۴۔ فقط سورج ہی نجس چیز کو خشک کرے لہٰذا اگر کوئی چیز مثلاً ہوا اور سورج کی وجہ خشک ہو تو وہ چیز پاک نہیں ہوگی۔ البتہ اگر ہوا کم ہو (یعنی اس قدر کم کہ یہ نہ کہا جا سکے کہ اس نے نجس چیز کے خشک کرنے میں مدد کی ہے) تو کوئی اشکال (حرج) نہیں ہے۔

۵۔ عمارت یا بنیاد کے جس حصّہ تک نجاست پہونچی ہے اس پورے حصّہ کو سورج ایک مرتبہ میں خشک کر دے۔

۶۔ زمین یا عمارت کے جس باہر اور اندر والے حصّہ پر سورج کی روشنی پڑ رہی ہے اس کے اور اس کے داخلی حصے کے درمیان اگر نجس ہو تو کوئی چیز مثل ہوا یا پاک جسم فاصلہ نہ بنا ہو۔[۱] (مسئلہ ۱۹۱)

[۱] آیت اللہ العظمیٰ گلپائیگانی کے یہاں چھٹی شرط کا ذکر نہیں ہے۔

[۲] اس سے باہر احتیاطاً اجتناب کرنا چاہئے۔ (آیت اللہ گلپائیگانی)

۴۔ استحالہ

سوال: استحالہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر کوئی نجس چیز اپنی جنس بدل کر کسی پاک چیز کی شکل میں آجائے تو وہ پاک ہو جائے گی اور یہ کہیں گے کہ اس چیز کا استحالہ (تغیر حالت) ہو گیا ہے مثلاً نجس لکڑی جل کر راکھ ہو جائے یا کتا نمک کی کان میں گر کر نمک ہو جائے لیکن اگر نجس چیز کی جنس میں تبدیلی نہ آئے مثلاً نجس گیہوں کو پسوا کر آٹا بنالیں یا روٹی پکوالیں تو وہ پاک نہیں ہوگی۔ (مسئلہ ۱۹۵)

۵۔ انتقال

سوال: انتقال سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر انسان یا ایسے جانور کا خون جو خون جہندہ رکھتا ہے، یعنی اس کی رگ کو جب کاٹتے ہیں تو اس سے اچھل کر خون نکلتا ہے، کسی ایسے جانور کے جسم میں جو خون جہندہ نہیں رکھتا منتقل ہو جائے (چلا جائے) اور اسی کا خون سمجھا جانے لگے تو پاک ہو جائے گا۔ لہٰذا وہ خون جو کہ جونک انسان کے بدن سے چوستی ہے چونکہ اس کو جونک کا خون نہیں کہا جاتا اور کہتے ہیں کہ انسان کا خون ہے اس لئے نجس ہوگا۔ (مسئلہ ۲۰۵)

سوال: مچھر کا خون پاک ہے یا نجس؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے بدن پر بیٹھے ہوئے مچھر کو مار ڈالے اور اسے معلوم نہ ہو کہ مچھر سے نکلا ہوا خون اس کا خون ہے جس کو مچھر نے چوسا ہے یا خود مچھر کا خون ہے تو وہ پاک ہوگا اور یہی حکم ہے اگر اسے یہ معلوم ہو کہ جو خون اس کا چوسا ہے وہ اب مچھر کے بدن کا جزو شمار ہوتا ہے۔

۲۔ اگر خون چوسنے اور مچھر کے مارنے کے درمیان اتنا کم وقفہ گذرا ہو کہ یہ کہا جائے کہ یہ انسان کا خون ہے یا معلوم نہ ہو کہ وہ مچھر کا خون قرار پائے گا یا آدمی کا خون تو وہ نجس ہوگا۔[۲] (مسئلہ ۲۰۶)

۶۔ اسلام : اگر کافر شہادتین (یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ) پڑھ لے تو مسلمان ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۲۰۷)

۷۔ تبعیت

سوال: تبعیت کیا ہے ؟
جواب: تبعیت سے مراد یہ ہے کہ ایک نجس چیز کسی دوسری نجس چیز کے پاک ہونے کی وجہ سے پاک ہو جائے (مسئلہ ۲۱۰)
مثلاً اگر شراب سرکہ بن جائے تو اس کا برتن بھی اس جگہ تک پاک ہو جائے گا جہاں تک جوش آنے کے وقت شراب پہونچی تھی (مسئلہ ۲۱۱)

۸۔ عین نجاست کا دور ہو جانا

عین نجاست کے دور ہو جانے کے احکام

۱۔ اگر کسی جانور کے بدن میں عین نجاست مثلاً خون یا متنجس جیسے نجس پانی لگ جائے تو اگر وہ عین نجاست دور ہو جائے تو جانور کا بدن پاک ہو جائے گا اور یہی حکم ہے انسانی جسم کے باطنی حصوں کا مثلاً منہ اور ناک کے اندرونی حصوں کا، مثال کے طور پر اگر دانتوں سے خون نکلے اور لعاب دہن میں مل کر ختم ہو جائے تو منہ کے اندر کے حصے کا پاک کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر مصنوعی دانت منہ کے اندر نجس ہو جائیں تو احتیاط واجب[۱] یہ ہے کہ انہیں پاک کیا جائے۔ (مسئلہ ۲۱۶)

۲۔ اگر گرد یا نجس مٹی، لباس، فرش یا ان جیسی چیزوں پر بیٹھ جائے اور دونوں خشک ہوں تو وہ چیزیں نجس نہیں ہوں گی۔ اور اگر گرد و مٹی یا لباس یا ان جیسی چیزیں تر ہوں تو جتنے حصہ پر گرد و مٹی لگی ہے اتنے حصہ کو پاک کرنا چاہیئے[۲] (مسئلہ ۲۱۹)

۹۔ استبراء

سوال: نجاست کھانے والے جانور کے استبراء سے کیا مراد ہے ؟
جواب: اس جانور کا پیشاب پاخانہ نجس ہوگا جو انسان کا پاخانہ کھانے کا عادی ہو گیا ہے اور اس کو پاک کرنا چاہیں تو اس کا استبراء کرنا چاہیئے یعنی اس جانور کو اتنی مدت تک پاخانہ نہ کھانے دیا جائے کہ پھر اس کو یہ نہ کہا جائے کہ یہ نجاست کھاتا ہے اور اس دوران اس کو پاک غذا کھلائی جائے چنانچہ نجاست کھانے والے اونٹ کو چالیس دن، گائے کو بیس دن[۳] بھیڑ بکری کو دس دن، مرغابی کو پانچ دن اور گھریلو مرغی کو تین دن تک پاخانہ کھانے سے روکا جائے اور انہیں پاک غذا کھلائی جائے (مسئلہ ۲۲۰)

۱۰۔ کسی مسلمان کا (نظروں سے) غائب ہونا

سوال: کسی مسلمان کا (نظروں سے) اوجھل ہو جانا کیونکر مطہر (پاک کرنے والا) ہے ؟
جواب: اگر کسی مسلمان کا جسم یا لباس یا کوئی اور چیز مثلاً برتن و فرش وغیرہ جسے وہ استعمال کرتا ہے نجس ہو جائے اور اس کے بعد وہ مسلمان نظروں سے اوجھل ہو جائے تو اس صورت میں اگر انسان کو اس بات کا احتمال ہو کہ اس مسلمان نے اس چیز کو پاک کر لیا ہوگا یا یہ وہ چیز آب جاری میں گر کر پاک ہو گئی ہوگی تو اس سے اجتناب ضروری نہیں ہے۔ (مسئلہ ۲۲۱)

۱۔ بنابر احتیاط پاک کریں (آیت اللہ گلپائیگانی)، ۲۔ اگر اس طرح سے جھاڑ لیا جائے کہ نجس گرد و غبار گر جائے تو پاک ہو جائے گا (آیت اللہ گلپائیگانی) ۳۔ بنابر احتیاط مستحب یہ حکم ہے گائے کو تیس دن۔

وضو کے احکام

سوال: وضو کیونکر کرتے ہیں؟

جواب:

تین چیزوں کا دھونا

۱۔ اول چہرے کا دھونا: لمبائی میں چہرے کو پیشانی کے اوپر بالوں کے اُگنے کی جگہ سے ٹھڈی تک اور چوڑائی میں جتنا حصہ انگوٹھا اور بیچ کی انگلی کے درمیان آجائے اتنا حصہ دھونا واجب ہے اور اگر اس حصہ سے ذرا سا بھی دھلنے سے رہ جائے تو وضو باطل ہے۔ (مسئلہ ۲۳۶)

۲۔ داہنے ہاتھ کا دھونا:
۳۔ بائیں ہاتھ کا دھونا:
چہرہ دھونے کے بعد داہنے ہاتھ کو اور پھر بائیں ہاتھ کو کہنی سے انگلیوں کی نوک تک دھونا چاہئے۔ (مسئلہ ۲۴۷)

تین چیزوں کا مسح کرنا

۴۔ سر کا مسح کرنا: دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد ہاتھ کی (ہتھیلی میں) بچی ہوئی وضو کے پانی کی تری سے سر کے اگلے حصہ کا مسح کرنا چاہئے۔[1] اور یہ ضروری نہیں ہے کہ داہنے ہاتھ سے مسح کرے یا اوپر سے نیچے کی طرف مسح کرے (مسئلہ ۲۴۹)

۵۔ داہنے پیر کا مسح کرنا:
۶۔ بائیں پیر کا مسح کرنا:
سر کا مسح کرنے کے بعد وضو کے پانی کی تری سے جو کہ ہاتھ میں باقی رہ گئی ہے پیروں کے اوپر والے حصے پر پیر کی کسی ایک انگلی کے سرے سے لے کر پیر کے ابھرے ہوئے حصے تک مسح کرے[2] (مسئلہ ۲۵۲)

☆☆☆ اگر ممکن ہو تو وضو کرنے کے طریقے کی تشریح کے بعد استاد کو چاہئے کہ ایک وضو عملاً خود کرکے بتائے۔ ☆☆☆

مکمل توجہ کے قابل چند مسائل

۱۔ چہرے اور ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونا چاہئے اور اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھویا تو وضو باطل ہوگا۔ (مسئلہ ۲۴۳)
البتہ اگر اوپر سے نیچے کی طرف پانی ڈالنے کا ارادہ ہو مگر پانی الٹی طرف چلا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (تحریر الوسیلہ جلد اول ص۲۱ - مسئلہ ۲)

۲۔ اس بات کا یقین حاصل کرنے کیلئے کہ کہنی مکمل طور پر دھل گئی ہے کہنی کے اوپر کے تھوڑے سے حصے کو بھی دھولینا چاہئے۔ (مسئلہ ۲۴۶)

۳۔ جس شخص نے چہرہ دھونے سے پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک دھویا ہو تو وضو کرتے وقت اسے انگلیوں کے سرے تک دھونا چاہئے اور اگر صرف گٹوں تک دھوئے تو اس کا وضو باطل ہے (مسئلہ ۲۴۷)

۴۔ وضو میں چہرے اور ہاتھوں کو پہلی مرتبہ دھونا واجب، دوسری مرتبہ دھونا مستحب اور تیسری مرتبہ دھونا یا اس سے زیادہ دھونا حرام ہے (لیکن اگر وضو کے ارادے سے نہ ہو تو کئی بار پانی کا ڈالنا اور بعد میں وضو کے ارادے سے ہاتھ کے چلانے میں کوئی حرج نہیں ہے) (مسئلہ ۲۴۸)

---

[1] بنابر احتیاط واجب داہنے ہاتھ سے مسح کرے (آیت ا... گلپائگانی و اراکی)
[2] بنابر احتیاط واجب مفصل تک مسح کرے (آیت ا... اراکی و گلپائگانی)

مسح سے متعلق مسائل

۱۔ سر اور پیر کے مسح میں ہاتھ کو حرکت دینا چاہئے اور اگر ہاتھ کو روک کے رکھے اور سر یا پیر کو اس پر کھینچے تو وضو باطل ہے لیکن اگر ہاتھ کو کھینچتے وقت سر یا پیر تھوڑا سا ہل جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے (مسئلہ ۲۵۵)

۲۔ مسح کرنے کی جگہ کو خشک ہونا چاہئے اور اگر مسح کی جگہ اتنی تر ہو کہ اس کی تری ہتھیلی کی تری تک پہونچ جائے (یا ہتھیلی کی تری پر غالب آجائے) تو مسح باطل ہے (مسئلہ ۲۵۶)

۳۔ اگر مسح کرنے کے لئے ہتھیلی میں تری باقی نہ رہ جائے تو انسان ہاتھ کو دوسرے پانی سے تر نہیں کر سکتا بلکہ وضو کے دوسرے اعضاء سے تری لے کر اس سے مسح کرنا چاہئے (مسئلہ ۲۵۷)

وضو کے صحیح ہونے کی تیرہ شرطیں ہیں

۱۔ وضو کے پانی کو پاک ہونا چاہئے
۲۔ وضو کا پانی مطلق ہو
۳۔ وضو کا پانی مباح ہو
۴۔ وضو کے پانی کا برتن مباح ہو (یعنی غصبی نہ ہو)
۵۔ وضو کے پانی کا برتن سونے اور چاندی کا نہ ہو
۶۔ اعضاء وضو دھونے اور مسح کرنے کے وقت پاک ہونا چاہئیں۔
۷۔ وضو اور نماز کے لئے وقت کافی ہو۔
۸۔ وضو قربت کی نیت سے (یعنی خدا کے حکم کو انجام دینے کیلئے) کرے۔
۹۔ وضو کو ترتیب (جیسا کہ بتایا گیا ہے) سے کرے۔
۱۰۔ افعال وضو کو یکے بعد دیگرے فوراً انجام دے۔
۱۱۔ کوئی دوسرا اسے وضو نہ کرائے۔
۱۲۔ پانی کا استعمال اس کو ضرر نہ پہونچائے۔
۱۳۔ اعضاء وضو پر کوئی ایسی چیز موجود نہ ہو جو پانی پہونچنے سے مانع ہو۔

جو اشخاص وضو کرنے کے وقت کی دعائیں پڑھنا چاہیں تو وہ مسئلہ ۲۶۴ ملاحظہ فرمائیں۔

وضو میں شک کے مواقع

نماز کے بیچ میں

اگر اثناء نماز میں شک ہو جائے کہ وضو کیا تھا یا نہیں — اس کی نماز باطل ہے (ایسی صورت میں حکم، اور اسے چاہئے کہ نئے سرے سے وضو کر کے نماز پڑھے[1] (مسئلہ ۳۰۴)

نماز کے بعد

۱۔ اگر شک کرے کہ وضو کیا تھا یا نہیں — تو اس کی نماز صحیح ہے۔ لیکن اسے چاہئے کہ بعد کی نمازوں کیلئے وضو کرے۔ (مسئلہ ۳۰۳)

۲۔ شک کرے کہ اس کا وضو نماز سے پہلے باطل ہوا ہے یا نماز کے بعد — تو جو نماز وہ پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے (مسئلہ ۳۰۵)

۳۔ اگر کسی کو معلوم ہے کہ اس نے وضو کیا تھا اور ایک حدث بھی سرزد ہوا تھا (مثلاً اس نے پیشاب کیا تھا) لیکن اسے یہ معلوم ہو کہ دونوں میں سے پہلے کون سا کام کیا تھا تو اگر یہ صورت نماز کے بعد پیش آئے تو وضو کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر جو نماز پڑھ چکا ہے اسے دوبارہ پڑھے (مسئلہ ۳۰۲)

نماز سے پہلے

۱۔ اگر کسی کو شک ہو کہ وضو کیا ہے یا نہیں تو اسے چاہئے کہ وضو کرے۔ (مسئلہ ۳۰۱)

۲۔ کسی کو اگر شک ہو کہ اس کا وضو باطل ہو گیا ہے یا نہیں — تو وہ اس پر بنا رکھے کہ اس کا وضو باقی ہے لیکن اگر اس نے پیشاب کرنے کے بعد استبراء نہیں کیا تھا اور اس کے بعد وضو کیا تھا اور وضو کے بعد اس سے ایسی تری خارج ہوئی کہ جس کے بارے میں یہ نہ جانتا ہو کہ یہ تری پیشاب ہے یا کوئی دوسری چیز تو اس کا وضو باطل ہے۔ (مسئلہ ۳۰۰)

۳۔ کسی کو معلوم ہو کہ اس نے وضو کیا تھا اور ایک حدث بھی سرزد ہوا تھا لیکن اسے یہ نہیں پتہ کہ دونوں میں سے کون سا کام پہلے کیا تھا

- ۱۔ اگر یہ صورت نماز سے پہلے پیش آئے تو چاہئے کہ وضو کرے[3]۔
- ۲۔ اور اگر اثناء نماز میں یہ صورت درپیش ہو تو نماز توڑ کر وضو کرے[4]
- ۳۔ اور اگر نماز کے بعد یہ صورت پیش آئے تو اس کا حکم بتایا جا چکا ہے۔ (مسئلہ ۳۰۲)

---

[1] بنا بر احتیاط واجب اس نماز کو تمام کرے پھر وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔ (آیت ا... گلپائگانی)
[2] جو نماز پڑھ چکا ہے صحیح ہے بعد کی نمازوں کے لئے وضو کرے (آیت ا... گلپائگانی)
[3] مگر یہ کہ تاریخ وضو کو جانتا ہو (آیت ا... اراکی) احتیاط یہ ہے کہ نماز کو تمام کرے پھر وضو کر کے نماز کا اعادہ کرے (گلپائگانی)
[4] مگر یہ کہ تاریخ وضو کو جانتا ہو تو وضو رکھنے پر بنا کرے (اراکی)

چھ چیزوں کیلئے وضو کرنا ضروری ہے۔

۱۔ نماز میت کے علاوہ تمام واجب نمازوں کے لئے۔
۲۔ بھولے ہوئے سجدہ اور بھولے ہوئے تشہد کے لئے اگر ان کے اور نماز کے درمیان کوئی حدث سرزد ہو گیا ہو (مثلاً پیشاب نکل گیا ہو)۔
۳۔ خانۂ کعبہ کے واجب طواف کے لئے۔
۴۔ اگر کسی نے نذر یا عہد کیا ہو یا قسم کھائی ہو کہ وضو کرے گا۔
۵۔ اگر کسی نے نذر کیا ہو کہ اپنے بدن کے کسی حصے کو قرآن کے حروف سے مس کرے گا۔
۶۔ نجس شدہ قرآن کو پاک کرنے کے لئے لیکن اگر وضو کرنے کے لئے درکار وقت تک قرآن کے نجس رہنے میں بے حرمتی ہو تو قرآن کو پاک کرنے کے لئے وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔
(مسئلہ ۳۱۶)

☆☆ بغیر وضو کے قرآن کی تحریر کو مس کرنا یعنی جسم کا کوئی حصہ قرآن کے حروف سے لگانا حرام ہے لیکن اگر قرآن کا فارسی یا کسی اور زبان میں ترجمہ ہو تو اسے مس کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مسئلہ ۳۱۷)

سات چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

۱۔ پیشاب
۲۔ پاخانہ
۳۔ معدہ اور روودھ کے ریاح جو پاخانہ کے مقام سے خارج ہوں۔
۴۔ ایسی نیند جس کی وجہ سے کوئی نہ کچھ دیکھ سکے اور نہ کچھ سن سکے لیکن اگر کوئی دیکھ نہ سکے اور کان آواز سن رہے ہوں تو وضو باطل نہیں ہوگا۔
۵۔ وہ چیزیں جو عقل کو زائل کر دیتی ہیں مثلاً دیوانگی، مستی اور بے ہوشی۔
۶۔ عورتوں کا خون استحاضہ (یہ مسئلہ عورتوں سے متعلق ہے)
۷۔ وہ کام کہ جس کی وجہ سے غسل کرنا ضروری ہو جاتا ہے جیسے جنابت۔
(مسئلہ ۳۲۳)

☆☆☆ نماز کے وقت سے پہلے باطہارت رہنے کی نیت سے اگر وضو کیا جائے یا غسل کیا جائے تو صحیح ہے اور اگر نماز کے وقت کے قریب نماز کے لئے تیار رہنے کی نیت سے وضو کرے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔
(مسئلہ ۳۲۰)

سوال: جبیرہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ چیزیں جن سے زخم اور ٹوٹی ہوئی ہڈی وغیرہ کو باندھا جائے اور وہ دوا جسے زخم یا اس کے مانند دوسری چیزوں پر لگایا جائے اسے "جبیرہ" کہتے ہیں۔

وضو و جبیرہ کے احکام

۱- اگر زخم کا منہ کھلا ہو

۱- اگر پانی اس کے لئے مضر نہ ہو تو حسب معمول وضو کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۳۲۴)

۲- اگر پانی اس کے لئے مضر ہو۔

- ۱- اگر زخم چہرہ یا ہاتھ اور پیر میں ہو ← زخم کے اردگرد دھوئے اور بہتر یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو تر ہاتھ زخم پر پھیرے اور اگر ممکن نہ ہو تو پاک کپڑے کو زخم پر رکھ کر ہاتھ پھیرے[1] (مسئلہ ۳۲۸)
- ۲- اگر زخم سر کے اگلے حصے یا پیروں پر ہو اور مسح نہ کر سکتا ہو۔
  - ۱- اگر پاک کپڑا اس پر رکھ سکتا ہے ← تو ایسا ہی کرے اور اس پر مسح کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر تیمم بھی کرے[2]۔ (مسئلہ ۳۲۶)
  - ۲- اگر پاک کپڑا اس پر نہیں رکھ سکتا ہے۔ ← تو وضو کے بجائے تیمم کرے اور بہتر ہے کہ ایک وضو بغیر مسح کے بھی کرے۔ (مسئلہ ۳۲۶)

۲- اگر زخم کا منہ باندھ دیا گیا ہو

۱- اگر زخم کو کھولا جا سکے

- ۱- اگر باعث زحمت نہ ہو اور پانی بھی مضر نہیں ہے ← تو اس کو کھول کر وضو کیا جائے (مسئلہ ۳۲۷)
- ۲- اگر پانی مضر ہے اور زخم چہرہ یا ہاتھوں پر ہے ← اگر تر ہاتھ پھیرنا ضرر نہ رکھتا ہو تو واجب یہ ہے کہ تر ہاتھ اس کے اوپر پھیرا جائے[3] (مسئلہ ۳۲۸)

۲- اگر زخم کو کھولا نہ جا سکے

- ۱- اگر زخم کے اوپر رکھی ہوئی چیز (جبیرہ) پاک ہے اور زخم تک پانی پہونچانا ممکن ہے اور باعث زحمت بھی نہیں ہے تو ایسی صورت میں زخم کے اوپر پانی پہونچانا ضروری ہے (مسئلہ ۳۲۹)
- ۲- اگر زخم کے اوپر رکھی ہوئی چیز (جبیرہ) نجس ہے،
  - ۱- اگر زخم کو دھونا اور پانی کا زخم تک پہونچانا بغیر زحمت اور ضرر کے ممکن ہے تو پانی سے اس کو دھویا جائے اور وضو کرتے وقت پانی کو زخم تک پہونچایا جائے (مسئلہ ۳۲۹)
  - ۲- اگر پانی زخم کے لئے مضر ہو یا پانی کا زخم تک پہونچانا ممکن نہ ہو ← تو زخم کے کناروں کو دھونا چاہئے اور اگر جبیرہ پاک ہے تو اس کے اوپر مسح کیا جائے اور اگر جبیرہ نجس ہے تو کوئی پاک کپڑا اس کے اوپر اس طرح رکھا جائے کہ وہ جبیرہ کا حصہ شمار ہو اور اس کے اوپر مسح کیا جائے[4] (مسئلہ ۳۲۹)

۱- پاک کپڑے پر مسح کرنے کے بعد تیمم کی ضرورت نہیں ہے (آیت ا... اراکی)

۲- کپڑا رکھ کر تر ہاتھ پھیرنے کی ضرورت نہیں ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے (آیت ا... گلپائگانی)

۳- اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وضو کرے اور تیمم بھی کرے (آیت ا... اراکی)

۴- اگر تر ہاتھ پھیرنا بھی مضر ہو یا زخم نجس ہو اس کو دھویا نہ جا سکتا ہو تو زخم کے اطراف کو اوپر سے نیچے کی طرف دھوئے، زخم پر پاک کپڑا رکھ کر تر ہاتھ پھیرنا ضروری نہیں اگرچہ بہتر ہے (آیت ا... گلپائگانی) اگر پاک کپڑے پر تر ہاتھ پھیرنا بھی مضر ہو یا زخم نجس ہو اس کا دھونا ممکن نہ ہو تو اطراف زخم کو اوپر سے نیچے کی طرف دھوئے اور احتیاط واجب کی بنا پر آخری صورت میں تیمم بھی کرے (آیت ا... اراکی)

اعضاء وضو و غسل پر جبیرہ کے علاوہ دوسرے مواقع

۱۔ (پانی مضر ہو) اگر پانی پورے ہاتھ اور چہرے کے لئے یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے لئے مضر ہو تو تیمم کرنا چاہئے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضوء جبیرہ بھی کرے لیکن اگر پانی ہاتھ اور چہرے کے کچھ حصّے کے لئے مضر ہے تو وضو کرنا چاہئے اور اس کے کناروں کو جہاں پر پانی مضر ہے دھولے تو کافی ہوگا اور احتیاطِ واجب کی بناء پر تیمم بھی کرے (۳۳۶)

۲۔ (اگر وضو یا غسل کی جگہ سے کوئی چیز چپکی ہوئی ہے اور اس کے الگ کرنے میں ناقابل برداشت زحمت اور مشقت ہو) تو جبیرہ کے حکم کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔[1] (مسئلہ ۳۳۸)

۳۔ اگر اعضاء وضو میں سے کسی جگہ فصد کھلوایا ہو اور اسے دھویا نہ جاسکتا ہو یا پانی اس کے لئے مضر ہو۔
   - ۱۔ تو اگر اس کا منہ باندھا ہوا ہے تو جبیرہ کے حکم کے مطابق عمل کرے۔ (مسئلہ ۳۳۷)
   - ۲۔ اور اگر اس کا منہ عام حالت میں کھلا ہوا ہے تو اس کے اطراف کا دھولینا کافی ہے۔

سوال: اگر چہرے اور ہاتھوں میں کئی جبیرے ہوں تو وضو کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: ان جبیروں کے درمیانی حصّوں کو دھوئے۔ اور اگر جبیرے سر یا پیروں پر ہوں تو ان کے درمیانی حصوں پر مسح کرے۔ اور جہاں جہاں پر جبیرہ ہے وہاں پر جبیرہ کے حکم کے مطابق عمل کرے (مسئلہ ۳۳۴)

سوال: غسل جبیرہ کیونکر کرتے ہیں؟

جواب: غسلِ جبیرہ بھی وضوء جبیرہ کی طرح ہے یعنی جبیرہ کے اوپر مسح کرے اور خالی جگہوں کو دھوئے اور احتیاطِ واجب کی بناپر غسلِ جبیرہ کو غسلِ ترتیبی کے طور پر بجا لائے[2] (مسئلہ ۳۳۹)

سوال: تیمم جبیرہ کیونکر کرتے ہیں؟

جواب: جس شخص کا فریضہ تیمم کرنا ہو اگر اعضاء تیمم میں کسی جگہ پر زخم یا پھوڑا ہو یا ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو تو اس کو وضوء جبیرہ کے حکم کے مطابق تیمم جبیرہ کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۳۴۰)

یاد دہانی: مسائل بتانے والے کے لئے بہتر ہے کہ وہ درجہ کے تمام طلباء کے آسانی سے سیکھنے کے لئے ایک وضوء جبیرہ تمام وضاحت کے ساتھ کر کے دکھائے۔

[1] اور بنابر احتیاط واجب اگر تیمم کی پوری یا کچھ جگہ بغیر مانع کے ہو تو تیمم بھی کرے۔ (آیت ا... گلپائگانی)

[2] ارتماسی کے طور پر بھی کیا جاسکتا ہے، مگر ترتیبی بہتر ہے (آیت ا... گلپائگانی)

واجب غسل

۱- غسل جنابت
۲- غسل حیض
۳- غسل نفاس
۴- غسل استحاضہ
۵- غسل مس میت
۶- غسل میت
۷- وہ غسل جو نذر، قسم اور اسی قسم کی چیزوں کی وجہ سے واجب ہوتے ہیں۔

جنابت کا سبب —— دو چیزیں ہیں

۱۔ جماع یعنی اگر ختنہ کے مقام بھر آلۂ تناسل کم از کم قُبل یا دُبر میں داخل ہو جائے یا کسی ایسے شخص کے لئے جس کی ختنہ گاہ کٹی ہوئی ہو یہ کہا جائے کہ آلۂ تناسل داخل ہوا ہے۔

۲۔ خروج منی چاہے خواب میں ہو یا بیداری میں، کم ہو یا زیادہ، شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے۔ اختیار سے ہو یا بے اختیار ہو۔

سوال: جنابت کی علامت کیا ہے؟

جواب: اگر انسان سے کوئی رطوبت خارج ہو اور اسے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ منی ہے یا پیشاب یا ان کے علاوہ کوئی اور چیز تو اگر اس رطوبت میں یہ تین علامتیں پائی جائیں تو وہ منی ہے (البتہ مریض اور عورت سے اگر رطوبت شہوت کے ساتھ خارج ہو تو وہ مجنب ہے)

۱۔ رطوبت شہوت کے ساتھ نکلی ہو۔
۲۔ رطوبت اچھل کر نکلی ہو۔
۳۔ رطوبت کے نکلنے کے بعد بدن سست ہو گیا ہو۔[1]

غسل دو طریقوں سے کیا جا سکتا ہے

۱۔ ترتیبی: غسل ترتیبی میں پہلے نیت کرے پھر سر و گردن کو اس کے بعد بدن کے داہنی طرف کے حصہ کو اور اس کے بعد بدن کے بائیں طرف کے حصہ کو دھوئیں اور کوئی شخص جان بوجھ کر یا بھولے سے یا مسئلہ نہ جاننے کی بنا پر اگر ترتیب کے مطابق عمل نہ کرے تو اس کا غسل باطل ہے (مسئلہ ۳۶۱)

۲۔ ارتماسی: غسل ارتماسی میں اگر غسل ارتماسی کی نیت سے بتدریج بدن کو اس طرح پانی کے اندر داخل کریں کہ سارا بدن پانی میں ڈوب جائے تو غسل صحیح ہے اور احتیاط واجب ہے کہ ایک ہی مرتبہ میں پورا بدن پانی کے اندر لے جایا جائے۔[2]

سوال: اگر کسی نے غسل جنابت کیا ہے تو کیا اسے نماز کے لئے وضو بھی کرنا چاہئے؟

جواب: اگر کسی نے غسل جنابت کیا ہے تو اسے نماز کے لئے وضو نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر اس نے کوئی اور غسل کیا ہو تو صرف اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جا سکتی بلکہ وضو بھی کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۳۹۱)

---

[1] رطوبت اچھل کر نکلے اور بعد میں بدن سست ہو جائے تب بھی منی ہے (آیت ا... گلپائگانی)

[2] غسل ارتماسی کی نیت کر کے ایک ہی مرتبہ یا تدریجاً پورا بدن پانی میں ڈبو دے تو غسل صحیح ہے (آیت ا... اراکی) ارتماسی میں ایک ہی آن میں پورے بدن کو زیر آب کرنا چاہئے۔ (آیت ا... گلپائگانی)

مجنب پر پانچ چیزیں حرام ہیں۔

۱۔ اپنے بدن کا کوئی حصّہ قرآن مجید کی تحریر یا خدا کے نام اور اسی طرح احتیاط واجب کی بناء پر انبیاء علیہم السلام کے اسماء سے مس کرنا۔ [1]

۲۔ مسجد الحرام (کعبہ) اور مسجد نبوی میں جانا اگرچہ ایک دروازے سے داخل ہوکر دوسرے دروازے سے نکل آئے۔

۳۔ دوسری مساجد میں ٹھہرنا [2] لیکن اگر ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل آئے یا کسی چیز کو اٹھانے کے لئے مسجد کے اندر جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ائمہ معصومین کے حرموں میں بھی نہ ٹھہرے۔

۴۔ کسی چیز کا مسجد میں رکھنا

۵۔ ان سوروں کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہے

- ۱۔ قرآن کا سورہ ۳۲ (الم تنزیل)
- ۲۔ قرآن کا سورہ ۴۱ (حٰم سجدہ)
- ۳۔ قرآن کا سورہ ۵۳ (والنجم)
- ۴۔ قرآن کا سورہ ۹۶ (اقرأ)

مسئلہ ۳۵۵

غسل کرنے کے احکام

وہ چیزیں جن سے غسل باطل ہو جاتا ہے

۱۔ غسل ترتیبی میں اگر جان بوجھ کر یا بھولے سے یا مسئلہ کے نہ جاننے کی بناء پر کوئی ترتیب کے مطابق عمل نہ کرے تو اس کا غسل باطل ہے۔ (مسئلہ ۳۶۱)

۲۔ غسل ارتماسی میں اگر غسل کے بعد کسی کو معلوم ہو کہ بدن کے کسی حصّہ پر پانی نہیں پہونچا ہے تو خواہ اس کو وہ جگہ معلوم ہو یا نہ اسے دوبارہ غسل کرنا چاہئے (مسئلہ ۳۶۹)

۳۔ اگر غسل ارتماسی میں ذرّہ برابر بھی بدن کا حصّہ دھلنے سے رہ جائے تو غسل باطل ہے۔

۴۔ اگر کوئی شخص حمّام کے مالک کو نہانے کے پیسے نہ دینے کا ارادہ رکھتا ہو یا مال حرام سے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یا حمّام والے کی مرضی معلوم کئے بغیر ادھار کرنا چاہے اور خواہ بعد میں حمّام والے کو راضی ہی کیوں نہ کر لے تو اس کا غسل باطل ہے۔ [3] (مسئلہ ۳۸۱)

غسل ترتیبی اور غسل ارتماسی میں دو فرق ہیں

۱۔ غسل ارتماسی میں پورا بدن (پہلے سے) پاک ہونا چاہئے لیکن غسل ترتیبی میں اگر تمام بدن نجس ہو تو ہر حصّے کو دھونے سے پہلے اسے پاک کر لیا جائے تو صحیح ہے۔ (مسئلہ ۳۷۲)

۲۔ غسل ارتماسی میں وقفہ نہیں ہونا چاہئے لیکن غسل ترتیبی میں اگر وقفہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے (مسئلہ ۳۸۰)

اگر کسی شخص کو شک ہو کہ اس نے غسل کیا ہے یا نہیں تو ← اسے غسل کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۳۸۰)

اگر کسی شخص کو شک ہو کہ اس کا غسل صحیح تھا یا نہیں ← تو اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ دوبارہ غسل کرے (مسئلہ ۳۸۵)

---

[1] اور جناب فاطمۃ الزہراء کا اسم گرامی بھی یہی حکم رکھتا ہے (گلپایگانی)

[2] دوسری مساجد (مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے علاوہ) اور حرم ائمہؑ میں ٹھہرنا حرام ہے (اراکی)۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ حرم ائمہؑ میں جنب کی حالت میں نہ جائے چاہے ایک دروازے سے جا کر دوسرے سے نکل جائے یہ بھی نہ کرے (گلپایگانی)

[3] اگر حمامی کو اجرت نہ دینے کا ارادہ ہو یا حمامی کی مرضی معلوم کئے بغیر قرض کرنا چاہے خواہ حمامی بعد میں راضی ہو جائے تو غسل باطل ہے (آیتا۔ اراکی و گلپایگانی) البتہ اگر حمامی کی عدم رضا سے غافل ہو اور غسل قربۃً الی اللہ کرے تو غسل صحیح ہے اور اجرت مثل کا ضامن ہے (گلپایگانی)۔ اگر حمامی قرض پر راضی ہو لیکن غسل کرنے والے کی نیت ہو کہ قیمت نہ دوں گا یا مال حرام سے دوں گا تو غسل میں اشکال ہے (اراکی و گلپایگانی)۔ البتہ اگر یہ جانتا ہو کہ حمامی اس کے باوجود بھی راضی ہے یا اس کی رضایت سے غفلت کی صورت میں غسل کرلے تو صحیح ہے (گلپایگانی)

تیمم کی دو قسمیں ہیں
۱۔ وضو کے بدلے
۲۔ غسل کے بدلے

تیمم کا طریقہ :

تیمم میں چار چیزیں واجب ہیں (مسئلہ ۷۰۰)

۱۔ نیت ۔ البتہ نیت کے وقت یہ معین کرے کہ تیمم غسل کے بدلے ہے یا وضو کے بدلے (مسئلہ ۷۰۵)
۲۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ایک ساتھ ایسی چیز پر مارنا جس پر تیمم کرنا صحیح ہے۔
۳۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سر کے بال اگنے کی جگہ سے بھنوؤں اور ناک کے اوپری حصے تک پوری پیشانی پر اور اس کی دونوں طرف پھیرنا اور احتیاط واجب کی بنا پر بھنوؤں پر بھی ہاتھوں کو پھیرنا چاہیئے۔
۴۔ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی داہنے ہاتھ کی پوری پشت پر اور اس کے بعد داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پوری پشت پر پھیرنا چاہیئے۔

تیمم کے احکام

۱۔ تیمم کرنے میں پیشانی اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور ان کی پشت کو پاک ہونا چاہیئے (اگر یہ اختیار اور امکان میں ہو) (مسئلہ ۷۰۶)
۲۔ انسان کو چاہیئے کہ تیمم کرنے کے لئے انگوٹھی کو ہاتھ سے اتار دے۔ (مسئلہ ۷۰۷)
۳۔ اگر غسل جنابت کے بدلے تیمم کرے تو نماز کے لئے وضو کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر کسی شخص نے دوسرے غسلوں کے بدلے تیمم کیا ہو تو اسے وضو کرنا چاہیئے اور اگر وضو نہ کرسکتا ہو تو وضو کے بدلے اسے ایک اور تیمم کرنا چاہیئے (مسئلہ ۷۲۳)
۴۔ اگر پانی موجود نہ ہونے یا کسی اور عذر کی بنا پر کسی شخص نے تیمم کیا ہو تو اس عذر کے دور ہونے کے بعد اس کا تیمم باطل ہوجائے گا۔ (مسئلہ ۷۱۹)

یاددھانی ، امکان کی صورت میں عملی طور پر تیمم کرکے بتانا چاہیئے اور درجے کے لوگوں کو تیمم کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

نوٹ : تیمم خواہ غسل کے بدلے ہو یا وضو کے بدلے ہو اس کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (مسئلہ ۷۰۱)

وہ چیزیں کہ جن سے تیمم کرنا صحیح ہے (مسئلہ ۶۸۴)

۱۔ مٹی
۲۔ ریت
۳۔ ڈھیلا
۴۔ پتھر (اگر یہ سب چیزیں پاک ہوں)
   ۱۔ گچ کے پتھر
   ۲۔ چونے کے پتھر
   ۳۔ سنگ مرمر
   ۴۔ سیاہ پتھر (مسئلہ ۶۸۵)
۵۔ پکی ہوئی مٹی مثلاً اینٹ اور کوزہ [1]
۶۔ اگر یہ چیزیں (مٹی، ریت، ڈھیلا، پتھر اور پکی ہوئی مٹی) نہ مل سکیں تو فرش یا لباس یا اسی کے مانند دوسری چیزوں پر جمی ہوئی گرد اور غبار پر تیمم کرنا چاہیئے اور اگر گرد و غبار نہ مل سکے تو کیچڑ پر تیمم کرے اور اگر کیچڑ بھی نہ مل سکے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز بغیر تیمم کے پڑھے اور احتیاط واجب کی بنا پر اس نماز کی قضا بھی بجالائے (مسئلہ ۶۸۶)

---

[1] اینٹ ، کوزہ چاہے ان کو پیس کر نرم کرلیا جائے پھر بھی ان پر تیمم صحیح نہیں ہے اور جب کچھ نہ ملے تو احتیاط مستحب ہے کہ بغیر تیمم کے نماز پڑھے اور اس کے بعد قضا کرے (آیت ... اراکی) ۔ احتیاط مستحب ہے کہ خاک کے ہوتے ہوئے کسی اور چیز پر تیمم نہ کرے اور احوط ہے کہ گچ اور پختہ چونے پر تیمم نہ کرے ۔ فرش و لباس پر اگر گرد و غبار ظاہر ہو تو اس پر کچھ نہ ہونے کی صورت میں تیمم کرے اور اگر ظاہر نہ ہو بلکہ ہاتھ مارنے سے ظاہر ہوتا ہو تو احتیاط یہ ہے کہ اس پر اور کیچڑ دونوں پر تیمم کرے ہاں اگر گرد بالکل نہ ملے تو کیچڑ پر وہ بھی نہ ہو تو احتیاط یہ ہے کہ بغیر تیمم کے نماز پڑھے لیکن بعد میں قضا واجب ہے (آیت ا... گلپا یگانی)

وہ چیزیں کہ جن سے تیمم کرنا صحیح نہیں ہے۔ (مسئلہ ۶۸۵)

۱. جواہرات مثلاً عقیق اور فیروزہ کے پتھر پر۔
۲. احتیاط واجب یہ ہے کہ پکے ہوئے گچ اور چونے پر بھی تیمم نہیں کرنا چاہئے۔
۳. نجس مٹی پر
۴. غصبی زمین اور غصبی مٹی پر
۵. برف پر (تحریر الوسیلہ۔ جلد اول صفحہ ۱۰۶۔ مسئلہ ۴)

سات مقامات پر وضو اور غسل کے بجائے تیمم کرنا چاہئے

۱. اگر اتنا پانی میسر نہ ہو کہ جو وضو یا غسل کے لئے درکار ہے (مسئلہ ۶۴۸)

۲. جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے یا چور اور جانور یا اس قسم کی دوسری چیزوں وغیرہ کے خوف سے یا کنویں سے پانی نکالنے کا وسیلہ نہ ہونے کی وجہ سے پانی حاصل نہ کرسکتا ہو تو اسے تیمم کرنا چاہئے۔ اور اگر پانی حاصل کرنا یا اس کا استعمال اس قدر مشقت کا باعث ہو کہ لوگ عام طور پر اسے برداشت نہ کرپاتے ہوں تب بھی یہی حکم ہے۔ (مسئلہ ۶۶۴)

۳. اگر کسی شخص کو پانی کے استعمال سے اپنی جان کا خوف ہو یا اس کو یہ خوف ہو کہ اس کے استعمال سے اس میں کوئی مرض یا عیب پیدا ہوجائے گا یا اس بات کا امکان ہو کہ اس کا موجودہ مرض طولانی یا شدید ہوجائے گا یا علاج مشکل ہوجائے گا تو اس کو تیمم کرنا چاہئے۔[1] (مسئلہ ۶۶۹)

۴. اگر کسی شخص کو یہ خوف ہو کہ وضو یا غسل کے لئے موجود پانی کو خرچ کردینے کی صورت میں وہ خود یا اس کے بیوی بچے، دوست یا اس سے وابستہ لوگ مثلاً ملازم یا خادمہ پیاس کی شدت سے مرجائیں گے یا بیمار ہوجائیں گے یا اتنے پیاسے ہوجائیں گے کہ جس کا برداشت کرنا ان کے لئے مشقت کا باعث ہوگا تو اسے وضو اور غسل کے بدلے تیمم کرنا چاہئے نیز اگر ایسے وہ جانور کہ جن کو عموماً کھانے کے لئے ذبح نہیں کرتے (جیسے گھوڑا، خچر وغیرہ) کے پیاس کی شدت سے تلف ہوجانے کا خوف ہو (تو انہیں پانی پلائے اور خود تیمم کرے)۔ اسی طرح اگر کوئی ایسا شخص جس کی جان کی حفاظت واجب ہو، بلکہ کوئی ایسا شخص جس کا مارنا جائز نہیں، مثلاً شخص ذمی اور اس کی جان پیاس کی شدت سے خطرہ میں ہو تو بھی یہی حکم ہوگا۔

۵. جس شخص کا بدن یا لباس نجس ہو اور اس کے پاس اتنا کم پانی ہو کہ اگر اس سے وضو یا غسل کرلے تو بدن یا لباس پاک کرنے کے لئے پانی نہ بچے۔ تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے پہلے نجس بدن اور یا لباس کو پاک کرنا چاہئے اور اس کے بعد تیمم کرنا چاہئے۔[2] (مسئلہ ۶۷۶)

۶. اگر سوائے ایسے پانی یا برتن کے کہ جس کا استعمال حرام ہے اور کوئی پانی یا برتن کسی شخص کے پاس نہ ہو تو اسے تیمم کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۶۷۷)

۷. اگر نماز کا وقت اتنا کم ہو کہ وضو یا غسل کرنے کی صورت میں پوری نماز یا اس کا کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھنا پڑے گی تو تیمم کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۶۷۸)

---

[1] لیکن اگر گرم پانی کے استعمال سے کوئی خطرہ نہ ہو تو گرم پانی سے وضو کرے (آیت ا... گلپایگانی وآیت ا... اراکی)
[2] لیکن اگر کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں ہے جس پر تیمم کرسکے تو پانی سے وضو یا غسل کرے اور نجس بدن یا لباس سے نماز پڑھے (آیت ا... اراکی وگلپایگانی)

موت سے متعلق مسائل

محتضر

وہ مسلمان جو محتضر ہے یعنی جاں کنی کی حالت میں ہے تو اسے اس طرح چت لٹانا چاہئے کہ اس کے پیروں کے تلوے قبلہ کی طرف ہوں۔ (مسئلہ ۵۳۳)

غسل میت

بارہ اماموں کو ماننے والے مسلمان کا غسل اور کفن اور اس کی نماز (میت) اور دفن ہر مکلف (بالغ وعاقل) پر واجب ہے اور اگر بعض لوگ یہ امور انجام دے دیں تو باقی لوگوں سے یہ فریضہ ساقط ہوجائے گا اور اگر کوئی شخص بھی انجام نہ دے تو سب گنہ گار ہوں گے اور احتیاط واجب کی بناء پر باقی مسلمانوں کے لئے بھی جو اثنا عشری نہ ہوں یہی حکم ہے۔[1] (مسئلہ ۵۴۲)

واجب ہے کہ میت کو تین غسل دیں —
- ۱- ایسے پانی سے جس میں بیری کے پتے ملے ہوں۔
- ۲- ایسے پانی سے جس میں کافور ملا ہوا ہو۔
- ۳- ایسے پانی سے جو خالص ہو (مسئلہ ۵۵۰)

غسل میت غسل جنابت کی طرح ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک غسل ترتیبی ممکن ہو اس وقت تک میت کو غسل ارتماسی نہ دیں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ غسل ترتیبی میں بدن کے ہر تین حصوں کو پانی میں نہ ڈبویا جائے بلکہ ان حصوں پر پانی ڈالا جائے۔[2] (مسئلہ ۵۶۵)

غسل مس میت

اگر کوئی شخص کسی انسان کی میت کو ٹھنڈی ہونے کے بعد اور غسل دیئے جانے سے پہلے چھولے یعنی اپنے جسم کے کسی حصہ کو اس سے مس کرے تو اسے غسل مس میت کرنا چاہئے... یہاں تک کہ .... اگر اس کا ناخن اور ہڈی بھی میت کے ناخن اور ہڈی سے مس ہوجائے تو بھی اسے غسل کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۵۲۱)

جس مردہ کا پورا بدن ٹھنڈا نہ ہوا ہو اسے چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا خواہ کسی شخص نے اس مردہ کے بدن کا ٹھنڈا ہوچکا حصہ ہی چھوا ہو۔ (مسئلہ ۵۲۲)

نماز میت

مسلمان کی میت پر نماز پڑھنا اگرچہ بچّہ ہی ہو واجب ہے لیکن بچّے کے ماں باپ یا ان دونوں میں سے کوئی ایک مسلمان ہو اور وہ بچہ پورے چھ سال کا ہوچکا ہو۔ (مسئلہ ۵۹۴)

---

[1] غسل وکفن ودفن ونماز ہر مسلمان کا واجب ہے (آیت ا... اراکی و آیت ا... گلپایگانی)

[2] غسل ترتیبی میں میت کے تینوں حصوں کو پانی میں ڈبونا بے اشکال ہے (آیت ا... گلپایگانی)

شہید کے بارے میں امام خمینیؒ سے استفتاء

سوالؒ: آیا اس شخص کو جو باطل کے خلاف حق کے محاذِ جنگ پر شہید ہوا ہو غسل (غسل میت) دینا واجب ہے یا نہیں ؟
جواب: بسمہ تعالیٰ ۔ جو شخص محاذ جنگ پر شہید ہوا ہو اس کے لئے غسل و کفن ساقط ہے ۔ اور بقیہ تمام مسلمان شہیدوں کے لئے وہی حکم ہے جو دوسرے مسلمانوں کے لئے ہے ۔

***

سوال ۲: کس صورت میں شہید کو اسی کے پہنے ہوئے کپڑوں میں دفن کیا جاسکتا ہے ؟
جواب: بسمہ تعالیٰ ۔ محاذ جنگ پر جو شہید ہوئے ہوں ان کے لئے غسل اور کفن نہیں ہے اور ان کو ان ہی کے پہنے ہوئے کپڑوں میں نماز (نماز میت) کے بعد دفن ہونا چاہیئے ۔

***

سوال ۳: اگر کوئی شخص دشمن کے ذریعہ شہروں کی بمباری میں شہید ہوجائے تو اس کو غسل دینا ضروری ہے یا نہیں ؟
جواب: بسمہ تعالیٰ ۔ انشاء اللہ ۔ اگرچہ اس کا اجر شہید کے اجر کے برابر ہے لیکن اس کا غسل (غسل میت) ساقط نہیں ہے ۔

***

سوال ۴: اگر ہمیں شک ہو کہ آیا شہید سپاہی محاذ جنگ پر لڑائی کے دوران شہید ہوا ہے یا اس کے بعد تو اس کو غسل دینا واجب ہے یا نہیں ؟
جواب: بسمہ تعالیٰ ۔ اگر اس کے بدن پر نشانات اس کے لڑائی میں شہید ہونے کی دلالت کرتے ہوں تو غسل و کفن ساقط ہیں ورنہ ساقط نہیں ہیں ۔

***

سوال ۵: اگر کوئی شخص امداد رسانی، سامان پہونچانے یا تبلیغ کے لئے محاذ جنگ پر جاتا ہے اور درجۂ شہادت پر فائز ہوتا ہے تو اس کے لئے غسل و کفن ضروری ہے، یا نہیں ؟
جواب: بسمہ تعالیٰ ۔ اگر لڑائی کے دوران شہید ہوا ہو تو تمام دوسرے شہداء کی مانند اس کے لئے بھی وہی حکم ہوگا ۔

***

سوال ۶: شہید کے بدن کو کس حالت میں مس کئے جانے پر غسل (غسل مس میت) کی ضرورت ہوتی ہے اور کس حالت میں مس کرنے پر غسل ضروری نہیں ہوتا ؟
جواب: بسمہ تعالیٰ ۔ لڑائی کے دوران ہوئے شہید کے بدن کو مس کرنے سے غسلِ مس میت ضروری نہیں ہے ۔

***

سوال ۷: جو اشخاص محاذ جنگ اور لڑائی کے میدان میں یا قاتلانہ حملوں کے ذریعہ سے شہادت کے افتخار کو حاصل کریں آیا ان کے لئے غسل اور کفن ضروری ہے یا نہیں ؟
جواب: شہید کی شہادت اگر محاذ جنگ پر ہوئی ہے تو اس کے لئے غسل اور کفن ضروری نہیں ہے اور اس کو مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا اور اگر شہادت محاذ جنگ کے علاوہ کہیں پر ہوئی ہے تو اس کا غسل اور کفن ضروری ہے اور اس کو مس کرنے سے غسلِ مس میت واجب ہوجائے گا ۔

***

نماز میّت کا طریقہ

نماز میت (یا نماز جنازہ) میں پانچ تکبیریں ہیں اور اگر نماز پڑھنے والا اس ترتیب سے پانچ تکبیریں کہے تو کافی ہے ۔

۱۔ نیّت اور پہلی تکبیر کہنے کے بعد کہے : اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

۲۔ اور دوسری تکبیر کہنے کے بعد کہے : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

۳۔ اور تیسری تکبیر کہنے کے بعد کہے : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

۴۔ اور چوتھی تکبیر کہنے کے بعد اگر مرد کی میت ہو تو کہے : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَیِّتِ

اور اگر عورت کی میت ہو تو کہے : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذِهِ الْمَیِّتِ

۵۔ اور اس کے بعد پانچویں تکبیر کہے ۔ اس طرح نماز میت کو تمام کرنا چاہئیے ۔ (مسئلہ ۶۰۸)

نماز میّت کے احکام

نماز میت غسل، حنوط اور کفن پہنانے کے بعد پڑھی جانی چاہئیے ۔ اور اگر ان امور کو انجام دینے سے پہلے یا ان امور کو انجام دینے کے دوران نماز میت پڑھی جائے گی تو اگرچہ بھول سے یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو کافی نہیں ہے ۔ (مسئلہ ۵۹۵)

جو شخص نماز میت پڑھنا چاہے اس کے لئے وضو یا غسل یا تیمم کرنا یا اس کے بدن اور لباس کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے اور اگر اس کا لباس غصبی بھی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہی ہے کہ ان تمام چیزوں کا لحاظ رکھا جائے جو دوسری نمازوں کے لئے لازمی ہیں ۔ (مسئلہ ۵۹۶)

جو شخص میت کی نماز پڑھ رہا ہو اس کا منہ قبلہ کی طرف ہونا چاہئیے اور یہ بھی واجب ہے کہ میت کو اس کے سامنے اس طرح چت لٹایا جائے کہ میت کا سر نماز پڑھنے والے کے داھنی طرف اور پیر بائیں طرف ہوں ۔ (مسئلہ ۵۹۷)

اگر میت نے وصیت کی ہو کہ کوئی مخصوص شخص اس کی نماز پڑھے تو احتیاط واجب[1] یہ ہے کہ وہ شخص میت کے ولی سے اجازت حاصل کرے اور احتیاط واجب[2] کی بناء پر ولی بھی اجازت دے دے ۔ (مسئلہ ۶۰۵)

---

[1] احتیاط واجب ہے کہ جو چیزیں نماز کو باطل کرتی ہیں ان کو ترک کر دے جیسے قہقہہ لگانا ، پشت بہ قبلہ ہونا وغیرہ (آیت اللہ گلپایگانی)

[2] اور ولی پر واجب ہے کہ اجازت دیدے (آیت اللہ گلپایگانی و آیت اللہ اراکی)

واجب نمازیں چھ ہیں

۱۔ نماز یومیہ (روزانہ کی نمازیں)
- ۱۔ نماز ظہر ۔ ۴ رکعت
- ۲۔ نماز عصر ۔ ۴ رکعت
- ۳۔ نماز مغرب ۔ ۳ رکعت
- ۴۔ نماز عشا ۔ ۴ رکعت
- ۵۔ نماز صبح ۔ ۲ رکعت

۲۔ نماز آیات

۳۔ نماز میت

۴۔ خانہ کعبہ کے واجب طواف کی نماز

۵۔ ماں باپ[1] کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہوتی ہیں ۔

۶۔ وہ نماز جو اجارہ، نذر اور قسم اور عہد کی وجہ سے واجب ہو گئی ہو ۔

روزانہ کی نمازوں کا وقت

ظہر

(مخصوص وقت) اگر لکڑی یا اس کے مانند کسی چیز (شاخص) کو زمین میں سیدھا نصب کر دیا جائے تو جیسے ہی اس کا سایہ کم ہوتے ہوتے کمی کی آخری حد پر (مغرب کی طرف) پہونچ جاتا ہے اور دوبارہ اس کا سایہ مشرق کی طرف بڑھنا شروع ہو جاتا ہے تو یہ ظہر شرعی کا اول وقت ہوتا ہے اور اول وقت ظہر سے لیکر نماز ظہر کے پڑھ لینے کے وقت کی مقدار تک جو وقت ہے وہ نماز ظہر کا مخصوص وقت ہے۔

(مشترک وقت) نماز ظہر کے مخصوص وقت اور نماز عصر کے مخصوص وقت کے درمیان کا وقت (مسئلہ ۲۹، ۳۱) نماز ظہر اور نماز عصر کا مشترک وقت ہے ۔ (مسئلہ ۳۱)

عصر

(مخصوص وقت) جب نماز مغرب میں اتنا وقت باقی رہ جائے کہ صرف عصر کی نماز پڑھی جا سکے۔

(مشترک وقت) نماز ظہر کے مخصوص وقت اور نماز عصر کے مخصوص وقت کے درمیان کا وقت۔

مغرب

(مخصوص وقت) نماز مغرب کا وقت وہ ہے جب غروب آفتاب کے بعد پیدا ہونے والی مشرق کی سرخی ختم ہو جائے[2] (مسئلہ ۳۵) اور نماز مغرب کا مخصوص وقت اول مغرب سے اتنی دیر تک ہے کہ جتنی دیر میں تین رکعت نماز پڑھی جا سکے (مسئلہ ۳۶)

(مشترک وقت) نماز مغرب کے مخصوص وقت اور نماز عشاء کے مخصوص وقت کے درمیان کا وقت مشترک وقت ہے۔

عشاء

(مخصوص وقت) عشاء کی نماز کا مخصوص وقت وہ ہے جب آدھی رات ہونے میں صرف عشاء کی نماز پڑھنے بھر کا وقت باقی رہ جائے۔

(مشترک وقت) نماز مغرب کے مخصوص وقت اور نماز عشاء کے مخصوص وقت کے درمیان کا وقت مشترک وقت ہے۔

صبح

صبح کی اذان کے وقت کے قریب مشرق کی طرف سے ایک سفیدی اوپر کی طرف اٹھتی ہے کہ جسے اول صبح یا صبح کاذب کہتے ہیں اور جب یہ سفیدی پھیل جائے تو اسے صبح صادق کہتے ہیں اور یہی صبح کی نماز کا اول وقت ہے۔ اور صبح کی نماز کا آخری وقت اس وقت تک ہے جب سورج نکل آئے ۔ (مسئلہ ۴۱)

---

[1] صرف باپ کی قضا نمازیں (آیت ا... اراکی)

[2] جب غروب آفتاب کے بعد مشرق کی طرف سے پیدا ہونے والی سرخی انسان کے سر سے گذر جائے تو مغرب کا وقت ہوتا ہے (آیت ا... گلپایگانی)

نماز کے اوقات کے احکام

۱۔ انسان اسی وقت نماز شروع کر سکتا ہے جب خود اس کو یقین ہو جائے کہ نماز کا وقت آگیا ہے یا دو عادل مرد یہ کہیں کہ نماز کا وقت آگیا ہے۔[1] (مسئلہ ۴۲)

۲۔ انسان کو چاہئے کہ نماز عصر کو نماز ظہر کے بعد اور نماز عشاء کو نماز مغرب کے بعد پڑھے۔ اور اگر کوئی شخص جان بوجھ کر عصر کی نماز ظہر کی نماز سے پہلے اور عشاء کی نماز مغرب کی نماز سے پہلے پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ (مسئلہ ۵۵)

۳۔ اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ نماز کے بعض مستحبات بجا لانے کی وجہ سے نماز کا کچھ حصہ نماز کے وقت کے تمام ہونے کے بعد پڑھا جائے تو ان مستحبات کو انجام نہیں دینا چاہئے۔ مثلاً اگر قنوت پڑھنے کی وجہ سے نماز کا کچھ حصہ نماز کے وقت کے ختم ہونے کے بعد پڑھنا پڑے تو قنوت نہیں پڑھنا چاہئے۔ (مسئلہ ۴۷)

۴۔ جس شخص کے پاس محض ایک رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو اس کو یہ نماز ادا ہونے کی نیت سے پڑھنی چاہئے لیکن اسے جان بوجھ کر نماز میں اس حد تک دیر نہیں کرنی چاہئے (مسئلہ ۴۸)

۵۔ اگر گناہ کے طور پر یا کسی عذر کی وجہ سے مغرب کی نماز یا عشاء کی نماز کسی نے آدھی رات تک نہ پڑھی ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر اذان صبح سے پہلے ادا اور قضا کی نیت کئے بغیر اپنے فرض کی ادائیگی کی نیت سے بجا لانی چاہئے۔ (مسئلہ ۷۰)

ضروری یاددہانی : اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ مغرب کی نماز کا وقت آچکا ہے یا نہیں تو اگر اس وقت اس نے نماز مغرب نہیں پڑھی ہے تو اسے چاہئے کہ "مافی الذمہ" کی نیت سے نماز مغرب پڑھے۔

[1] ایک عادل شخص کے کہنے سے بلکہ ایک ایسے شخص کے کہنے سے جو محل اطمینان ہو نماز شروع کی جا سکتی ہے (آیت ا... اراکی) وقت شناس مؤذن جو مورد اطمینان ہو اس کے اذان سے بھی نماز شروع کی جا سکتی ہے۔ (آیت ا... گلپائیگانی و اراکی)

قبلہ کے احکام

قبلہ کی سمت کو معلوم کرنے کے طریقے

۱۔ جو شخص نماز پڑھنا چاہتا ہے اسے قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لئے اس حد تک کوشش کرنا چاہئے کہ اسے قبلہ کی سمت کا یقین حاصل ہو جائے کہ کس طرف ہے۔

۲۔ اور دو عادل گواہوں کے کہنے پر بھی جو حسّی علامتوں کی روشنی میں گواہی دے رہے ہوں عمل کیا جا سکتا ہے۔

۳۔ یا اس شخص کے کہنے پر جو علم ہیئت وغیرہ کے ذریعہ قبلہ کو پہچانتا ہو اور قابل اطمینان بھی ہو عمل کر سکتا ہے[1]۔

۴۔ اور اگر یہ سب چیزیں ممکن نہ ہوں تو وہ شخص اس گمان پر جو مسلمانوں کی مسجدوں کی محرابوں یا ان کی قبروں یا دوسرے طریقوں سے حاصل ہو جائے عمل کر سکتا ہے۔ (مسئلہ ۷۸۲)

اگر قبلہ معلوم کرنے کا کوئی بھی ذریعہ نہ ہو یا کوشش کرنے کے باوجود اس کا گمان کسی ایک طرف نہیں جاتا تو اگر نماز کا وقت وسیع ہے تو ایک ہی نماز چاروں طرف پڑھے اور اگر چار نمازوں کے لئے وقت نہ ہو تو جتنا وقت ہے اتنی ہی نمازیں پڑھے

اگر کسی شخص کو یہ گمان ہو یا یقین ہو کہ قبلہ دو سمتوں میں سے کسی ایک سمت ہے تو اسے دونوں سمتوں میں نماز پڑھنی چاہئے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ گمان کی صورت میں چاروں طرف نماز پڑھے۔ (مسئلہ ۷۸۵)

قبلہ رخ ہونے کی صورت

۱۔ (کھڑے ہونے کی حالت میں): نماز پڑھنے والے کو اس طرح کھڑا ہونا چاہئے کہ لوگ کہیں یہ قبلہ رخ کھڑا نماز پڑھ رہا ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کے گھٹنے اور پاؤں کے پنجے بھی قبلہ رخ ہوں[3]۔ (مسئلہ ۷۷۷)

۲۔ (بیٹھے ہونے کی حالت میں): (بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کو) اگر معمول کے مطابق نہ بیٹھ سکتا ہو اور بیٹھے وقت پاؤں کے تلوے زمین پر رکھتا ہو تو نماز کے وقت اس کا چہرہ اور سینہ اور پیٹ قبلہ رخ ہونا چاہئے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کی پنڈلیاں قبلہ رخ ہوں[4]۔ (مسئلہ ۷۷۸)

۳۔ لیٹے ہونے کی حالت میں:
- ۱۔ اسے نماز پڑھتے وقت داہنی کروٹ اس طرح لیٹنا چاہئے کہ اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلہ رخ ہو۔
- ۲۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو نماز پڑھتے وقت بائیں کروٹ اس طرح لیٹنا چاہئے کہ اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلہ رخ ہو۔
- ۳۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو نماز پڑھتے وقت اس طرح چت لیٹنا چاہئے کہ اس کے پیروں کے تلوے قبلہ رخ ہوں

یاد دہانی: (یہ تینوں حالتیں کھڑے ہونے کی، بیٹھنے کی اور لیٹنے کی حالت "قیام" (کھڑے ہونے) کے مسائل میں تفصیل سے بیان کی گئی ہیں — مسئلہ ۹۶۹ سے مسئلہ ۹۷۶ تک)

مستحبی نماز راہ چلتے ہوئے اور سواری پر بھی پڑھی جا سکتی ہے اور اگر انسان دو حالتوں میں مستحبی نماز پڑھے تو قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں ہے۔ (مسئلہ ۷۸۱)

---

[1] چاہے ہیئت کا جاننے والا فاسق یا کافر ہی ہو (آیت۔ گلپایگانی) [2] اور نماز کے بعد اگر قبلہ کا علم ہو جائے تو بنا بر احتیاط واجب قضا کرے (آیت۔ گلپایگانی) اور نماز دو کو اس طرح پڑھے کہ یقین ہو جائے کہ کوئی نہ کوئی نماز رو بہ قبلہ ہوئی ہے اور اگر قبلہ سے منحرف ہے داہنی یا بائیں طرف تک نہیں پہونچی (گلپایگانی و اراکی)
[3] بنا بر احتیاط واجب گھٹنے اور پاؤں کے پنجے بھی قبلہ رخ ہوں (اراکی)۔ احتیاط مستحب ہے کہ پاؤں کے پنجے بھی قبلہ رخ ہوں۔ صورت، سینہ، شکم، پیروں کا اگلا حصہ اس کا قبلہ رخ ہونا ضروری ہے (گلپایگانی) [4] پنڈلیاں بھی قبلہ رخ ہوں۔ (گلپایگانی)

نماز پڑھنے والے کے لباس کی شرطیں

۱۔ پاک ہو۔

۲۔ مباح ہو (غصبی نہ ہو)

۳۔ مردار کے اجزاء سے نہ ہو۔

۴۔ حرام گوشت حیوان سے نہ ہو۔

۵۔ اگر نماز پڑھنے والا مرد ہو تو اس کا لباس خالص ریشمی اور سونے کے تاروں سے بنا ہوا نہ ہو۔ (مسئلہ ۷۵۸)

لباس اور بدن کے پاک ہونے کے احکام

	لباس اور بدن کی توضیح	حکمِ نماز
۱	اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نجس بدن یا نجس لباس میں نماز پڑھے (مسئلہ ۷۹۹)	تو اس کی نماز باطل ہے۔
۲	جو شخص یہ نہ جانتا ہو کہ نجس بدن یا نجس لباس میں نماز باطل ہوتی ہے اور نماز پڑھ لے (مسئلہ ۸۰۰)	تو اس کی نماز باطل ہے[۱]
۳	اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اسے کسی نجس چیز کا نجس ہونا معلوم نہ ہو اور اس کے ساتھ نماز پڑھ لے (مسئلہ ۸۰۱)	تو اس کی نماز باطل ہے[۱]
۴	اگر کوئی شخص بھول جائے کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز پڑھنے کے دوران یا نماز پڑھنے کے بعد اس کو یاد آئے کہ نجس تھا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور وقت گزر گیا ہے تو اس نماز کی قضا کرے (مسئلہ ۸۰۳)	تو اس کی نماز باطل ہے۔
۵	اگر کسی شخص کو یہ نہ معلوم ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز پڑھنے کے بعد اس کو پتہ چلے کہ نجس تھا تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر نماز کا وقت باقی ہو تو اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے (مسئلہ ۸۰۲)	تو اس کی نماز صحیح ہے۔
۶	اگر کسی شخص کو اپنے بدن یا لباس کے پاک ہونے میں شک ہے چنانچہ اگر اس حالت میں نماز پڑھ لے اور نماز پڑھنے کے بعد اس کو معلوم ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔ (مسئلہ ۸۰۷)	تو اس کی نماز صحیح ہے۔
۷	اگر کوئی شخص لباس کو پاک کرلے اور اس کو یقین ہو جائے کہ وہ پاک ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھ لے اور نماز پڑھنے کے بعد اس کو پتہ چلے کہ لباس پاک نہیں ہوا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے (مسئلہ ۸۰۸)	تو اس کی نماز صحیح ہے۔

---

[۱] بنا بر احتیاط واجب باطل ہے۔ (آیت ا... گلپایگانی)

نماز پڑھنے والے کے لباس کے احکام

۱۔ نماز پڑھنے والے کا لباس مباح ہونا چاہئے اور جس شخص کو یہ معلوم ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے وہ اگر جانتے ہوئے غصبی لباس یا ایسے لباس میں نماز پڑھے جس کا دھاگا یا بٹن یا دوسری کوئی چیز غصبی ہو تو اُسے چاہئے کہ اس نماز کو غیر غصبی لباس میں دوبارہ پڑھے۔ (مسئلہ ۸۱۵)

۲۔ اگر کوئی شخص ایسی رقم سے لباس خریدے جس کا خمس اور زکوٰۃ ادا نہ کیا گیا ہو تو اس لباس میں احتیاط واجب کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔ اسی طرح اگر لباس کوئی ادھار خرید لے اور خریدتے وقت بغیر خمس اور زکوٰۃ نکالی ہوئی رقم سے اس کی قیمت ادا کرنے کا ارادہ ہو تب بھی یہی حکم ہوگا۔ (مسئلہ ۸۲۰)

۳۔ نماز پڑھنے والے کا لباس حرام گوشت جانور کے اجزاء سے نہ بنا ہونا چاہئے اور اگر اس کے بال بھی نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر ہوں تو نماز باطل ہے [۳] (مسئلہ ۸۲۲)

توجہ: (اس مسئلہ کے مطابق اگر بلّی کے بال بھی نماز پڑھنے والے کے بدن اور لباس پر ہوں تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی کیونکہ بلّی ایک حرام گوشت جانور ہے)

۴۔ اگر حلال گوشت جانور کے مردار کی کوئی چیز مثلاً بال اور اون جو کہ جان نہیں رکھتی نماز پڑھنے والے کے ساتھ ہو یا وہ اس سے بنا ہوا لباس پہنے ہوئے ہو تو اس کی نماز صحیح ہوگی (مسئلہ ۸۲۳)

۵۔ اگر نماز پڑھنے والے کو شک ہو کہ یہ لباس حلال گوشت جانور کے اجزاء سے بنا ہے یا حرام گوشت جانور کے اجزاء سے تو خواہ وہ اپنے ملک میں تیار ہوتا ہو یا باہری ملک سے آتا ہو اس لباس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے [۴] (مسئلہ ۸۲۷)

۶۔ سونے سے زینت کرنا (مثلاً سونے کی زنجیر گلے میں ڈالنا، ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہننا اور سونے کی گھڑی کلائی پر باندھنا):

- **مرد کے لئے:** حرام ہے۔ اور ان چیزوں کے ساتھ نماز باطل ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ سونے سے بنی ہوئی عینک (کے فریم) سے بھی پرہیز کیا جائے [۵]
- **عورت کے لئے:** نماز پڑھنے کے لئے اور نماز کے علاوہ بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

---

[۱] اس کی نماز باطل ہے (آیت ا... گلپایگانی) [۲] غیر مخمس یا غیر مزکیٰ رقم سے خریدے ہوئے لباس میں نماز کا حکم غصبی لباس میں نماز کا حکم رکھتا ہے (آیت ا... اراکی) اگر غیر مخمس یا غیر مزکیٰ رقم سے خریدے ہوئے لباس میں نماز پڑھتے وقت غصبی ہونے کی طرف متوجہ تھا تو نماز باطل ہے اور اگر متوجہ نہیں تھا تو نماز صحیح ہے اور اگر حکم مسئلہ سے جاہل مقصر تھا تو بنا بر احتیاط واجب نماز کا اعادہ کرے۔ (گلپایگانی)۔ [۳] بلکہ اگر خون جہندہ نہ رکھنے والے مردہ حیوان (جیسے مچھلی) کے اجزاء سے لباس بنایا گیا ہو تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اس میں نماز نہ پڑھے (آیت ا... گلپایگانی و اراکی)۔ [۴] بنا بر احتیاط مستحب اس میں نماز نہ پڑھے (آیت ا... گلپایگانی) [۵] عینک کے فریم کے بارے میں آیت ا... اراکی نے کچھ نہیں فرمایا ہے۔

پانچ صورتوں میں اگر نماز پڑھنے والے کا لباس اور بدن نجس ہو تب بھی اس کی نماز صحیح ہوگی ۔

نماز پڑھنے والے کا صرف لباس نجس ہو (اس کی دو صورتیں ہیں)

۱۔ یہ کہ اس کے لباس کی چھوٹی چیزیں مثلاً جرّاب اور ٹوپی نجس ہو ۔

۲۔ یہ کہ اس عورت کا لباس نجس ہو جو کسی بچہ کی تربیت کرتی ہے اور اس کا لباس بچہ کے پیشاب سے نجس ہو گیا ہو ۔

نماز پڑھنے والے کا صرف بدن یا لباس نجس ہو (اس کی تین صورتیں ہیں)

۱۔ یہ کہ زخم یا جراحت یا پھوڑے کی وجہ سے جو اس کے بدن میں ہے، اس کا لباس یا بدن خون آلود ہو گیا ہو ۔

۲۔ یہ کہ اس کے بدن یا لباس کے خون آلود حصّے کی مقدار ایک درہم سے کم ہو ۔

۳۔ یہ کہ نماز پڑھنے والا نجس بدن یا نجس لباس میں نماز پڑھنے پر مجبور ہو ۔ (مسئلہ ۸۴۸)

نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس کے خون وغیرہ سے نجس ہونے سے متعلق بعض احکام

۱۔ اگر انسان کے بدن کا خون یا حلال گوشت جانور کا خون نماز پڑھنے والے کے بدن اور لباس پر کئی جگہ لگا ہو جو مجموعاً ایک درہم سے کم ہو تو اس کے ہوتے ہوئے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ (مسئلہ ۸۵۵)

۲۔ اگر بدن یا لباس پر خون نہ لگا ہو لیکن خون سے مَس ہونے کی وجہ سے نجس ہو جائے تو جتنا حصّہ نجس ہوا ہے اگرچہ ایک درہم سے کم بھی ہو تو اس کے ہوتے ہوئے نماز نہیں پڑھ سکتا ۔ (مسئلہ ۸۵۹)

۳۔ اگر استر والے لباس پر خون گر کر استر تک پہونچ جائے یا استر پر گرے اور لباس کا اوپری حصہ خون آلود ہو جائے تو ہر ایک کا علیٰحدہ حساب کرنا چاہیئے ۔ لہٰذا اگر استر اور لباس، دونوں کا خون مجموعی طور پر ایک درہم سے کم ہو تو اس لباس کے ساتھ نماز صحیح ہے ۔ (مسئلہ ۸۵۷)

۴۔ اگر ٹوپی اور جرّاب جیسے چھوٹے کپڑے جن سے شرمگاہ نہیں چھپائی جا سکتی نجس ہوں اور اگر وہ مردار اور حرام گوشت جانور سے تیار نہ کئے گئے ہوں تو ان کے ساتھ نماز صحیح ہے ۔ اسی طرح نجس انگوٹھی کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ (مسئلہ ۸۶۱)

۵۔ اگر نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس میں زخم، جراحت یا پھوڑے کا خون لگا ہو اور بدن یا لباس کا پاک کرنا یا لباس تبدیل کرنا اکثر لوگوں[1] کے لئے یا خصوصاً اسی کے لئے مشکل ہو تو اس وقت تک کے لئے جب تک کہ اکثر لوگوں کے لئے یا خصوصاً اسی کے لئے دشوار ہو اس خون کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے ۔ اسی طرح اگر وہ پیپ جو خون کے ساتھ نکل آتی ہے یا وہ دوا جو زخم کے اوپر لگی ہو اور نجس ہو گئی ہو اور وہ اس کے بدن اور لباس پر لگ گئی ہو تب بھی یہی حکم ہوگا ۔ (مسئلہ ۸۴۹)

---

[1] معیار صرف اکثر لوگوں کے لئے باعث مشقت ہونا ہے ۔ (گلپائگانی و اراکی)

نماز پڑھنے والے کی جگہ کیلئے پانچ شرطیں ہیں

۱۔ نماز پڑھنے کی جگہ مباح ہو (غصبی نہ ہو)
۲۔ نماز پڑھنے والے کی جگہ متحرک نہ ہو۔
۳۔ چھت کی اونچائی اتنی کم نہ ہو کہ سیدھا کھڑا نہ ہو سکے۔
۴۔ نماز پڑھنے والے کی جگہ اگر نجس ہو تو اتنی تر نہ ہونی چاہئے کہ اس کی تری لباس اور بدن تک پہونچ جائے۔
۵۔ نماز پڑھنے والے کی سجدہ کرنے کی جگہ اس کے گھٹنوں کی جگہ سے چار انگل سے زیادہ نیچی یا اونچی نہ ہونا چاہئے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ پیشانی رکھنے کی جگہ پیر کی انگلیاں رکھنے کی جگہ سے بھی اس سے (چار انگل سے) زیادہ نیچی یا اونچی نہ ہو[1]

وہ جگہیں جہاں پر نماز پڑھنے کی جگہ غصبی ہونے کی وجہ سے نماز باطل ہے

۱۔ ایسی ملکیت میں نماز باطل ہوگی جس کی منفعت کسی دوسرے کی ملکیت ہو اور اس کے مالک نے نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی ہو مثلاً کرایہ کے مکان میں اگر مالک مکان یا دوسرا کوئی شخص کرایہ دار کی اجازت کے بغیر نماز پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔

۲۔ اگر کسی ملکیت میں دوسرے کا حق بھی ہو مثلاً اگر مرنے والے نے اپنے مال کے ایک تہائی مال کو کسی خاص مصرف میں صرف کرنے کی وصیت کی ہو تو اس وقت تک جب تک ایک تہائی مال الگ نہ کیا جائے اس ملکیت میں نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔ (مسئلہ ۸۶۷)

۳۔ جو شخص مسجد کی کسی جگہ پر بیٹھا ہے اگر کوئی دوسرا شخص اس کی جگہ کو غصب کرے اور وہاں پر نماز پڑھے تو احتیاط واجب کی بناء پر اسے اس نماز کو کسی دوسری جگہ پر ادا کرنا چاہئے[2] (مسئلہ ۸۶۸)

۴۔ اگر کسی شخص کو کسی جگہ کے بارے میں علم ہو کہ غصبی ہے لیکن وہ یہ نہ جانتا ہو کہ غصبی جگہ پر نماز پڑھنا باطل ہے اور وہ اس جگہ پر نماز پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ (مسئلہ ۸۷۰)

۵۔ جو شخص کسی ملکیت میں دوسرے کا شریک ہو اور اس کا حصہ علیحدہ نہ کیا گیا ہو تو وہ اپنے شریک کی اجازت کے بغیر نہ اس میں تصرف کر سکتا ہے اور نہ ہی نماز پڑھ سکتا ہے۔ (مسئلہ ۸۷۲)

۶۔ میت کے جس مال میں خمس یا زکوٰۃ دینا باقی ہو تو خمس یا زکوٰۃ ادا کئے بغیر اس میں تصرف حرام اور نماز باطل ہے۔ (مسئلہ ۸۷۵)

۷۔ ایسی وسیع زمین میں نماز پڑھنے اور بیٹھنے اور سونے میں کوئی حرج نہیں ہے جو گاؤں سے دور ہو اور جانوروں کی چراگاہ ہو خواہ اس کے مالک راضی نہ ہوں اور وہ کھیتی والی زمین بھی جو گاؤں سے قریب ہوں اور ان کے گرد چار دیواری نہ ہو اگرچہ ان کے مالکوں میں بچے اور دیوانے ہوں تو ان میں نماز پڑھنے گزرنے اور ایسے جزئی تصرفات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ اگر اس کے مالکوں میں سے کوئی ایک بھی راضی نہ ہو تو اس میں تصرف حرام اور نماز باطل ہوگی[3] (مسئلہ ۸۷۹)

---

[1] آیت اللہ اراکی مدظلہ کے نزدیک پیروں کی جگہ اور سجدہ کی جگہ میں چار بند انگلیوں سے زیادہ کا فاصلہ نہ ہونا چاہئے اور آیت اللہ گلپائگانی کے یہاں اور نماز کی جگہ اور انگلیوں کی جگہ سے اور وہاں سجدہ کی جگہ میں چار بند انگلیوں سے زیادہ کا فاصلہ نہ ہونا چاہئے۔

[2] بیٹھا ہو یا کوئی چیز رکھ دی ہو اور دوسرا وہاں پر اس کی جگہ کو غصب کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔ (آیت اللہ گلپائگانی)

[3] ایسی وسیع زمین میں اگر لوگوں کے لئے نماز پڑھنے کے لئے وہاں جانے میں دشواری ہو تو بغیر مالک کی اجازت کے نماز پڑھی جا سکتی ہے (گلپائگانی)

[3] چاہے اس کے مالک راضی نہ بھی ہوں پھر بھی نماز پڑھنا، بیٹھنا، سونا بے اشکال ہے چاہے اس کے مالکوں میں بچے اور دیوانے بھی ہوں اور گزرنا جزئی تصرفات بھی جائز ہیں (اراکی)۔ لیکن اگر کسی ایک مالک کی ناراضگی کا علم ہو جائے تو بنا بر احتیاط واجب (اراکی کے یہاں) اور بنا بر احوط (گلپائگانی کے یہاں) نماز نہیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

نماز پڑھنے والے کی جگہ کے احکام

۱۔ نماز پڑھنے والے کی جگہ کو متحرک نہیں ہونا چاہئے۔ اور وقت کی کمی یا کسی دوسری وجہ سے اگر کوئی شخص متحرک جگہ مثلاً موٹر اور پانی کے جہاز اور ٹرین وغیرہ میں نماز پڑھنے پر مجبور ہو تو جہاں تک ممکن ہو حرکت کی حالت میں کچھ نہ پڑھے اور یہ سواریاں قبلہ کی سمت سے کسی دوسری طرف مڑ جائیں تو نماز پڑھنے والے کو قبلہ کی طرف مڑ جانا چاہئے (مسئلہ ۸۸۰)

۲۔ موٹر اور پانی کے جہاز اور ٹرین اور اسی کے مانند دوسری سواریاں جبکہ وہ کھڑی ہوں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور یا یہ کہ یہ سواریاں چل رہی ہوں لیکن ان کی حرکت ایسی ہو کہ نماز پڑھنے والے کے بدن کے ڈانواں ڈول ہونے کا باعث نہ ہو تو بھی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مسئلہ ۸۸۱)

۳۔ گیہوں اور جو اور اس قسم کے ڈھیر جن پر بغیر حرکت کے ٹھہرنا ممکن نہیں ہوتا ان پر نماز باطل ہے۔ (مسئلہ ۸۸۲)

۴۔ ایسی جگہ جہاں پر ٹھہرنا حرام ہو مثلاً ایسی چھت جو گرنے والی ہو اس کے نیچے نماز نہ پڑھنی چاہئے لیکن اگر نماز پڑھ لے تو باطل نہیں ہوگی اور اسی طرح وہ چیزیں جن پر کھڑا ہونا اور بیٹھنا حرام ہے مثلاً وہ فرش (قالین) جس پر اللہ کا نام لکھا ہوا ہو تو اس پر نماز نہیں پڑھنا چاہئے لیکن اگر پڑھ لے تو صحیح ہے (مسئلہ ۸۸۳)

۵۔ وہ جگہ جہاں سجدہ کے لئے پیشانی رکھنی ہے اگر نجس ہو تو نماز باطل ہوگی خواہ وہ خشک ہی کیوں نہ ہو اور احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے کی پوری جگہ نجس نہ ہو۔

۶۔ نامحرم مرد اور عورت کا تنہائی میں ایک جگہ پر ہونا مکروہ[۱] ہے اور ایسا نہ کرنے کیلئے بہت زیادہ احتیاط کرنا چاہئے۔ اور احتیاط یہ ہے کہ ایسی جگہ پر نماز نہ پڑھی جائے لیکن اگر ان میں سے کوئی پڑھ لے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔ (مسئلہ ۸۸۹)

توجہ: چونکہ اس سبق میں نسبتاً مسائل کم ہیں اس لئے استاد کو (اگر وقت ہو) پچھلے اسباق کے مسائل کو دہرانا چاہئے اور ان کی وضاحت کرنی چاہئے۔

---

[۱] حرام ہے اور ایسی جگہ نماز بھی صحیح نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا نامحرم آجائے تو نماز میں اشکال نہیں ہے۔ (آیت اللہ گلپائگانی)

۱۔ مسجد کی زمین اور اس کی چھت کے اوپری اور اندرونی حصے اور دیواروں کے اندرونی حصوں کو نجس کرنا حرام ہے اور جس شخص کو مسجد کے نجس ہو جانے کا علم ہو جائے تو اس کو فوراً اس کی نجاست دور کرنا چاہئیے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ مسجد کی دیوار کے باہری حصے کو بھی نجس نہ کیا جائے اور اگر نجس ہو جائے تو اس کی نجاست کو دور کرنا چاہئیے لیکن اگر مسجد کو وقف کرنے والے نے اس حصے کو مسجد کا جزو قرار دیا ہو تب یہ حکم نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۹۰۰)

۲۔ اگر کوئی شخص یہ دیکھے کہ مسجد نجس پڑی ہے تو اس کو چاہئیے کہ پہلے مسجد کو پاک کرے اور اس کے بعد نماز پڑھے اور اگر اس نے پہلے نماز پڑھ لی تو اس نے گو کہ گناہ کیا لیکن اس کی نماز صحیح ہوگی۔ (مسئلہ ۷۵۴)

۳۔ اگر مسجد کو غصب کر لے اور اس کی جگہ پر اس طرح مکان وغیرہ بنا لیا جائے کہ پھر اس کو مسجد نہ کہا جائے تب بھی احتیاط واجب کی بناء پر اس کو نجس کرنا حرام اور اس کا پاک کرنا واجب ہے۔[۱] (مسئلہ ۹۰۳)
(۱۔ آیت... اراکی و گلپایگانی کا بھی یہی حکم ہے لیکن بنابر احتیاط نہیں بلکہ اصل حکم یہی ہے)

۴۔ اگر مسجد کی چٹائی نجس ہو جائے تو احتیاط واجب کی بناء پر اسے پاک کرنا چاہئیے لیکن اگر پاک کرنے سے چٹائی کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو اور نجس حصے کا کاٹنا بہتر ہو تو اس کو کاٹ دینا چاہئیے اور اگر نجس کرنے والا ہی چٹائی کو کاٹے تو اسی کو خود ٹھیک بھی کرنا چاہئیے۔[۲] (مسئلہ ۹۰۵)
(۲۔ اگر نجس کرنے والا ہی کاٹے تو اسی سے اختصاص کا حکم آیت اللہ گلپایگانی کے یہاں نہیں ملتا)

۵۔ عین نجس چیز مثلاً خون کا مسجد میں لے جانا اگر مسجد کی بے حرمتی کا سبب بنے تو حرام ہے۔[۳] اور اسی طرح نجس شدہ چیز کا مسجد میں لے جانا اگر مسجد کی بے حرمتی کا سبب بنے تو وہ بھی حرام ہے۔ (مسئلہ ۹۰۶) (۳۔ اگر بے حرمتی کا سبب نہ ہو تب بھی عین نجس کا بنابر احتیاط مستحب مسجد میں لے جانا درست نہیں ہے) (گلپایگانی)

۶۔ اگر مسجد منہدم بھی ہو جائے تو اس کو فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ملکیت میں داخل کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کو راستہ (سڑک) میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ (مسئلہ ۹۰۹)

۷۔ مسجد کے دروازوں اور کھڑکیوں اور مسجد کی دوسری چیزوں کا بیچنا حرام ہے۔ اور اگر مسجد منہدم ہو جائے تو ان چیزوں کو اسی مسجد کی تعمیر میں لگانا چاہئیے اور اگر یہ چیزیں اس مسجد کے کام کی نہ ہوں تو انھیں دوسری مسجد میں کام میں لانا چاہئیے اور اگر کسی بھی مسجد کے کام نہ آسکیں تو ان کو فروخت کیا جا سکتا ہے اور ان کی رقم کو اگر ممکن ہو تو اسی مسجد کی مرمت میں ورنہ کسی اور مسجد کی مرمت میں لگانا چاہئیے۔ (مسئلہ ۹۱۰)

۸۔ مسجد میں انسان اور جانور جیسی ذی روح (جاندار) چیزوں کی تصویریں نہیں بنانا چاہئیے۔ اور غیر جاندار چیزوں کی مثلاً گل بوٹے کی تصویریں بنانا مکروہ ہے۔[۴] (مسئلہ ۹۰۸) (۴۔ آیت اللہ گلپایگانی واراکی نے اس مسئلہ سے تعرض نہیں فرمایا۔)

امام خمینیؒ سے استفتاء

اگر کوئی شخص مسجد میں پسینہ میں تر پاؤں کے ساتھ داخل ہو جس سے مسجد کا فرش گندہ ہو جائے اور اگر پسینہ کی اس بدبو سے لوگوں کو تکلیف ہو تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جواب: اگر مسجد کا فرش گندہ ہو جائے اور مومنین کو اس سے اذیت پہونچے تو اس سے اجتناب (پرہیز) کرنا چاہئیے۔

مرد اور عورت کے لئے روزانہ کی واجب نمازوں سے پہلے اذان اور اقامت کا کہنا مستحب ہے۔[1] (مسئلہ ۹۱۶)

اذان

اَللّٰهُ اَکْبَرُ	۴ مرتبہ
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	۲ مرتبہ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ	۲ مرتبہ
اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ[2]	۲ مرتبہ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ	۲ مرتبہ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	۲ مرتبہ
حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ	۲ مرتبہ
اَللّٰهُ اَکْبَرُ	۲ مرتبہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	۲ مرتبہ

اقامت

اَللّٰهُ اَکْبَرُ	۲ مرتبہ
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	۲ مرتبہ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ	۲ مرتبہ
اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ[3]	۲ مرتبہ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ	۲ مرتبہ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	۲ مرتبہ
حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ	۲ مرتبہ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ	۲ مرتبہ
اَللّٰهُ اَکْبَرُ	۲ مرتبہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	۱ مرتبہ

واجبات نماز گیارہ چیزیں ہیں

۱۔ نیت
۲۔ قیام
۳۔ تکبیرۃ الاحرام (یعنی نیت کے بعد فوراً اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہنا۔)
۴۔ رکوع
۵۔ سجدے
۶۔ قرائت
۷۔ ذکر
۸۔ تشہد
۹۔ سلام
۱۰۔ ترتیب
۱۱۔ موالات (یعنی نماز کے افعال کا پے در پے بجا لانا)

---

[1] اذان واقامت کا ان کی بے حد اہمیت کی وجہ سے بیان کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ مستحب ہیں۔ [2] و [3] اشھد ان علیاً ولی اللہ اذان واقامت کا جزو نہیں ہے لیکن بہتر ہے اشھد ان محمداً رسول اللہ کے بعد قربت کی نیت سے کہہ جائے (مسئلہ ۹۱۹)

واجبات نماز کی دو قسمیں ہیں

۱۔ رکن : رکن نماز کے وہ واجبات ہیں جن کو اگر کوئی شخص جان بوجھ کر یا غلطی سے بجا نہ لائے یا کم یا زیادہ کرے تو اس کی نماز باطل ہوجائے گی۔

۲۔ غیر رکن : وہ واجبات جو رکن کے علاوہ ہیں ان کو اگر کوئی شخص جان بوجھ کر کم یا زیادہ کردے تو اس کی نماز باطل ہوجائے گی لیکن اگر غلطی سے واجبات کم یا زیادہ ہوجائیں تو نماز باطل نہیں ہوگی۔

نماز کے پانچ رکن ہیں

۱۔ نیّت

۲۔ تکبیرۃ الاحرام یعنی (نیت کے فوراً بعد) نماز شروع کرتے وقت پہلے "اللہ اکبر" کہنا۔

۳۔ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت کا قیام اور رکوع سے فوراً قبل کا قیام یعنی رکوع میں جانے سے پہلے سیدھا کھڑا ہونا۔

۴۔ رکوع۔

۵۔ دونوں سجدے ایک رکعت کے۔

(مسئلہ ۹۴۲)

۱۔ نیّت

نیت کی قسمیں

صحیح

۱۔ قربت کی نیت سے : انسان کو نماز قربت کی نیت سے یعنی خدا کے حکم کو بجالانے کے لئے پڑھنا چاہئے اور نیت کا دل میں دہرانا یا مثلاً زبان سے یہ کہنا ضروری نہیں ہے کہ "ظہر کی چار رکعت نماز پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ" [۱] (مسئلہ ۹۴۳)

۲۔ انسان کو چاہئے کہ نماز میں شروع سے آخر تک اپنی نیت پر باقی رہے۔ (مسئلہ ۹۴۵)

باطل

۱۔ نیت کے بعد دوران نماز (غافل ہونا) : یعنی اگر کوئی شخص نماز کے دوران اتنا غافل ہوجائے کہ اگر اس سے یہ پوچھا جائے کیا کررہے ہو تو اسے پتہ ہو کہ کیا کہنا چاہئے تو ایسے شخص کی نماز باطل ہوگی۔ (مسئلہ ۹۴۵)

۲۔ نماز کی قسم معین نہ کی جائے، مثلاً اگر کوئی شخص ظہر یا عصر کی چار رکعت نماز پڑھنے کی نیت کرے اور یہ معین نہ کرے کہ ظہر کی نماز پڑھ رہا ہے یا عصر کی تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ (مسئلہ ۹۴۴)

۳۔ اگر کوئی ریاکاری کرے (یا دکھاوا کرے)

۱۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھے (یعنی صرف لوگوں کے لئے نماز پڑھے)

۲۔ خدا اور لوگوں کو دکھانا دونوں باتیں اس کی نظر میں ہوں۔ (مسئلہ ۹۴۶)

۳۔ اگر نماز کا کوئی حصہ بھی غیر خدا کے لئے بجالایا ہو تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ خواہ وہ نماز کا واجب حصہ ہو مثلاً سورۂ حمد اور دوسرا سورہ یا نماز کا مستحب [۲] حصہ ہو مثلاً قنوت۔

۴۔ اگر کوئی شخص پوری نماز اللہ کے لئے پڑھے لیکن لوگوں کو دکھانے کیلئے کسی مخصوص جگہ مثلاً مسجد یا کسی مخصوص وقت مثلاً اول وقت نماز یا مخصوص طریقہ سے مثلاً جماعت سے نماز پڑھے تب بھی اس کی نماز باطل ہوگی۔ (مسئلہ ۹۴۷)

---

[۱] بلکہ نماز احتیاط میں بنا بر احتیاط واجب زبان سے نہ کہنا چاہئے (آیت ا... گلپایگانی)

[۲] لیکن اگر مستحب میں ریاکاری کی ہے تو بنا بر احتیاط واجب اس نماز کو تمام کرکے پھر دوبارہ نماز پڑھے۔ (گلپایگانی)

۲۔ تکبیرۃ الاحرام

تکبیرۃ الاحرام کے صحیح ہونے کی شرطیں

۱۔ "اَللّٰہُ" اور "اَکْبَرُ" کے الفاظ اور دونوں کلموں "اللّٰہ اَکْبَر" کو یکے بعد دیگرے کہے (مسئلہ ۹۴۸)

۲۔ (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کو صحیح عربی میں ادا کرنا چاہیئے۔

۳۔ احتیاط واجب کی بناء پر تکبیرۃ الاحرام کو اس سے پہلے پڑھی جانے والی چیز مثلاً اقامت سے ملا کر نہیں کہنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۹۴۹)

۴۔ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت بدن متحرک نہ ہونا چاہیئے۔ (مسئلہ ۹۵۱)

نوٹ اگر کوئی انسان "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کو اس کے بعد پڑھی جانے والی چیز مثلاً "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے ساتھ ملا کر کہنا چاہے تو "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کی "ر" کو پیش کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۹۵۰)

۳۔ قیام (یعنی کھڑا ہونا)

قیام دو طرح کے ہیں

رکن
- تکبیرۃ الاحرام کے کہنے کے وقت کا قیام۔
- رکوع سے پہلے کا قیام جو رکوع سے متصل قیام کہلاتا ہے۔

غیر رکن
- سورۂ حمد اور دوسرا سورہ پڑھنے کے وقت کا قیام۔
- رکوع کے بعد کا قیام۔ (مسئلہ ۹۵۸)

قیام کے واجبات

۱۔ تکبیر کہنے سے پہلے اور اس کے بعد تھوڑی دیر کھڑا رہنا واجب ہے تاکہ اس کو یقین ہو کہ کھڑے ہونے کی حالت میں (حالت قیام میں) تکبیر کہی ہے۔ (مسئلہ ۹۵۹)

۲۔ قیام کی حالت میں بدن کو حرکت نہ دینا چاہیئے۔

۳۔ (قیام کی حالت میں) کسی طرف جھکنا نہیں چاہیئے۔

۴۔ (قیام کی حالت میں) کسی چیز کا سہارا نہیں لینا چاہیئے لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے یا رکوع میں جاتے وقت پیروں کو حرکت دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مسئلہ ۹۶۱)

۵۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ قیام کی حالت میں دونوں پیر زمین پر ہونا چاہیئے۔[۱] (مسئلہ ۹۶۳)

۶۔ پیروں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہونا چاہیئے۔ جو شخص ٹھیک سے کھڑا ہو سکتا ہے اگر وہ پیروں کو اتنا پھیلا دے کہ وہ اس کے کھڑے ہونے کی حالت حسب معمول نہ ہو تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ (مسئلہ ۹۶۴)

مستحب ہے کہ پیروں کے درمیان تین کھلی ہوئی انگلیوں سے لے کر ایک بالشت تک فاصلہ رکھا جائے (اگر مرد ہو) اور اگر عورت ہو تو دونوں پیروں کو ملا کر رکھنا مستحب ہے۔ (مسئلہ ۹۷۷)

☆☆☆ اگر کوئی شخص حالت حرکت میں کوئی ذکر کرے مثلاً رکوع یا سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہے تو اس صورت میں اگر وہ یہ ذکر اس ارادہ سے کرے کہ اس کا نماز میں حکم دیا گیا ہے[۲] تو احتیاطاً اس کو نماز دوبارہ پڑھنا چاہیئے۔ اور اگر اس ارادہ سے اس نے نہیں کہا ہے بلکہ صرف ذکر کرنا مقصود تھا تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔ (مسئلہ ۹۶۶)

---

[۱] آیت اللہ اراکی کا بھی یہی حکم ہے۔ مگر بر بنائے احتیاط نہیں ہے۔

[۲] نماز کی صحت محل اشکال ہے (آیت۔۔۔ اراکی)

۴۔ رکوع

رکوع کے احکام

رکوع

۱۔ (ہر رکعت میں قرائت کے بعد) اتنا جھکنا چاہئیے کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ سکے۔ (مسئلہ ۱۰۲۲)

☆ اگر کوئی شخص رکوع کی حد تک جھکے تو لیکن دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر نہ رکھے تو کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۱۰۲۳)

۲۔ اگر کوئی شخص بیٹھ کر رکوع کرتا ہے تو اسے اتنا جھکنا چاہئیے کہ اس کا چہرہ گھٹنوں کے روبرو ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ اس کا چہرہ سجدہ گاہ کے نزدیک پہونچ جائے (مسئلہ ۱۰۲۷)

رکوع کا ذکر

۱۔ انسان رکوع میں جو ذکر بھی پڑھے کافی ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کی مقدار تین مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ" یا ایک مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ" سے کم نہ ہو۔[۱] (مسئلہ ۱۰۲۸)

۲۔ رکوع میں واجب ذکر کرتے وقت بدن ساکن ہونا چاہئیے اور اگر مستحب ذکر کو بھی رکوع کے لئے بیان کئے گئے ذکر کے ارادے سے کہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ بدن کا ساکن رہنا ضروری ہے۔ (مسئلہ ۱۰۳۰)

۳۔ اگر کوئی شخص رکوع کی مقدار بھر جھکنے اور بدن کے ساکن ہونے سے پہلے جان بوجھ کر رکوع کے ذکر کو کہے تو اس کی نماز باطل ہے۔[۲] (مسئلہ ۱۰۳۲)

۵۔ سجدے

سجدوں کے احکام

سجدے

۱۔ سجدہ یہ ہے کہ پیشانی اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھوں کے سرے زمین پر رکھے۔ (مسئلہ ۱۰۴۵)

۲۔ اگر سجدہ میں ذکر کرتے وقت ساتوں اعضاء میں سے کسی ایک کو بھی جان بوجھ کر زمین سے اٹھالے تو نماز باطل ہو جائے گی۔[۳] لیکن جس وقت سجدہ کے ذکر میں مشغول نہ ہو اس وقت پیشانی کے علاوہ کسی دوسرے عضو کو زمین سے اٹھا کر دوبارہ رکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۰۵۴)

سجدوں کا ذکر

۱۔ سجدے میں جو بھی ذکر کرے کافی ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کی مقدار تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ یا ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ سے کم نہ ہو۔[۴]

۲۔ پہلے سجدہ کا ذکر ختم ہو جانے کے بعد بیٹھنا چاہئیے یہاں تک کہ بدن ساکن ہو جائے اس کے بعد دوبارہ سجدے میں جانا چاہئیے۔ (مسئلہ ۱۰۵۶)

۳۔ پیشانی اور اس چیز کے درمیان جس پر سجدہ کیا جا رہا ہے کوئی چیز حائل نہ ہونا چاہئیے۔ لہٰذا اگر سجدہ گاہ پر اتنا میل ہو کہ پیشانی خود سجدہ گاہ تک نہ پہونچ سکے تو سجدہ باطل ہوگا لیکن اگر مثلاً سجدگاہ کا رنگ بدل گیا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۰۶۰)

(یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ رکوع اور سجدوں کے بعض مسائل مشترک ہیں)

---

[۱] حکم یہی ہے مگر بنا بر احتیاط واجب نہیں ہے (آیت ا... اراکی)۔ احتیاط یہ ہے کہ تین مرتبہ سبحان اللّٰہ یا ایک مرتبہ سبحان ربّی العظیم وبحمدہ کہا جائے اور سزاوار ہے کہ بقدر امکان اس احتیاط پر عمل کیا جائے۔ اگرچہ مطلق ذکر تسبیح تحمید تہلیل کافی ہے بشرطیکہ تین مرتبہ سبحان اللّٰہ یا ایک مرتبہ سبحان ربّی العظیم وبحمدہ کے مقدار سے کم نہ ہو۔ تنگی وقت اور مجبوری کی صورت میں صرف ایک مرتبہ سبحان اللّٰہ کافی ہے۔ (آیت ا... گلپایگانی)

[۲] اور ایسا کہنے پر رکوع میں جانے کے بعد اور بدن کے ساکن ہونے کے بعد دوبارہ ذکر کرے اور بنا بر احتیاط واجب نماز کو تمام کرکے دوبارہ پڑھے ہاں اگر پہلے ہی ذکر پر اکتفا کرے تو نماز باطل ہے۔ [۳] بنا بر احتیاط واجب تمام اعضا کے سکون کے بعد دوبارہ ذکر واجب کو کہے اور نماز تمام کرکے پھر سے اعادہ کرے (آیت ا... گلپایگانی)

[۴] حکم یہی ہے مگر بنا بر احتیاط واجب نہیں ہے (آیت ا... اراکی)۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ تین مرتبہ سبحان اللّٰہ یا ایک مرتبہ سبحان ربّی الاعلیٰ وبحمدہ کہے یا دوسرا ذکر جو اسی کے برابر ہو جیسا کہ رکوع میں کہا گیا۔ (آیت ا... گلپایگانی)

۶ و ۷ قرائت اور ذکر

قرائت اور ذکر کے احکام

پہلی اور دوسری رکعت

۱۔ روزانہ کی واجب نمازوں میں پہلی اور دوسری رکعت میں پہلے سورۂ الحمد اور اس کے بعد ایک پورا سورہ پڑھنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۹۷۸)

☆ اور مستحب نمازوں میں سورۂ الحمد کا پڑھنا واجب اور نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے لیکن اس کے بعد کا سورہ واجب نہیں ہے البتہ اگر کوئی نذر کرلے یا اسی کی طرح کوئی دوسری بات ہو تو دوسرا سورہ واجب ہوجائے گا۔[۱] (تحریر الوسیلہ۔ جلد اول۔ مسئلہ ۲۔ صفحہ ۱۶۵)

۲۔ مرد پر صبح اور مغرب اور عشاء کی نمازوں میں پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد اور دوسرے سورہ کو بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے۔ اور ظہر اور عصر کی نمازوں میں مرد اور عورت دونوں پر سورۂ الحمد اور دوسرے سورہ کو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (مسئلہ ۹۹۲)

۳۔ اگر کوئی شخص جہاں بلند آواز سے نماز پڑھنا چاہیئے جان بوجھ کر آہستہ پڑھے یا جہاں آہستہ پڑھنا چاہیئے وہاں جان بوجھ کر بلند آواز سے پڑھے تو اس کی نماز باطل ہوجائے گی۔ لیکن اگر بھولے سے یا مسئلہ کے نہ جاننے کی وجہ سے ایسا ہو تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔ (مسئلہ ۹۹۵)

تیسری اور چوتھی رکعت

۱۔ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ الحمد یا تین مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی تین مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" پڑھے اور اگر صرف ایک مرتبہ بھی تسبیحات اربعہ پڑھ لے تو کافی ہے۔ اور یہ بھی کر سکتا ہے کہ ایک رکعت میں سورۂ الحمد اور دوسری رکعت میں تسبیحات اربعہ پڑھے اور بہتر یہ ہے[۲] کہ اگر جماعت سے نماز پڑھ رہا ہو تو دونوں رکعتوں میں تسبیحات اربعہ پڑھے اور اگر نماز فرادیٰ پڑھ رہا ہو تو کوئی فرق نہیں ہوگا (یعنی یا سورہ الحمد پڑھے یا تین مرتبہ تسبیحاتِ اربعہ) (مسئلہ ۱۰۰۵)

۲۔ اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو تسبیحات اربعہ ایک مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۰۰۶)

۳۔ مرد اور عورت دونوں پر واجب ہے کہ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعتوں میں سورۂ الحمد یا تسبیحاتِ اربعہ کو آہستہ پڑھیں۔ (مسئلہ ۱۰۰۷)

نوٹ : اس سبق کے آخر میں سورۂ الحمد اور دوسرے سورے اور نماز کے دوسرے اذکار کے بارے میں سوالات کرنا چاہیئے اور ان میں غلطیوں کی تصحیح کرنا چاہیئے۔

---

[۱] مستحبی نماز چاہے نذر کی وجہ سے واجب ہوجائے سورہ کا پڑھنا پھر بھی واجب نہیں ہے۔ ہاں بعض مستحبی نمازوں میں (جیسے نمازِ وحشت) مخصوص سورے ہیں اگر اس نماز کو اسی دستور کے مطابق پڑھنا چاہے تو پھر اسی سورہ کو پڑھے (آیت ا... گلپایگانی و آیت ا... اراکی)

[۲] اور بہتر ہے کہ دونوں رکعتوں میں تسبیحات اربعہ ہی پڑھے۔ (آیت ا... گلپایگانی و اراکی)

۸۔ تشہد
تمام واجب نمازوں کی دوسری اور مغرب کی تیسری اور ظہر و عصر و عشاء کی چوتھی رکعت میں بھی دوسرے سجدے کے بعد انسان کو بیٹھ جانا چاہیے اور بدن کے ساکن ہونے کی حالت میں تشہد پڑھنا چاہیے یعنی یہ کہے : اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (مسئلہ ۱۱۰۰)

۹۔ سلام
آخری رکعت میں تشہد کے بعد مستحب ہے کہ بیٹھے ہونے اور بدن کے ساکن ہونے کی حالت میں کہے : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور اس کے بعد واجب ہے یا کہے : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اور احتیاط[۱] واجب کی بناء پر وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کا اضافہ کرے یا کہے : اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ (مسئلہ ۱۱۰۵)

۱۰۔ ترتیب
اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز کی ترتیب بدل دے مثلاً (دوسرے) سورہ کو سورۂ الحمد سے پہلے پڑھ لے[۲] یا اگر جان بوجھ کر یا بھولے سے کسی رکن کے بجائے اس کے بعد والے رکن کو بجا لائے مثلاً رکوع کرنے سے پہلے دو سجدے کرے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی (مسئلہ ۱۱۰۸)

۱۱۔ موالات
ہر شخص کو چاہیے کہ وہ نماز کو موالات کے ساتھ پڑھے۔ یعنی نماز کے افعال مثلاً رکوع اور سجدے اور تشہد کو پے در پے بجا لانا چاہیے اور نماز میں پڑھی جانے والی چیزوں کو معمول کے مطابق ایک دوسرے کے فوراً بعد پڑھے اور اگر ان کے درمیان اتنا فاصلہ دے دے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز باطل ہے اگرچہ بھولے سے ایسا ہوا ہو۔ (مسئلہ ۱۱۱۴)

☆ اگر کوئی شخص[۳] جان بوجھ کر نماز میں اس کے حروف اور کلمات کے درمیان فاصلہ دے دے اور یہ فاصلہ اتنا نہ ہو کہ اس سے نماز کی شکل بگڑ جائے تو احتیاط واجب کی بناء پر اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اگر بھول کی وجہ سے ہو تو اگر بعد کے رکن کو شروع نہیں کیا ہے تو ان حروف اور کلمات کو دوبارہ معمول کے مطابق پڑھے لیکن اگر بعد والے رکن کو شروع کر دیا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ (مسئلہ ۱۱۱۵ اور تحریر الوسیلہ)

مستحبات

۱- تمام واجب اور مستحب نمازوں میں دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے۔

۲- مستحب ہے کہ ہر شخص نماز کے بعد کچھ دعائیں وغیرہ پڑھے اور تمام تعقیبات سے پہلے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح (۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ) کے لئے بیان کیا گیا ہے۔

۳- جب بھی انسان پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ) کا نام یا لقب یا کنیت کا ذکر کرے یا سنے تو مستحب ہے کہ صلوات پڑھے اگرچہ نماز کی حالت ہی میں کیوں نہ ہو۔

---

[۱] السلام علیکم کے بعد رحمۃ اللہ و برکاتہ کا اضافہ واجب نہیں احوط استحبابی ہے (آیت ا... اراکی)
[۲] اگر سورہ کو حمد سے پہلے پڑھ لے تو احتیاط واجب ہے کہ حمد کے بعد دوبارہ پھر پڑھے اور نماز کو تمام کر کے اعادہ کرے (آیت ا... گلپایگانی)
[۳] حکم عمدی کا ذکر دونوں کے یہاں نہیں ہے۔ سہواً میں حضرت گلپایگانی نے اضافہ فرمایا ہے کہ اگر تکبیرۃ الاحرام میں سہواً کلمات کے درمیان اتنا فاصلہ کر دیں کہ صورت تکبیر سے خارج ہو جائے تو نماز باطل ہے

سجدہ کن چیزوں پر صحیح ہے

۱۔ سجدہ زمین پر اور ان چیزوں پر جو زمین سے اگتی ہیں اور کھانے اور پہننے کے کام نہیں آتیں ہو سکتا ہے۔ مثلاً لکڑی اور درخت کے پتے۔ (مسئلہ ۱۰۷۶)

۲۔ ان چیزوں پر سجدہ ہو سکتا ہے جو زمین سے اگتی ہیں اور جانوروں کی خوراک ہیں مثلاً چارہ اور گھاس (مسئلہ ۱۰۷۹)

۳۔ ان پھولوں پر سجدہ صحیح ہے جو کھائے نہیں جاتے۔ (مسئلہ ۱۰۷۹)

۴۔ چونے کا پتھر

۵۔ گچ کا پتھر

۶۔ گچ "

۷۔ پکا ہوا چونا

۸۔ اینٹ

۹۔ مٹی کا کوزہ یا اسی طرح کی دوسری چیزیں۔ (مسئلہ ۱۰۸۱)

۱۰۔ کیچڑ اور ڈھیلی مٹی جس پر پیشانی ساکن نہیں رہتی اگر پیشانی کچھ نیچے جانے کے بعد ساکن ہو جائے تو سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۰۸۵)

۱۱۔ اگر کاغذ ایسی چیزوں سے بنا ہوا ہو کہ جن پر سجدہ صحیح ہے مثلاً گھاس تو اس پر سجدہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کاغذ پر بھی سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جو روئی وغیرہ سے بنا ہو۔

کن چیزوں پر سجدہ صحیح نہیں ہے۔

۱۔ کھانے کی چیزیں۔

۲۔ پہننے کی چیزیں۔

۳۔ معدنیات (مثلاً سونا چاندی عقیق اور فیروزہ) (احتیاط واجب کی بنا پر) (مسئلہ ۱۰۷۷)

۴۔ درخت مو (انگور) کے پتوں پر اگر وہ تازہ ہوں۔ (مسئلہ ۱۰۷۹)

۵۔ ایسی دوائیں جو زمین سے اگتی ہوں اور کھائی جاتی ہوں (مثلاً گل بنفشہ اور گل گاؤ زبان) (مسئلہ ۱۰۷۹)

۶۔ ایسی گھاس جو بعض مقامات پر کھائی جاتی ہو لیکن بعض مقامات پر نہ کھائی جاتی ہوں۔

۷۔ کچے پھل پر سجدہ صحیح نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۰۸۰)

سجدہ کے لئے تمام چیزوں سے بہتر حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کی مٹی ہے۔ اور اس کے بعد مٹی۔ اور مٹی کے بعد پتھر اور پتھر کے بعد گھاس ہے۔ (مسئلہ ۱۰۸۳)

قال الصادق علیہ السلام: افضل الارض تربۃ سید الشہداء انّ السجود علی تربۃ ابی عبد اللہ (ع) یخرق الحجب السبع۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زمینوں میں سب سے بہتر زمین تربت امام حسین علیہ السلام ہے۔ بالتحقیق تربت امام حسین علیہ السلام پر سجدہ سات پردوں کو چاک کر دیتا ہے (جواہر البیان جلد ۸، صفحہ ۲۳۷)

۱؎ حالت اختیار میں گچ، چونا، پختہ اینٹ، مٹی کا کوزہ اور اس کے مانند چیزوں پر سجدہ جائز نہیں ہے۔ (آیت ا... گلپایگانی و اراکی)

۲؎ کیچڑ اور ڈھیلی مٹی جس پر پیشانی ساکن نہیں رہتی اس پر سجدہ جائز نہیں ہے۔ (آیت ا... اراکی و گلپایگانی)

۳؎ روئی سے بنے کاغذ پر سجدہ صحیح نہیں ہے۔ (گلپایگانی)

نماز کو باطل کرنیوالی چیزیں

بارہ چیزیں نماز کو باطل کردیتی ہیں۔

۱۔ نماز کے دوران نماز کی شرطوں میں سے کوئی ایک شرط باقی نہ رہے مثلاً نماز کے دوران معلوم ہوجائے کہ نماز پڑھنے کی جگہ غصبی ہے۔ (مسئلہ ۱۱۲۶)

۲۔ یہ کہ نماز کے دوران جان بوجھ کر یا بھولے سے یا مجبوراً وضو یا غسل کو باطل کرنے والی کوئی فعل صادر ہوجائے مثلاً پیشاب نکل جائے (مسئلہ ۱۱۲۶)

۳۔ یہ کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھے (یعنی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھے) (مسئلہ ۱۱۲۹ کے بعد)

۴۔ یہ کہ سورۂ الحمد پڑھنے کے بعد کوئی "آمین" کہے۔ (مسئلہ ۱۱۳۰ کے بعد)

۵۔ یہ کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر یا بھولے سے قبلہ کی طرف پیٹھ کرلے یا قبلہ کی داہنی طرف یا قبلہ کی بائیں طرف مڑ جائے بلکہ اگر جان بوجھ کر اتنا بھی مڑ جائے کہ اس کو قبلہ رخ نہ کہا جائے تو اس کی نماز باطل ہوجائے گی خواہ وہ داہنی یا بائیں سمت تک نہ پہونچا ہو۔ (مسئلہ ۱۱۳۰ کے بعد)

۶۔ یہ کہ جان بوجھ کر کوئی ایسا لفظ کہنا اور اس لفظ سے کسی معنی کا ارادہ کرنا، چاہے اس لفظ کے معنی نہ بھی ہوں اور وہ ایک حرف ہی کیوں نہ ہو بلکہ اگر معنی کا ارادہ نہ بھی ہو تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر دوبارہ نماز پڑھی چاہیے جبکہ وہ کلمہ دو یا دو سے زیادہ حروف[۱] والا ہو۔ البتہ اگر بھولے سے کہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی (مسئلہ ۱۱۳۱)

۷۔ یہ کہ نماز پڑھنے میں آواز کے ساتھ اور جان بوجھ کر ہنسنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ اور بھولے سے[۲] آواز کے ساتھ ہنسنے اور زیر لب ہنسنے سے نماز باطل نہیں ہوگی۔ (مسئلہ ۱۱۵۰ کے بعد)

۸۔ یہ کہ دنیادی کاموں کے لئے نماز کے دوران جان بوجھ کر کوئی شخص آواز سے گریہ کرے۔

۹۔ یہ کہ وہ کام جو نماز کی شکل وصورت کو ختم کردے مثلاً تالی بجانا یا اچھلنا کودنا یا اسی قسم کے دوسرے کام کرنا خواہ وہ کام کم ہو یا زیادہ جان بوجھ کر ہو یا بھولے سے۔ لیکن ایسے کام کرنے میں جن کی وجہ سے نماز کی صورت ختم نہ ہوتی ہو مثلاً ہاتھ سے اشارہ کرنا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے (مسئلہ ۱۱۵۱)

۱۰۔ یہ کہ نماز پڑھنے میں کسی کا اس طرح کھانا پینا کہ (دیکھنے والے) یہ نہ کہہ سکیں کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے۔ (مسئلہ ۱۱۵۲ کے بعد)

۱۱۔ یہ کہ دو رکعتی یا تین رکعتی نماز کی رکعتوں میں شک کرے یا چار رکعتی نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں شک کرے۔

۱۲۔ یہ کہ نماز کے کسی رکن کو جان بوجھ کر یا بھولے سے کوئی شخص کم یا زیادہ کرے یا جو اجزاء نماز کے رکن نہیں ہیں انھیں جان بوجھ کر کم یا زیادہ کرے۔ (مسئلہ ۱۱۵۵)

---

[۱] جان بوجھ کر ایسا کلمہ کہے جو دو یا اس سے زیادہ حروف والا ہو چاہے بے معنی ہو ہاں اگر سہواً کہے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔ (آیت اللہ اراکی و گلپا یگانی)
[۲] سہواً بھی اگر باآواز اس طرح ہنسے کہ صورت نماز بگڑ جائے تو نماز باطل ہے۔ (آیت اللہ گلپایگانی)

مبطلات نماز کے احکام

سوال: نماز پڑھتے میں کھانسنے، جمائی لینے اور آہ کھینچنے میں کوئی حرج ہے یا نہیں؟ **جواب:** نہیں (مسئلہ ۱۱۳۳)

سوال: آخ، آہ اور اسی طرح کے ایسے الفاظ جو دو حرف ہیں اگر نماز کے دوران کوئی شخص جان بوجھ کر کہے تو اس کی نماز باطل ہوگی یا نہیں؟

جواب: ہاں۔ (مسئلہ ۱۱۳۳)

الفاظ اور دوسری چیزیں جن کا نماز میں اتفاق پڑتا ہے

۱۔ اگر کوئی لفظ نماز میں کہے
- ذکر کا ارادہ رکھتا ہو۔ مثلاً ذکر کے ارادے سے کہے: اللہ اکبر اور کہتے وقت ایسی آواز بلند ہو کہ جس سے ایک دوسری بات سمجھ میں آئے (تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے)
- اگر کسی دوسرے شخص کو کوئی بات سمجھانے کے ارادے سے کوئی لفظ کہے (تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی)، چاہے ذکر کی نیت بھی رہی ہو۔

۲۔ نماز میں قرآن (واجب سجدہ والے چار سوروں کے علاوہ) پڑھنے اور دعا کرنے میں، اگرچہ دعا فارسی زبان یا دوسری کسی زبان ہی میں کیوں نہ ہو، کوئی حرج نہیں ہے۔[۱] (مسئلہ ۱۱۳۵)

۳۔ سلام
- ۱۔ سلام کرنا: نماز پڑھنے کے دوران کسی شخص کو دوسرے کو سلام نہیں کرنا چاہیے[۲] (مسئلہ ۱۱۳۶)
- ۲۔ سلام کا جواب دینا
  - ۱۔ اگر کوئی شوخی اور تمسخر سے سلام کرے۔ مسئلہ ۱۱۴۴ / ۲۔ یا اگر کوئی نماز پڑھنے والے کو غلط سلام کرے کہ اسے سلام قرار نہ دیا جا سکے (مسئلہ ۱۱۴۳): تو سلام کا جواب دینا واجب نہیں ہے۔
  - ۲۔ اگر کوئی صحیح اور سنجیدگی کے ساتھ سلام کرے: تو سلام کا جواب دینا چاہیے۔ (جواب دینا واجب ہے) وہ بھی اس طرح کہ لفظ "سلام" پہلے کہے مثلاً "السلام علیکم" یا "سلام علیکم" کہے۔ اور "علیکم السلام" نہیں کہنا چاہیے۔ (مسئلہ ۱۱۳۷)

★★ اگر نماز پڑھنے والے نے سلام کا جواب نہیں دیا تو گنہگار ہوگا البتہ اس کی نماز صحیح ہوگی۔ (مسئلہ ۱۱۴۲)

۴۔ ہنسنا
- ۱۔ جان بوجھ کر اور آواز کے ساتھ ہنسے: (تو نماز باطل ہو جائے گی)
- ۲۔ بھولے سے ہنسے: (تو نماز باطل نہیں ہوگی) (مسئلہ ۱۱۵۰)

۵۔ رونا
- ۱۔ جان بوجھ کر دنیاوی کام کے لئے آواز سے رونا (نماز باطل ہو جائے گی)
- ۲۔ بغیر آواز کے کسی دنیاوی کام کے لئے رونا (کوئی حرج نہیں ہوگا)
- ۳۔ خوف خدا کی وجہ سے روئے / ۴۔ آخرت کے لئے روئے: آہستہ روئے یا بلند آواز سے روئے (تو کوئی حرج نہیں ہے) بلکہ بہترین اعمال سے ہے۔ (مسئلہ ۱۱۵۱)

---

[۱] لیکن احوط استحبابی ہے کہ غیر عربی میں دعا نہ کریں (آیت ا... گلپایگانی)

[۲] جائز نہیں ہے۔ (آیت اللہ گلپایگانی)

اختیاری صورت میں نمازِ واجب کا توڑنا حرام ہے۔ (مسئلہ ۱۱۵۹)

وہ مقامات جہاں واجب نماز کو توڑا جاسکتا۔

۱۔ (لیکن مال کی حفاظت کے لئے اور مالی اور جسمانی نقصان سے بچنے کے لئے، نماز توڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۱۵۹)

اگر خود اپنی یا کسی ایسے شخص کی جان کا بچانا یا ایسے مال کا بچانا جس کی حفاظت واجب ہے، نماز توڑے بغیر ممکن نہ ہو تو نماز توڑ دینا چاہئے لیکن ایسے مال کے لئے نماز توڑنا مکروہ ہے جس کی کوئی اہمیت نہ ہو (مسئلہ ۱۱۶۰)

۲۔ (اگر قرض خواہ کسی (قرض دار) سے اپنے قرض کا مطالبہ کرے) اگر کوئی (وسیع وقت میں نماز پڑھ رہا ہو تو اگر نماز کے دوران قرض کا ادا کرنا ممکن ہو تو اسی حالت میں قرض ادا کرنا چاہئے اور اگر نماز توڑے بغیر قرض کی ادائیگی ممکن نہ ہو تو نماز کو توڑ کر اس کا قرض ادا کرنا چاہئے اور پھر نماز پڑھنا چاہیے (مسئلہ ۱۱۶۱)

۳۔ (اگر نماز پڑھنے میں پتہ چلے کہ مسجد نجس ہے) تو اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو نماز کو تمام کرنا چاہیے اور اگر وقت میں گنجائش ہو اور مسجد کو پاک کرنے سے نماز بھی نہ ٹوٹتی ہو تو نماز کے دوران ہی مسجد کو پاک کرنا چاہئے اور اس کے بعد باقی نماز پڑھنا چاہیئے۔ اور اگر مسجد پاک کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہو[1] تو نماز توڑ کر مسجد کو پاک کرنا چاہئے اور اس کے بعد نماز کو پڑھنا چاہئے (مسئلہ ۱۱۶۲)

۴۔ (اگر کسی شخص کو رکوع کی مقدار بھر جھکنے سے پہلے یاد آجائے کہ وہ اذان و اقامت پڑھنا بھول گیا ہے) تو اگر نماز کے وقت میں وسعت ہو تو اذان و اقامت کہنے کے لئے نماز توڑنا مستحب ہے[2]۔ (مسئلہ ۱۱۶۴)

★★★ جس شخص کے لئے نماز توڑنا ضروری رہا ہو اگر وہ نماز کو پورا کرے تو گنہگار ہوگا لیکن اس کی نماز صحیح ہوگی اگرچہ احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔ (مسئلہ ۱۱۶۳)

---

[1] اور نماز کے بعد مسجد کی تطہیر ممکن نہ ہو تب نماز کو توڑ کر مسجد پاک کرے اور پھر نماز پڑھے (آیت ا... گلپایگانی و آیت اللہ اراکی) یا تاخیر کرنے میں مسجد کی بے احترامی ہوتی ہو تو تب بھی نماز توڑ کر مسجد پاک کرے اور پھر بعد میں نماز پڑھے (آیت ا... گلپایگانی)

[2] صرف بھولے ہوئے اذان کے لئے نماز توڑنا جائز نہیں ہے۔ (گلپایگانی) صرف بھولے ہوئے اذان یا صرف بھولی ہوئی اقامت کیلئے بھی نماز توڑنا مستحب ہے (اراکی)

شکیات نماز کی تین قسمیں ہیں اور مجموعی طور پر شکیات نماز تیئس ۲۳ ہیں

شکوک کی تیئس صورتیں

۱۔ وہ شکوک جو نماز کو باطل کردیتے ہیں (آٹھ ۸ صورتوں میں)
۲۔ وہ شکوک جن کی نماز میں پرواہ نہیں کرنا چاہئے (چھ ۶ صورتوں میں)
۳۔ وہ شکوک جو صحیح ہیں (نو ۹ صورتوں میں)

وہ شکوک جو نماز کو باطل کردیتے ہیں

نماز کو باطل کردینے والے شکوک

۱۔ دو ۲ رکعتی نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک ہونا۔[1]
۲۔ تین ۳ رکعتی نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک ہونا۔
۳۔ چار ۴ رکعتی نماز میں یہ شک ہونا کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا زیادہ۔
۴۔ چار رکعتی نماز میں دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ کے تمام ہونے سے پہلے یہ شک ہونا کہ دو ۲ رکعت نماز پڑھی ہے یا زیادہ۔
۵۔ دو اور پانچ یا دو اور پانچ سے زیادہ رکعات میں شک ہونا۔
۶۔ تین اور چھ یا تین اور چھ سے زیادہ رکعات میں شک ہونا۔
۷۔ نماز کی رکعات میں اس طرح شک ہونا کہ یہی معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔
۸۔ چار اور چھ یا چار اور چھ سے زیادہ رکعات میں خواہ دوسرے سجدہ کے تمام ہونے سے پہلے شک ہو یا اس کے بعد میں شک ہو لیکن اگر دوسرے سجدہ کے بعد چار اور چھ یا چار اور چھ سے زیادہ رکعات میں شک ہو تو احتیاط[2] مستحب یہ ہے کہ چوتھی رکعت قرار دے اور نماز کے بعد دو سجدہ سہو بجالائے اور نماز کو دوبارہ بھی پڑھے۔ (مسئلہ ۱۱۶۵)

۱	دو رکعتی نماز میں شک	رکعتوں کی تعداد میں
۲	تین رکعتی نماز میں شک	رکعتوں کی تعداد میں
۳	چار رکعتی نماز میں شک	ایک رکعت پڑھی یا زیادہ
۴	چار رکعتی نماز میں شک	دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ کے تمام ہونے سے پہلے یہ شک کہ دو رکعت پڑھی یا زیادہ
۵	چار رکعتی نماز میں شک	دو اور پانچ یا دو اور پانچ سے زیادہ رکعات میں
۶	چار رکعتی نماز میں شک	تین اور چھ یا تین اور چھ سے زیادہ رکعات میں
۷	چار رکعتی نماز میں شک	چار اور چھ یا چار اور چھ سے زیادہ رکعات میں
۸	نماز کی رکعات میں اس طرح شک ہونا کہ معلوم نہ ہو کتنی رکعتیں پڑھی ہیں	

اگر نماز باطل کرنے والے شکوک میں سے انسان کو کوئی شک پیش آجائے تو فوراً نماز نہیں توڑ سکتا لیکن اگر اتنی دیر غور کرے کہ شک اپنی جگہ مستحکم ہوجائے تو نماز کو توڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مسئلہ ۱۱۶۶)

---

[1] لیکن مستحبی اور بعض نماز احتیاط (آیت ا... اراکی) تمام نماز ہائے احتیاط اس سے مستثنیٰ ہیں (آیت ا... گلپایگانی و اراکی)
[2] اس مستحب احتیاط کا ذکر نہ آیت اللہ اراکی کے یہاں ہے نہ آیت اللہ گلپایگانی کے یہاں۔

وہ شکوک جن کی نماز میں پرواہ نہیں کرنا چاہئے

۱۔ ایسی چیز میں شک ہونا جس کا موقع گزر چکا ہو مثلاً رکوع کی حالت میں یہ شک ہو کہ سورۂ الحمد پڑھا تھا یا نہیں۔ تو اگر بعد والے کام میں مشغول نہ ہوا ہو تو جس کام کے بجالانے میں شک ہے اسے انجام دینا چاہئے اور اگر بعد والے کام میں مشغول ہو گیا ہو تو اس شک کی پرواہ نہیں کرنا چاہئے۔ مثلاً اگر رکوع یا سجدے سے اٹھنے کے بعد ان کے واجبات کے سلسلے میں شک ہو مثلاً یہ شک ہو کہ رکوع یا سجدے کی حالت میں ذکر کیا تھا یا نہیں یا بدن ساکن تھا یا نہیں تو اس شک کی پرواہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور اگر کھڑے ہوتے وقت شک کرے مخصوصاً سجدے کے بارے میں (کہ انجام دیا تھا یا نہیں) تو (بیٹھ کر) اسے بجالانا چاہئے۔

۲۔ نماز میں سلام پڑھنے کے بعد شک: اگر کسی شخص کو نماز میں سلام پڑھنے کے بعد شک ہو کہ اس کی نماز صحیح تھی یا نہیں مثلاً اسے یہ شک ہو کہ رکوع کیا تھا یا نہیں .... تو اس کو اپنے شک کی پرواہ نہیں کرنا چاہئے۔

۳۔ نماز کا وقت گزر جانے کے بعد شک ہو: اگر کسی شخص کو نماز کا وقت گزر جانے کے بعد شک ہو کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں یا اس کو نماز نہ پڑھنے کا گمان ہو تو نماز پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن اگر نماز کا وقت گزرنے سے پہلے شک ہو کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں یا نماز نہ پڑھنے کا گمان ہو تو اس نماز کو پڑھنا چاہئے بلکہ اگر نماز پڑھنے کا گمان بھی ہو تب بھی اس نماز کو پڑھنا چاہئے۔

۴۔ زیادہ شک کرنے والے (کثیر الشک) کو شک ہو: یعنی اگر کسی شخص کو زیادہ شک ہوتا ہو اور (اس کی یہ کیفیت ہو کہ) ایک نماز میں تین مرتبہ شک کرے یا تین نمازوں میں پے در پے شک کرے مثلاً صبح، ظہر اور عصر کی نمازوں میں پے در پے شک کرے تو وہ کثیر الشک ہے۔

۵۔ اگر پیش نماز کو نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک ہو لیکن ماموم کو رکعتوں کی تعداد معلوم ہو اور اسی طرح ماموم کو نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک ہو مگر امام کو رکعتوں کی تعداد معلوم ہو۔

۶۔ مستحب نماز میں شک: اگر نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک ہو تو کم تعداد پر بناء رکھنا چاہئے[1]۔ (مسائل ۱۱۶۷ سے ۱۱۹۸)

۱	موقع و محل گزر جانے کے بعد کا شک
۲	نماز کا وقت گزر جانے کے بعد کا شک
۳	نماز میں سلام پڑھنے کے بعد کا شک
۴	کثیر الشک کا شک
۵	نماز کی رکعتوں کی تعداد میں پیش نماز اور ماموم کا شک
۶	مستحب نماز میں شک

[1] اگر زیادتی والا مبطل ہو تو کم پر بنا کرے مثلاً نافلہ صبح میں شک ہو کہ دو رکعت پڑھی یا تین رکعت تو دو پر بنا رکھے اور اگر دونوں طرف صحیح ہو تو جس طرف چاہے بنا رکھے مثلاً نافلہ صبح میں شک ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو جس طرف چاہے بنا رکھے (آیت ا... گلپایگانی واراکی)

صحیح شکوک

صحیح شکوک کی تمام نو صورتیں صرف چار رکعتی نمازوں میں ہیں۔

۱- یہ کہ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد کوئی شک کرے کہ دو رکعت نماز پڑھی ہے یا تین رکعت: (تو تین رکعت قرار دینا چاہئے اور ایک رکعت نماز اور پڑھنا چاہئے اور نماز کو تمام کر دینا چاہئے۔ اور نماز کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھنا چاہئے یا دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر پڑھنا چاہئے[1]

★★

۲- یہ کہ دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک ہو کہ دو رکعت نماز پڑھی ہے یا چار رکعت: (تو یہ فرض کرنا چاہئے کہ وہ چار رکعت نماز پڑھ چکا ہے اور نماز تمام کر کے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے۔)

★★

۳- یہ کہ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد شک ہو کہ یہ دوسری، تیسری یا چوتھی رکعت ہے: (تو اس صورت میں چار رکعت پر بناء رکھنا چاہئے اور پھر نماز تمام کر کے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر پڑھنا چاہئے لیکن اگر پہلے سجدے کے بعد دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے ان تین شکوک میں سے کوئی ایک شک پیش آجائے تو وہ نماز کو چھوڑ سکتا ہے اور دوبارہ نماز پڑھ سکتا ہے۔)

★★

۴- یہ کہ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد شک ہو کہ یہ چوتھی رکعت تھی یا پانچویں: (تو اس صورت میں چار رکعت پر بناء رکھے اور نماز کو تمام کرے اور اس کے بعد دو سجدے سہو کے بجا لائے)

★★

۵- یہ کہ نماز میں تیسری اور چوتھی رکعت کے درمیان شک ہو: (نماز میں کسی بھی جگہ پر یہ شک ہو تو چوتھی رکعت پر بناء رکھنا چاہئے اور نماز تمام کرنا چاہئے اور نماز کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر پڑھنا چاہئے)

★★

[1] ایک رکعت کھڑے ہو کر نماز احتیاط پڑھے (آیت اللہ گلپایگانی) بنا بر احتیاط واجب ایک رکعت احتیاط کی کھڑے ہو کر پڑھے (آیت اللہ اراکی)۔

۶۔ اگر کوئی قیام کی حالت میں چوتھی اور پانچویں رکعت کے درمیان شک کرے: (تو اس کو بیٹھ جانا چاہئے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز کو تمام کرنا چاہئے اور اس کے بعد ایک رکعت نمازِ احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت نمازِ احتیاط بیٹھ کر پڑھنا چاہئے) [۲]

★★

۷۔ اگر قیام کی حالت میں کوئی تیسری اور پانچویں رکعت کے درمیان شک کرے: (تو اس کو بیٹھ جانا چاہئے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز تمام کرنا چاہئے اور اس کے بعد دو رکعت نمازِ احتیاط کھڑے ہو کر پڑھنا چاہئے)

★★

۸۔ اگر قیام کی حالت میں کوئی تیسری، چوتھی اور پانچویں رکعت کے درمیان شک کرے: (تو اس کو بیٹھ جانا چاہئے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز تمام کرنا چاہئے اور اس کے بعد دو رکعت نمازِ احتیاط کھڑے ہو کر پڑھنا چاہئے اور اس کے بعد دو رکعت نمازِ احتیاط بیٹھ کر پڑھنا چاہئے)

★★

۹۔ اگر قیام کی حالت میں کوئی پانچویں اور چھٹی رکعت کے بارے میں شک کرے: (تو اس کو بیٹھ جانا چاہئے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز تمام کرنا چاہئے اور اس کے بعد دو سجدۂ سہو بجالانا چاہئے) [۳]

★★

فرض / شک کس حالت میں ہے	دو سجدوں کے بعد	نماز میں کسی بھی جگہ پر	قیام کی حالت میں
ایک رکعت نمازِ احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت نمازِ احتیاط بیٹھ کر پڑھنا	دوسری یا تیسری رکعت کے بارے میں شک ہو	تیسری اور چوتھی رکعت کے بارے میں شک ہو	چوتھی اور پانچویں رکعت کے بارے میں شک ہو
دو رکعت نمازِ احتیاط کھڑے ہو کر پڑھنا	دوسری اور چوتھی رکعت کے بارے میں شک ہو	—	تیسری اور پانچویں رکعت کے بارے میں شک ہو
دو رکعت نمازِ احتیاط کھڑے ہو کر اور دو رکعت نمازِ احتیاط بیٹھ کر پڑھنا	دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت کے بارے میں شک ہو	—	تیسری، چوتھی اور پانچویں رکعت کے بارے میں شک ہو
دو سہو کے سجدے بجالانا	چوتھی اور پانچویں رکعت کے بارے میں شک ہو	—	پانچویں اور چھٹی رکعت کے بارے میں شک ہو

[۲] اس میں اور ساتویں اور آٹھویں صورت میں بھی احتیاطاً واجب ہے کہ دو سجدۂ سہو بھی بجالائے (آیت ا... گلپایگانی)

[۳] اور مزید دو سجدہ سہو قیام بے جا کے لئے بھی بجالانا چاہئے (آیت ا... اراکی و گلپایگانی)

نمازِ احتیاط پڑھنے کا طریقہ (مسئلہ ۱۲۱۵)

۱۔ نیّت: جس شخص پر نمازِ احتیاط واجب ہو تو نماز کا سلام پڑھنے کے بعد اسے فوراً نمازِ احتیاط کی نیت کرنا چاہیے
۲۔ تکبیر: اور تکبیر کہنا چاہیئے۔
۳۔ الحمد: اور سورہ الحمد پڑھے۔
۴۔ رکوع: اور پھر رکوع میں جائے۔
۵۔ سجدے: اور دو سجدے کرے۔
۶۔ تشہد: تشہد پڑھے۔
۷۔ سلام: اس کے بعد سلام پڑھے۔

نماز احتیاط

۱۔ سورۂ الحمد کے بعد دوسرا سورہ نہیں پڑھا جاتا۔
۲۔ قنوت نہیں پڑھا جاتا۔
۳۔ نمازِ احتیاط کو آہستہ پڑھنا چاہیئے۔
۴۔ اس کی نیت زبان پر جاری نہ کریں۔
۵۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ نمازِ احتیاط میں بسم اللہ کو بھی آہستہ پڑھیں۔ (مسئلہ ۱۲۱۶)

کن چیزوں کے لئے (دو) سجدۂ سہو کرنا چاہیئے

★ تین چیزوں کے لئے نماز تمام کرنے کے بعد
۱۔ نماز پڑھنے کے دوران بھولے سے کوئی بات کرلے۔
۲۔ یہ کہ کوئی ایک سجدہ کرنا بھول جائے۔
۳۔ یہ کہ کوئی شخص چار رکعتی نماز پڑھنے کے دوران دوسرے سجدے کے بعد یہ شک کرے کہ اس نے چار رکعت نماز پڑھی ہے یا پانچ رکعت۔

★ اور دو اور مقامات پر بھی احتیاطً واجب یہ ہے کہ (دو) سجدۂ سہو بجا لائے۔
۱۔ ایسے مقام پر جہاں سلام نہ پڑھنا چاہیئے کوئی شخص سلام پڑھ لے مثلاً پہلی رکعت میں بھولے سے سلام پڑھ لے
۲۔ یہ کہ تشہد پڑھنا بھول گیا ہو۔ (مسئلہ ۱۲۳۶)

★★ اس کے علاوہ غلط جگہ پر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو جانے پر بھی دو سجدۂ سہو کا بجا لانا مستحب ہے۔

اگر کوئی شخص نماز تمام کرنے کے بعد جان بوجھ کر سجدۂ سہو نہ کرے تو وہ گنہگار ہوگا اور اس پر جلد از جلد سجدۂ سہو کا کرنا واجب ہے۔ اور اگر بھولے سے سجدۂ سہو نہ کیے ہوں تو جب بھی اسے یاد آجائے فوراً سجدۂ سہو کرنا چاہیئے اور اس کے لئے دوبارہ نماز پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۲۴۶)

سجدۂ سہو کا طریقہ

نماز کا سلام پڑھنے کے بعد فوراً سجدۂ سہو کی نیت کرے اور جس چیز پر سجدہ کرنا صحیح ہو اس پر پیشانی رکھے اور کہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ یا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ لیکن بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ کہنا بہتر[2] ہے۔ اس کے بعد بیٹھ جانا چاہیئے اور دوبارہ سجدہ میں جاکر بیان کئے گئے اذکار میں سے کوئی ایک ذکر کرے اور پھر بیٹھ کر تشہد اور سلام پڑھے۔

[1] سجدہ سہو ہے مگر احتیاطاً نہیں ہے (آیت ا... اراکی ہو گلپایگانی۔ [2] احوط ہے (گلپایگانی)

(نماز کے اجزاء اور شرائط کا کم اور زیادہ ہونا)

کم اور زیادہ ہونے کی قسمیں

۱۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر واجبات نماز میں سے کوئی بھی چیز کم یا زیادہ کر دے اگرچہ وہ ایک حرف ہی کیوں نہ ہو۔ (تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی) (مسئلہ ۱۲۶۳)

۲۔ اگر کوئی شخص مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے واجبات نماز میں سے کوئی بھی چیز کم یا زیادہ کر دے

۱۔ اگر رکن نہیں ہے ؛ (تو اس کی نماز صحیح ہے اگر وہ جاہل قاصر ہو یعنی اس نے مسئلہ کی طرف بالکل توجہ نہیں کی کہ کسی سے جا کر پوچھتا لیکن اگر وہ قصور وار ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے) (مسئلہ ۱۲۶۴)

۲۔ اگر رکن ہے ؛ (تو اس کی نماز باطل ہے اور اس کو چاہئے کہ دوبارہ نماز پڑھے۔

کن مقامات پر (واجب) نماز کو توڑا جا سکتا ہے؟

۱۔ اگر کسی شخص کو نماز پڑھنے کے دوران پتہ چلے کہ اس کا وضو یا غسل باطل تھا۔ (مسئلہ ۱۲۶۵)

۲۔ اگر کوئی شخص بغیر وضو یا غسل کے نماز پڑھنے لگا ہو۔

ان دونوں صورتوں میں وضو یا غسل کر کے دوبارہ نماز پڑھنا چاہئے اور اگر اس کو نماز پڑھنے کے بعد پتہ چلے تو اس کو وضو یا غسل کر کے دوبارہ نماز پڑھنا چاہئے اور اگر نماز کا وقت گزر چکا ہو تو قضا بجا لائے۔

اگر کوئی شخص گزشتہ رکعت کے دو سجدے بھول گیا ہو۔

۱۔ اگر اس کو رکوع میں پہونچ جانے کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۲۔ اور اگر اس کو رکوع میں جانے سے پہلے یاد آئے تو اس کو پلٹ کر دو سجدے کرنا چاہئے اور کھڑے ہو کر سورۂ الحمد اور دوسرا سورہ یا تسبیحات اربعہ پڑھنا چاہئے اور نماز کو تمام کرنا چاہئے۔ (اور مستحب[2] ہے کہ قیام بیجا کے لئے دو سجدۂ سہو بجا لائے) (مسئلہ ۱۲۶۶)

۳۔ اگر کسی شخص کو اَلسَّلامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ وَالسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ کہنے سے پہلے یاد آئے کہ اس نے آخری دو سجدے نہیں کئے ہیں تو اس کو چاہئے کہ دو سجدے بجا لائے اور دوبارہ تشہد پڑھے اور سلام پڑھ کر نماز کو تمام کرے۔[3] (مسئلہ ۱۲۶۷)

اگر کسی شخص کو یاد آئے کہ ایک رکعت یا اس سے زیادہ اس نے آخر نماز میں نہیں پڑھیں۔

۱۔ تو اگر نماز کے سلام پڑھنے کے پہلے اس کو یاد آئے : تو جتنی رکعتیں بھولا ہے بجالائے۔ (مسئلہ ۱۲۶۸)

۲۔ اور اگر نماز کے سلام پڑھنے کے بعد اس کو یاد آئے : تو اگر کوئی ایسا کام کر چکا ہے کہ جو نماز میں جان بوجھ کر یا بھول کر کیا جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے مثلاً قبلہ کی طرف پیٹھ کر لی ہو تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اگر کوئی ایسا کام نہیں کر چکا ہے کہ جو نماز میں جان بوجھ کر یا بھول کر کیا جائے تو نماز باطل ہو جاتی تو فوراً جتنی رکعتیں بھولا ہے انھیں بجالائے (مسئلہ ۱۲۶۹)

---

[1] نماز باطل ہے (آیت ا... گلپایگانی) [2] احتیاط واجب ہے (آیت ا... گلپایگانی) [3] اور نماز کے بعد دو سجدہ سہو کرے (آیت ا... اراکی)

(مسافر کو چاہیئے کہ ظہر، عصر، عشاء کی نماز آٹھ شرطوں کے ساتھ قصر پڑھے۔ یعنی (چار رکعت کے بجائے) دو رکعت پڑھے)
(مسئلے ۱۳۷۲ سے ۱۳۵۵ تک)

آٹھ شرطیں

۱۔ یہ کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ شرعی سے کم نہ ہو۔

۲۔ یہ کہ ابتدا ہی سے آٹھ فرسخ سفر کرنے کا ارادہ ہو۔

۳۔ یہ کہ سفر کے دوران اپنا ارادہ نہ بدلے۔

۴۔ یہ کہ آٹھ فرسخ تک پہونچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرنے یا کسی جگہ دس دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ لہٰذا اگر کوئی شخص آٹھ فرسخ مسافت طے کرنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرنا یا کسی جگہ دس دن قیام کرنا چاہتا ہو تو اسے پوری نماز پڑھنا چاہیئے۔

۵۔ یہ کہ سفر کسی حرام کام کے لئے نہ ہو۔

۶۔ یہ کہ صحرانشینوں میں سے نہ ہو جو بیابانوں میں گھومتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں بھی انھیں خود اپنے لئے اور اپنے اہل وعیال اور مویشیوں کے لئے پانی اور خوراک مل جائے وہیں رہ جاتے ہیں اور کچھ دن وہاں ٹھہرنے کے بعد دوسری جگہ پر چلے جاتے ہیں۔ ایسے صحرانشینوں کو اس قسم کے سفر میں پوری نماز پڑھنا چاہیئے۔

۷۔ یہ کہ کسی شخص کا پیشہ سفر نہ ہو۔[1]

۸۔ یہ کہ مسافر "حدِ ترخّص" تک پہونچ جائے یعنی اپنے وطن سے یا اس جگہ سے جہاں پر اس نے دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہے، اتنا دور ہو جائے کہ اس کو شہر کے گھروں کی دیواریں نظر نہ آئیں۔ اور وہاں کی اذان کی آواز سنائی نہ دے۔[2]

★ امام خمینی سے استفتاء:

سوال: جو فوجی محاذ جنگ پر ہیں اور جن کے لئے ممکن ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ مسافرت کریں یا وہ اشخاص جو ہمیشہ ملازمت کے سلسلہ میں شہروں کے بیچ حالتِ سفر میں رہتے ہیں ان کے لئے نماز اور روزہ کے بارے میں کیا فرض ہے؟
جواب: یہ لوگ مسافر کا حکم رکھتے ہیں بشرطیکہ تیس دن تک ایک مقام پر تردد کی حالت میں ہوں اور اس صورت میں تیس دن کے بعد ان کو پوری نماز پڑھنا چاہیئے۔

[1] پیشہ کا مقدمہ بھی سفر نہ ہو مثلاً اگر گھر اور محل کار کا فاصلہ مسافت شرعی کے برابر ہو اور کہیں بھی دس دن قیام نہ کرتا ہو تو نماز پوری پڑھے گا (آیت ... اراکی)

[2] وہاں کے لوگ دکھائی نہ دیں یا اذان سنائی نہ دے (آیت ... اراکی)

پہلی شرط کے احکام: (سفر آٹھ فرسخ سے کم نہ ہو)

جس شخص کا جانا اور آنا آٹھ فرسخ ہو تو اگر اس کا جانا چار فرسخ سے کم نہ ہو تو اسے نماز قصر پڑھنا چاہیئے۔ چنانچہ اگر کسی کا جانا تین فرسخ اور اس کی واپسی پانچ فرسخ ہو تو اسے پوری نماز پڑھنا چاہیئے[ث] (مسئلہ ۱۲۷۳)

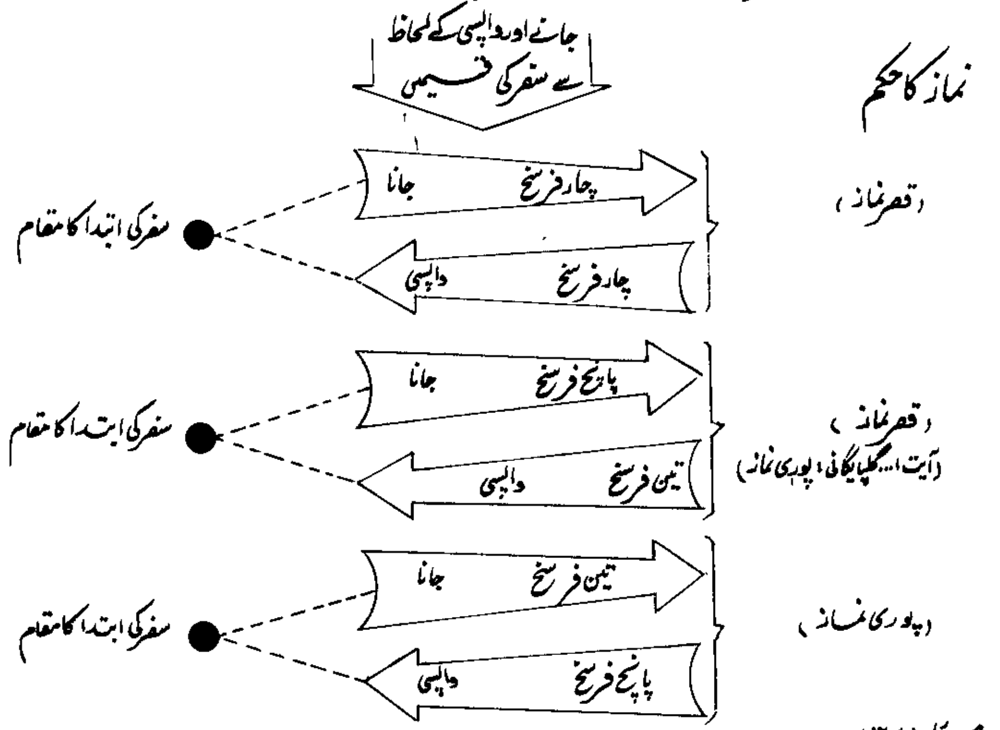

(مسئلہ ۱۲۷۸)

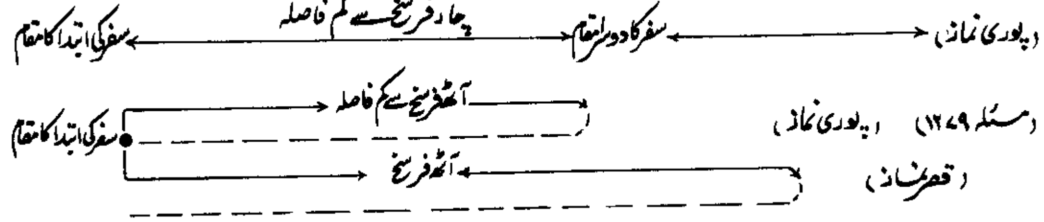

("سفر کی ابتدا کے مقام" سے مراد یہاں پر وہ مقام ہے جہاں سے سفر شروع کیا جائے مثلاً کسی انسان کا وطن)

ث اسی طرح اگر جانا پانچ فرسخ اور واپسی تین فرسخ ہو تو نماز پوری پڑھے (آیت اللہ گلپایگانی)

• اگر جانا یا آنا کوئی ایک چار فرسخ سے کم ہو تو بنا بر احتیاط واجب قصر و تمام دونوں پڑھے گا (آیت اللہ اراکی)

آٹھ فرسخ کی دوری کو معلوم کرنے کے طریقے

۱۔ خود انسان تحقیق کر کے معلوم کرے۔
۲۔ دو عادل یہ بتائیں کہ یہ فاصلہ آٹھ فرسخ ہے۔
۳۔ لوگوں کے درمیان یہ بات مشہور ہو کہ یہ فاصلہ آٹھ فرسخ ہے۔ (مسئلہ ۱۲۷۴)
۴۔ اگر ایک عادل شخص یہ خبر دے کہ یہ فاصلہ آٹھ فرسخ ہے تو نماز قصر بھی پڑھنا چاہئے اور پوری بھی[1] (مسئلہ ۱۲۷۵)

آٹھ فرسخ کے فاصلہ کی ابتدا کہاں سے ہوتی ہے؟ جواب:

۱۔ اگر شہر کے چاروں طرف دیوار ہو تو آٹھ فرسخ کا حساب شہر کی دیوار سے کرنا چاہئے۔
۲۔ اگر شہر کے چاروں طرف دیوار نہ ہو تو شہر کے آخری حصہ کے گھروں سے حساب کرنا چاہئے (مسئلہ ۱۲۸۰)

دوسری شرط کے احکام: (ابتدا ہی سے آٹھ فرسخ سفر کرنے کا ارادہ ہو)

ارادہ

۱۔ اگر کسی شخص کا شروع ہی سے ارادہ ہو کہ ۸ فرسخ کا سفر کرے گا (تو حدِ ترخص سے نکلتے ہی اس کی نماز قصر ہوگی)
۲۔ اگر کسی شخص کا شروع ہی سے ارادہ نہ ہو:
- ۱۔ تو اگر کسی ایسی جگہ کا سفر کرے جو آٹھ فرسخ سے کم ہو اور اس جگہ پر پہونچنے کے بعد کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ کرے کہ جتنی دوری وہ طے کر چکا ہے اس میں بقیہ دوری کو ملا کر آٹھ فرسخ کا فاصلہ ہو جاتا ہو (تو اس کو پوری نماز پڑھنا چاہئے)
- ۲۔ لیکن اگر اس جگہ سے آٹھ فرسخ جانا چاہے یا چار فرسخ جا کر اپنے وطن یا کسی ایسی جگہ واپس آنا چاہے جہاں دس دن رہنے کا ارادہ ہو تو اسے قصر نماز پڑھنا چاہئے[2] (دوسری شرط کا مسئلہ)

تیسری شرط کے احکام: (سفر کے دوران اپنا ارادہ نہ بدلے)

ارادہ بدلنے کی دو صورتیں ہیں

۱۔ اگر کوئی شخص چار فرسخ کی دوری طے کرنے سے پہلے اپنا ارادہ بدل دے یا متردد ہو جائے (تو پوری نماز پڑھنا چاہئے)
۲۔ اگر کوئی شخص چار فرسخ کی دوری طے کرنے کے بعد اپنا ارادہ بدلے:
- ۱۔ اگر وہ واپس ہونے کا ارادہ کرے (تو اس کی نماز قصر ہوگی) (مسئلہ ۱۲۸۸)
- ۲۔ اگر وہ اسی جگہ رہنے کا ارادہ کرے (تو اس کو پوری نماز پڑھنا ہوگی)
- ۳۔ اگر اس کا دس روز کے بعد واپسی کا ارادہ ہو (تو اس کو پوری نماز پڑھنا ہوگی)
- ۴۔ اگر وہ وہاں پر قیام کرنے اور واپس ہونے کے درمیان متردد ہو (تو اس کو پوری نماز پڑھنا ہوگی) (مسئلہ ۱۲۸۷)

امام خمینی سے استفتاء

سوال: وہ شخص جو روزانہ اپنی ملازمت کے لئے شرعی مسافت (آٹھ فرسخ) سے زیادہ دوری تک جاتے اور واپس آتے ہیں اور جناب عالی کے فتوے کے مطابق جن کی نماز قصر ہے اور جن کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے تو کیا اس مسئلہ میں وہ کسی دوسرے مرجع کی تقلید کر سکتے ہیں؟
جواب: بسمہ تعالیٰ: اس مسئلہ اور اسی طرح کے دوسرے مسئلہ میں کہ جس کے لئے فتویٰ موجود ہے کسی دوسرے مرجع کی طرف رجوع نہیں کیا جا سکتا

---

[1] بنا بر احتیاط واجب (آیت... گلپایگانی و اراکی)
[2] بشرطیکہ واپسی چار فرسخ سے کم نہ ہو (آیات... گلپایگانی و اراکی)

وہ صورتیں جن میں سفر حرام ہونے کی وجہ سے پوری نماز پڑھنا چاہیئے

۱۔ اگر کسی حرام کام کے لئے مثلاً چوری کرنے کے لئے سفر کرے۔

۲۔ اگر خود اس کا سفر ہی حرام ہو مثلاً:
- ۱۔ خود اس کے لئے نقصان دہ ہو۔
- ۲۔ یا عورت شوہر کی اجازت کے بغیر ایسا سفر کرے جو واجب نہ ہو۔
- ۳۔ یا اولاد ماں باپ کے منع کرنے کے باوجود ایسا سفر کرے جو ان کے لئے واجب نہ ہو۔ (مسئلہ ۱۲۹۴)

۳۔ وہ سفر جس کی وجہ سے ماں باپ کو تکلیف پہونچتی ہو۔

۴۔ اگر سفر کے دوران ارادہ کرے کہ باقی راستہ گناہ کے لئے طے کرے گا اور گناہ کے لئے ارادہ کرنے کے بعد چلنا شروع کرے۔ (مسئلہ ۱۳۰۴)

سیر و تفریح اور سیاحت کے لئے سفر کرنا حرام نہیں ہے اور ایسے سفر میں نماز قصر پڑھنی چاہیئے (مسئلہ ۱۳۰۰)

اگر کوئی شخص شکار کے لئے جائے تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ اگر کوئی شخص تفریح کے لئے شکار کو جائے (تو اس کو پوری نماز پڑھنا چاہیئے)

۲۔ اگر کوئی شخص کسب معاش کے لئے شکار کو جائے (تو اس کو قصر نماز پڑھنا چاہیئے) [2]

۳۔ اگر کوئی شخص مال کو حاصل کرنے کے لئے یا مال میں اضافہ کرنے کے لئے شکار کو جائے (تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ نماز قصر بھی پڑھے اور پوری نماز بھی پڑھے البتہ روزہ نہ رکھے) (مسئلہ ۱۳۰۱)

جس شخص کا پیشہ سفر ہو

۱۔ شتربان، ڈرائیور، گلہ بان (چرواہے)، ناخدا اور اس قسم کے دوسرے اشخاص - پہلے سفر میں قصر نماز پڑھیں گے لیکن بعد کے سفر میں ان کو پوری نماز پڑھنا چاہیئے۔

۲۔ جس شخص کا سال کے کچھ دنوں میں پیشہ سفر ہو مثلاً وہ ڈرائیور جو صرف گرمیوں یا سردیوں میں اپنی گاڑی کو کرایہ پر دیتا ہو تو وہ سفر جو اپنے پیشے کے سلسلے میں کرے اس میں اس کو پوری نماز پڑھنا ہوگی اور احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ قصر نماز بھی پڑھے اور پوری نماز بھی پڑھے۔ (مسئلہ ۱۳۱۰)

۳۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو تو اگر وہ اپنے وطن میں یا اپنے وطن[3] کے علاوہ کسی جگہ پر دس دن رہ جائے تو دس دن کے بعد پہلے سفر میں اس کو قصر نماز پڑھنا چاہیئے چاہے ابتدا ہی سے اسکی دس دن رہنے کا ارادہ ہو یا بغیر ارادہ کے رک گیا ہو۔ (مسئلہ ۱۳۱۳)

جو مسافر تیس۳۰ دن تک متردد (مذبذب) رہا ہو تو اسے تیس۳۰ دن گزرنے کے بعد اس صورت میں پوری نماز پڑھنا چاہیئے جب کہ وہ تیس۳۰ دن تک ایک ہی جگہ پر رہا ہو لیکن اگر اس مدت (تیس۳۰ دن) کا کچھ حصہ ایک جگہ پر اور کچھ حصہ دوسری جگہ پر گزارا ہو تو تیس دن کے بعد بھی اسے قصر نماز پڑھنا چاہیئے۔

☆ امام خمینی سے استفتاء:

بسمہ تعالیٰ: اگر محاذ جنگ پر جانا یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا سفر کسی شخص پر شرعی یا قانونی طور پر لازم نہ ہوا ہو اور وہ ماں باپ کی تکلیف کا باعث ہو تو اس سفر پر نہیں جانا چاہیئے۔ البتہ ماں باپ کی اجازت ضروری نہیں ہے۔

[2] احتیاط مستحب ہے (آیت ا.... اراکی)

[3] اگر اپنے وطن کے علاوہ کہیں دس دن رک جائے تو اگر اول ہی سے دس دن رکنے کا ارادہ تھا تو دس دن کے بعد جو پہلا سفر کرے اس میں نماز قصر پڑھے اور اگر اول سے ارادہ نہیں تھا تو احتیاط واجب ہے کہ پوری بھی پڑھے اور قصر بھی پڑھے۔ (آیت ا.... اراکی و آیت ا.... گلپایگانی)

قضا نمازوں اور قضا روزوں کے احکام

۱- خود انسان کی اپنی قضا نمازیں

۱۔ جس شخص نے اپنی واجب نماز اس کے وقت کے اندر نہیں پڑھی ہو تو اسے اس کی قضا بجا لانا چاہئے ۔ (مسئلہ ۱۳۷۰)

۲۔ اگر کسی شخص کو نماز کا وقت ختم ہو جانے کے بعد پتہ چلے کہ جو نماز اس نے پڑھی تھی وہ باطل تھی تو اس کو اس نماز کی قضا بجا لانا چاہئے (مسئلہ ۱۳۷۱)

★ جس شخص کے ذمہ قضا نماز ہو تو اسے اس کے پڑھنے (ادا کرنے) میں تساہلی نہیں کرنا چاہئے البتہ اس کا فوراً پڑھنا واجب نہیں ہے ۔ (مسئلہ ۱۳۷۲)

★ احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ روزانہ کی قضا نمازوں کو ترتیب[1] کے ساتھ پڑھا جائے مثلاً اگر کسی نے ایک دن عصر کی نماز اور دوسرے دن ظہر کی نماز وقت کے اندر نہیں پڑھی تو اسے پہلے عصر کی نماز اور اس کے بعد ظہر کی نماز کی قضا کو ادا کرنا چاہئے لیکن ظہر اور عصر کی نماز کی قضا یا مغرب اور عشا کی قضا ان کی ادا نمازوں کی طرح ترتیب کے ساتھ پڑھنا چاہئے ۔ مثلاً اگر ایک ہی دن اور رات کی ظہر اور عصر کی نمازیں یا مغرب اور عشاء کی نماز قضا ہو گئی ہوں تو عصر کی نماز سے پہلے ظہر کی نماز کی قضا کو ادا کرنا چاہئے اور عشاء کی نماز سے پہلے مغرب کی نماز کی قضا کو ادا کرنا چاہئے ۔ (مسئلہ ۱۳۷۵)

★ جب تک انسان زندہ ہے کوئی دوسرا شخص اس کی قضا نمازیں نہیں پڑھ سکتا چاہے وہ اپنی قضا نمازیں پڑھنے سے مجبور ہی کیوں نہ ہو ۔ (مسئلہ ۱۳۸۷)

۲- باپ کی قضا نمازیں اور قضا روزے جن کی ادائیگی بڑے بیٹے پر واجب ہے[2]

۱- بڑا بیٹا جانتا ہو کہ اس کے باپ کی نمازیں قضا ہوئی تھیں ۔

- ۱- اور بڑا بیٹا یہ جانتا ہو کہ قضا نمازیں باپ نے نہیں پڑھیں
  - ۱- تو باپ کے مرنے کے بعد خود بڑا بیٹا باپ کی قضا نمازوں کو ادا کرے
  - ۲- یا بڑا بیٹا باپ کی قضا نمازوں کو ادا کرنے کے لئے کسی شخص کو اجرت دے ۔ (مسئلہ ۱۳۹۰)
- ۲- اگر بڑے بیٹے کو یہ شک ہو کہ باپ نے قضا نمازیں ادا کی تھیں یا نہیں (تو اس کو احتیاطِ واجب کی بنا پر باپ کی قضا نمازوں کو ادا کرنا چاہئے ۔) (مسئلہ ۱۳۹۱)

۲- اگر بڑے بیٹے کو یہ شک ہو کہ باپ کی نمازیں اور روزے قضا ہوئے تھے یا نہیں (تو اس پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا) (مسئلہ ۱۳۹۱)

★★ اگر بڑا بیٹا خود اپنے باپ کی قضا نمازیں پڑھنا چاہتا ہے تو اسے اپنی ذمہ داری (تکلیف) کے مطابق عمل کرنا چاہئے ۔ مثلاً قضا نمازوں کو (اگر خود کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے) کھڑے ہو کر پڑھے ۔ (مسئلہ ۱۳۹۵)

[1] ترتیب واجب نہیں ہے بہتر ہے ۔ (آیت ا... گلپایگانی)

[2] جو حکم باپ کا ہے وہی ماں کا بھی ہے ۔ (آیت ا... اراکی بنابر احتیاط واجب ماں کے لئے بھی باپ کے احکام کی رعایت کی جائے (آیت گلپایگانی)

۱۔ واجب نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے خاص طور پر روزانہ کی نمازوں کو جماعت سے پڑھنا چاہئے۔ مخصوصاً صبح، مغرب اور عشاء کی نمازیں جماعت سے پڑھنے کے لئے مسجد کے ہمسایہ اور اس کے لئے جو مسجد کی اذان کی آواز سنتا ہے زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ (مسئلہ ۱۳۹۹)

۲۔ ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ اگر ایک شخص امام جماعت کی اقتدا کرے تو ان کی ہر رکعت کا ثواب ایک سو پچاس نمازوں کے برابر ہوگا اور اگر دو آدمی اقتداء کریں تو ہر رکعت کا ثواب چھ سو نمازوں کے برابر ہوگا اور اقتداء کرنے والوں کی تعداد میں جتنا اضافہ ہوتا جائے گا ان کی نماز کے ثواب میں بھی اضافہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اقتداء کرنے والوں کی تعداد دس تک پہنچ جائے اور جب ان کی تعداد دس سے بڑھ جائے گی تو اگر تمام آسمان کاغذ ہو جائیں اور تمام سمندر روشنائی بن جائیں اور تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام جن اور انسان اور ملائکہ مل کر لکھنے والے ہو جائیں تب بھی وہ ان کی ایک رکعت کا ثواب نہیں لکھ سکتے۔ (مسئلہ ۱۴۰۰)

۳۔ لاپرواہی کے سبب سے نماز جماعت میں شرکت نہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اور کسی عذر کے بغیر نماز جماعت کو چھوڑنا مناسب نہیں ہے (مسئلہ ۱۴۰۱)

۴۔ جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے انتظار کرنا مستحب ہے اور نماز کے وقت کے آخری حصہ میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اول وقت کی پڑھی جانے والی فرادیٰ (یعنی تنہا) نماز سے بہتر ہے۔ نیز اختصار کے ساتھ پڑھی جانے والی جماعت کے ساتھ نماز طولانی فرادیٰ نماز سے بہتر ہے (مسئلہ ۱۴۰۲)

۵۔ نماز جماعت قائم ہونے کی صورت میں اس شخص کے لئے دوبارہ جماعت سے نماز پڑھنا مستحب ہے جو فرادیٰ نماز پڑھ چکا ہو ایسی صورت میں اگر اس کو بعد میں پتہ چلے کہ پہلی نماز باطل تھی تو اس کی دوسری نماز کافی ہوگی۔ (مسئلہ ۱۴۰۳)

وہ صورتیں جن میں نماز کو جماعت سے پڑھنا چاہئے

۱۔ جس شخص کو نماز میں وسواس ہوتا ہو اور صرف اس وقت اس کو وسواس نہیں ہو تا جب نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے تو عقل کے اعتبار سے اس کو نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۴۰۵)

۲۔ اگر ماں یا باپ اپنی اولاد کو جماعت سے نماز پڑھنے کا حکم دیں[1] تو چونکہ ماں اور باپ کی اطاعت واجب ہے اس لئے احتیاط واجب کی بناء پر اولاد کو جماعت سے نماز پڑھنا چاہئے اور استحباب کا قصد کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۴۰۶)

۳۔ جو شخص سورۃ الحمد اور دوسرا سورہ اور نماز کی دوسری چیزوں کو اچھی طرح نہیں جانتا لیکن سیکھ سکتا ہے تو اگر نماز کا وقت وسیع ہو تو اس کو سیکھنا چاہئے اور اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو احتیاط[2] واجب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو نماز جماعت سے پڑھے۔ (مسئلہ ۹۹۸)

---

[1] ماں باپ کے حکم کے بعد بچے پر نماز جماعت واجب ہو جاتی ہے (گلپایگانی و اراکی)
[2] احتیاط مستحب ہے (اراکی)

نمازِ جماعت کی صفوں کی کیفیت

اگر پیش نماز محراب میں ہو اور جماعت میں کوئی شخص اس کے پیچھے نماز نہ پڑھ رہا ہو تو جو لوگ محراب کے داہنی اور بائیں طرف کھڑے ہوں اور محراب کی دیوار کی وجہ سے پیش نماز کو نہ دیکھ رہے ہوں وہ پیش نماز کی اقتداء نہیں کر سکتے۔ بلکہ اگر کوئی شخص پیش نماز کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کی اقتداء بھی کر رہا ہو تب بھی ان لوگوں کے اقتداء کرنے میں اشکال[1] ہے جو اس شخص کے دونوں طرف کھڑے ہوں اور محراب کی دیوار کی وجہ سے پیش نماز کو نہ دیکھ رہے ہوں۔ (مسئلہ ۱۴۱۱)

ستون کے پیچھے کھڑا ہوا شخص اگر داہنی یا بائیں طرف سے کسی دوسرے ماموم کے واسطے سے امام سے متصل نہ ہو تو وہ اقتداء نہیں کر سکتا بلکہ اگر دونوں طرف سے اتصال بھی ہو لیکن اگر اپنی صف سے پہلے والی صف کے بعض افراد کو نہ دیکھے تو اس کی جماعت میں اشکال[2] ہے۔ (مسئلہ ۱۴۱۴)

اگر جماعت کی صفیں مسجد کے دروازے تک پہونچ جائیں تو جو شخص دروازے کے سامنے صف کے پیچھے کھڑا ہو اس کی نماز صحیح ہوگی اور اسی طرح ان لوگوں کی نماز بھی صحیح ہوگی جو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتداء کر رہے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کی نماز میں اشکال[3] ہے جو اس کی داہنی یا بائیں طرف کھڑے ہوں اور اگلی صف کو نہ دیکھ رہے ہوں۔ (مسئلہ ۱۴۱۳)

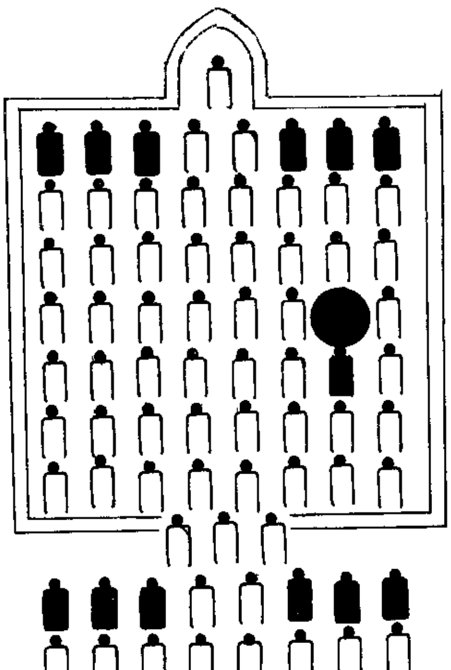

امام خمینی سے استفتاء:

سوال: جناب عالی کے اس فتوے کے بارے میں جو جماعت کی سامنے کی صفوں کے پیچھے کی صفوں سے اتصال کے سلسلے میں اور ان لوگوں کی نماز کے باطل ہونے کے سلسلے میں ہے جو ستون کے پیچھے ہوتے ہیں؛ چاہے جتنا اتصال ان کا داہنی یا بائیں طرف سے کیوں نہ ہو تو ان لوگوں کی نماز، جو اکثر مجمع کی زیادتی کی وجہ سے نماز جماعت میں اسی صورت سے ہوتی ہے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر داہنی یا بائیں طرف سے اتصال ہو اور سامنے کی صف کے کچھ ماموین یہاں تک کہ اگر ایک ماموم کو بھی دیکھتا ہے تو نماز میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

★ اگر ایک صف میں کھڑے ہونے والے لوگوں کے درمیان کسی ممیّز بچے جو اچھائی اور برائی کو سمجھتا ہو، کا فاصلہ ہو جائے اور اس بچہ کی نماز باطل ہونے کا علم نہ ہو تو وہ لوگ اقتداء کر سکتے ہیں۔[4] (مسئلہ ۱۴۱۷)

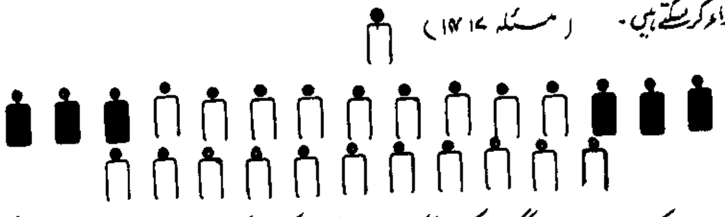

پہلی صف کے داہنے یا بائیں حصہ میں کھڑے ہوئے افراد اگر صف کی لمبائی کی وجہ سے پیش نماز کو نہ دیکھ رہے ہوں تب بھی وہ اقتداء کر سکتے ہیں اور اسی طرح اگر کسی صف کے داہنے اور بائیں حصّہ میں کھڑے ہونے والے لوگ صف کی لمبائی کی وجہ سے اگلی صف کو نہ دیکھ رہے ہوں تب بھی وہ اقتداء کر سکتے ہیں (مسئلہ ۱۴۱۲)

---

[1] اگر امام کے پیچھے کوئی اقتداء کر رہا ہے تو جو لوگ اس کے دونوں طرف کھڑے ہیں اور اتصال رکھتے ہیں اس میں کوئی اشکال نہیں ہے چاہے محراب کی دیوار کی وجہ سے امام کو نہ دیکھ رہے ہوں۔ (آیت ا... گلپایگانی و اراکی) [2] اگر کسی ایک طرف سے اتصال ہے تو اقتداء کر سکتا ہے۔ (آیت ا... گلپایگانی و اراکی)۔ [3] جو شخص دروازے کے سامنے صف کے پیچھے کھڑا ہے اس کی اور اس کے دائیں و بائیں والوں کی بھی نماز صحیح ہے اگر اتصال برقرار ہے چاہے اگلی صف کو نہ دیکھ رہے ہوں۔ (گلپایگانی و اراکی)

[4] اس بچہ ممیز کی نماز کے صحیح ہونے کا علم ہو (آیت ا... گلپایگانی)

وہ مقامات جہاں پر نماز جماعت میں انسان اقتدا کرتا ہے۔

۱۔ نماز کی ابتدا سے (یہ کہ پیش نماز (امام جماعت) کی تکبیر کے بعد اگر کوئی اگلی صف میں کھڑا ہے تو تکبیر کہہ سکتا ہے اور اگر اگلی صف کے بعد والی صفوں میں ہے تو اگر اگلی صف کے لوگ نماز کے لئے تیار ہوں اور تکبیر کہنے والے ہوں تو تکبیر کہہ سکتا ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اتنا صبر کرے کہ پہلی صف والوں کی تکبیر ختم ہوجائے) (مسئلہ ۱۴۱۸ کا اقتباس)

۲۔ پہلی رکعت کے سورۂ الحمد اور دوسرے سورے کے درمیان (یہ کہ نیت کے بعد تکبیر کہے اور نماز پڑھے) البتہ اگر کوئی شخص ابتداء نماز میں یا سورۂ الحمد اور دوسرے سورے کے درمیان اقتدا کرے اور اس کے رکوع میں جانے سے پہلے پیش نماز رکوع سے سر اٹھالے تو اس کی نماز جماعت صحیح ہوگی اور اس کو رکوع کرکے امام سے مل جانا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۴۳۰ کا اقتباس)

۳۔ جس وقت امام رکوع میں ہو۔

- ۱۔ اگر کوئی شخص اس وقت امام کی اقتدا کرے اور اس کے ساتھ رکوع میں شریک ہوجائے تو اگرچہ امام رکوع کا ذکر تمام بھی کرچکا ہو تب بھی اس کی جماعت کی نماز صحیح ہوگی اور یہ رکوع ایک رکعت شمار ہوگا (مسئلہ ۱۴۲۶)
- ۲۔ اگر کوئی شخص رکوع کی مقدار بھر جھک جائے[1]:
  - ۱۔ اور امام کے ساتھ رکوع میں شریک نہ ہوسکے (تو اس کی نماز بطور فرادیٰ صحیح ہوگی (یعنی نماز جماعت باطل ہوگی) اور اس کو فرادیٰ کی نیت سے نماز تمام کرنا چاہئے[2] (مسئلہ ۱۴۲۷)
  - ۲۔ اور اس کو یہ شک ہو کہ امام کو رکوع میں پالیا ہے یا نہیں (تو اس کی نماز بطور فرادیٰ صحیح ہوگی اور وہ اس کو تمام کرے) (مسئلہ ۱۴۲۸)
- ۳۔ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے کہ اس کے رکوع کی مقدار بھر جھکنے سے پہلے ہی امام رکوع سے سر اٹھالے:
  - ۱۔ تو وہ فرادیٰ نماز کی نیت کرسکتا ہے۔[3]
  - ۲۔ یا پھر وہ[4] اتنی دیر تک انتظار کرے کہ امام دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوجائے اور اس صورت میں اسے اپنی پہلی رکعت شمار کرنا چاہیے۔ (مسئلہ ۱۴۲۹)

۴۔ جس وقت امام دوسری رکعت میں ہو: اگر کوئی شخص اس صورت میں اقتدا کرے تو اس کو امام کے ساتھ قنوت اور تشہد پڑھنا چاہئے اور احتیاط یہ ہے کہ تشہد پڑھتے وقت ہاتھوں کی انگلیوں اور پیروں کے تلووں کے اگلے حصہ کو زمین پر ٹیک دے اور گھٹنوں کو بلند رکھے اور اسے تشہد کے بعد امام کے ساتھ کھڑے ہوکر سورۂ الحمد اور دوسرا سورہ پڑھنا چاہئے۔ اور اگر سورۂ الحمد اور دوسرا سورہ پڑھنے کیلئے وقت کافی نہ ہو تو صرف سورۂ الحمد پڑھے اور رکوع یا سجدہ میں امام سے مل جائے یا فرادیٰ نماز کی نیت کرے تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔ لیکن اگر سجدہ میں امام سے ملے تو بہتر یہ ہے کہ احتیاطاً دوبارہ نماز پڑھے (مسئلہ ۱۴۳۹)[5]

۵۔ جس وقت امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہو: تو اگر ماموم کو معلوم ہو کہ اقتدا کرکے سورۂ الحمد پڑھنے کی صورت میں امام کو رکوع میں نہ پاسکے گا (تو احتیاط واجب کی بناء پر اس کو اقتدا کرنے میں اتنی دیر انتظار کرنا چاہئے کہ امام رکوع میں چلا جائے۔ (مسئلہ ۱۴۴۱)

۶۔ جس وقت امام آخری رکعت کا تشہد پڑھ رہا ہو: تو اس وقت اگر ماموم جماعت کی نماز کا ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ نیت اور تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد بیٹھ جائے اور امام کے ساتھ تشہد بھی پڑھتا رہے لیکن سلام نہ پڑھے اور اتنی دیر تک انتظار کرے کہ امام سلام پڑھ لے اور اس کے بعد کھڑا ہوجائے اور بغیر دوبارہ نیت کئے اور بغیر دوبارہ تکبیرۃ الاحرام کہے سورۂ الحمد اور دوسرا سورہ پڑھے اور اس کو اپنی نماز کی پہلی رکعت شمار کرے۔ (مسئلہ ۱۴۳۱)

۷۔ ماموم یہ نہ جانتا ہو کہ امام کی کونسی رکعت ہے: تو ایسی صورت میں ماموم اقتدا کرسکتا ہے لیکن اس کو چاہئے کہ سورۂ الحمد اور دوسرا سورہ قربت کی نیت سے پڑھے۔ اگر بعد میں معلوم ہو کہ امام کی پہلی یا دوسری رکعت تھی تب بھی اس کی نماز صحیح ہوگی اور اس طرح سورۂ الحمد اور دوسرے سورے کے زیادہ پڑھ لینے سے کوئی حرج نہیں ہوگا۔ (مسئلہ ۱۴۴۶)

---

[1] بشرطیکہ عمداً اس نے اپنے رکوع میں تاخیر نہ کی ہو ورنہ احتیاط واجب ہے کہ نماز کو تمام کرکے دوبارہ پڑھے (گلپایگانی)

[2] احتیاط یہ ہے کہ سر کو رکوع سے اٹھالے اور ایک رکعت شمار کرے پھر فرادیٰ تمام کرکے دوبارہ پڑھے اگرچہ حکم صحیح، نماز بعید لیتی (آیت ...)

[3] بشرطیکہ امام کے اٹھنے میں اتنی دیر ہوجائے کہ نہ کہا جاسکے یہ نماز پڑھ رہا ہے (آیت ... گلپایگانی)

[4] بنابر احتیاط واجب یہی کرے اگر امام کے اٹھنے میں تاخیر غیر معمولی ہو تو فرادیٰ پڑھے (آیت ... گلپایگانی)

[5] چاہے امام سے رکوع میں ملحق ہو یا سجدہ میں (اراکی) اگر رکوع میں امام سے ملحق نہ ہوسکے تو احتیاط واجب ہے کہ حمد کو بھی ادھورا چھوڑ کے امام سے سجدہ میں ملحق ہو۔ سجدہ میں ملحق ہونے پر بہتر ہے کہ نماز کو دوبارہ بھی پڑھے (آیت ... گلپایگانی)

جو شخص امام سے ایک رکعت پیچھے رہ جائے تو جب امام آخری رکعت کا تشہد پڑھ رہا ہو تو اس وقت وہ کھڑے ہو کر اپنی باقی نماز کو تمام کر سکتا ہے۔ اور یا[1] اپنے ہاتھوں کی انگلیاں اور پیروں کے تلووں کے اگلے حصہ کو لے زمین پر رکھنا چاہئے اور گھٹنوں کو زمین سے بلند رکھنا چاہئے اور تشہد پڑھ کر وہ اتنی دیر انتظار کرے کہ امام نماز کا سلام پڑھ لے اور اس کے بعد وہ کھڑا ہو جائے (اور نماز تمام کرتے) (مسئلہ ۱۴۵۲)

امام جماعت کے لئے شرطیں:

۱- بالغ ہو
۲- عاقل ہو
۳- شیعہ اثنا عشری ہو۔
۴- عادل
۵- حلال زادہ ہو
۶- نماز کو صحیح طریقے سے پڑھ سکتا ہو[2]
۷- اور اگر ماموم مرد ہو تو امام کو بھی مرد ہونا چاہئے اور احتیاط واجب کی بناء پر امام کو ہر حالت میں مرد ہی ہونا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۴۵۳)

اگر کوئی شخص کسی امام کو عادل سمجھتا تھا اور بعد میں اس کے بارے میں شک ہو کہ وہ اپنی عدالت پر باقی ہے یا نہیں تو وہ اس کی اقتداء کر سکتا ہے۔

کس شخص کی اقتدا نہیں کرنا چاہئے

۱- کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی (اقتدا نہیں کر سکتا) (مسئلہ ۱۴۵۴)
۲- کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا لیٹ کر نماز پڑھنے والے کی (اقتدا نہیں کر سکتا) (
۳- بیٹھ کر نماز پڑھنے والا لیٹ کر نماز پڑھنے والے کی (اقتدا نہیں کر سکتا) (مسئلہ ۱۴۵۵)
۴- لیٹ[3] کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے والے کی (اقتدا نہیں کر سکتا، احتیاط واجب کی بنا پر) (مسئلہ ۱۴۵۶)

[1] امام سے ایک رکعت پیچھے رہ جانے والے کے لئے احتیاط واجب ہے کہ جب امام آخری رکعت کا تشہد پڑھ رہا ہو تو ہاتھوں کی انگلیوں اور پیروں کے تلووں کے اگلے حصہ کو زمین پر رکھے اور زانو کو بلند کرے اور صبر کرے یہاں تک کہ امام تشہد ختم کرے تو وہ کھڑا ہو جائے امام کے سلام کا انتظار کرنا واجب نہیں (آیت اللہ گلپائگانی)

[2] علاوہ نماز میت کے۔ (آیت اللہ گلپائگانی)

[3] بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے۔ لیکن لیٹ کر نماز پڑھنے والا اگر لیٹ کر نماز پڑھنے والے کی اقتدا کرے تو اشکال ہے (آیت اللہ گلپائگانی)

جماعت کے احکام

ماموم کو نیت کرتے وقت امام کو معین کرنا چاہئے لیکن اس کا نام جاننا ضروری نہیں ہے مثلاً اگر اس طرح نماز کی نیت کرے کہ میں امام حاضر کی اقتدا کر رہا ہوں تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔
(مسئلہ ۱۴۶۰)

ماموم کے فرائض

۱۔ ماموم کو امام کے آگے نہیں کھڑا ہونا چاہئے۔ اور احتیاط واجب کی بنا پر ماموم کو امام سے تھوڑا پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۱
(مسئلہ ۱۴۳۲)

۲۔ ماموم کو سورۂ الحمد اور دوسرے سورہ کے علاوہ دوسری ساری چیزیں خود پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر ماموم کی پہلی یا دوسری رکعت ہو اور امام کی تیسری یا چوتھی رکعت ہو تو ماموم کو سورۂ الحمد اور دوسرا سورہ بھی پڑھنا چاہئے (مسئلہ ۱۴۶۱)

۳۔ اگر ماموم صبح، مغرب اور عشاء کی نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں امام کے سورۂ الحمد اور دوسرے سورہ پڑھتے وقت اس کی آواز سن رہا ہو تو اس کو سورۂ الحمد اور دوسرا سورہ نہیں پڑھنا چاہئے لیکن اگر امام کی آواز نہ سن رہا ہو تو سورۂ الحمد اور دوسرے سورہ کو پڑھنا مستحب ہے البتہ آہستہ پڑھنا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۴۶۲)

۴۔ ماموم کو ظہر و عصر کی نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد اور دوسرا سورہ نہیں پڑھنا چاہئے اور مستحب یہ ہے کہ اس کے بجائے صرف ذکر پڑھتا رہے۔ (مسئلہ ۱۴۶۶)

۵۔ ماموم کو امام سے پہلے تکبیرۃ الاحرام نہیں کہنا چاہئے بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ امام کی تکبیرۃ الاحرام کے تمام ہونے سے پہلے ماموم تکبیرۃ الاحرام نہ کہے۔ (مسئلہ ۱۴۶۷)

★ امام خمینیؒ استفتاء

سوال: اکثر مڈل یا جونیئر ہائی اسکولوں میں نماز جماعت برقرار ہوتی ہے اور چونکہ ان اسکولوں میں اکثر طلباء کی عمریں گیارہ سے چودہ سال تک ہوتی ہیں تو کیا ان کے ساتھ جماعت کی نماز پڑھنا صحیح ہے اور اس کی کیا شرطیں ہیں؟

جواب: اگر امام جماعت بالغ ہو اور عادل ہو اور صفوں کے درمیان اتصال ہو تو جماعت سے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

---

۱ اگر ماموم کا قد امام سے بڑا ہو (گلپائگانی)

نمازِ جماعت میں امام سے پہلے یا بعد ماموم کے ذریعہ انجام دیئے جانے والے کاموں کے احکام

۱۔ تکبیرۃ الاحرام: ماموم کو امام سے پہلے تکبیرۃ الاحرام نہیں کہنا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۴۶۷)

۲۔ سلام: ماموم[1] اگر جان بوجھ کر بھی امام سے پہلے سلام پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے (مسئلہ ۱۴۶۸)

۳۔ رکوع اور سجدے: ماموم کو چاہئے کہ ان چیزوں کے علاوہ کہ جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں نماز کے دوسرے کام بھی (مثلاً رکوع اور سجدے) امام کے ساتھ یا تھوڑا سا اس کے بعد بجالائے اور اگر کوئی شخص جان بوجھ کر یہ کام امام سے پہلے یا امام سے بہت مدت بعد بجالائے تو وہ گنہگار ہوگا لیکن اس کی نماز صحیح ہوگی۔ لیکن اگر دو رکن پے در پے امام سے پہلے یا بعد بجالائے تو احتیاطِ واجب کی بناء پر نماز کو تمام کرنے کے بعد دوبارہ پڑھے اگرچہ بعید نہیں ہے کہ اس کی نماز صحیح ہو اور فرادیٰ ہو جائے۔ (مسئلہ ۱۴۷۰)

★ اگر بھولے سے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالے اور بھول کر یا اس خیال سے کہ وہ امام سے نہیں جاملے گا رکوع یا سجدہ میں نہ جائے تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔ (مسئلہ ۱۴۷۴)

۴۔ رکوع: اگر بھولے سے امام سے پہلے ہی رکوع سے سر اٹھالے
- ۱۔ تو اگر امام رکوع میں ہے تو رکوع میں واپس جانا چاہئے اور پھر سے امام کے ساتھ ہی رکوع سے سر اٹھانا چاہئے۔
- ۲۔ لیکن اگر وہ رکوع میں واپس جائے اور رکوع میں پہونچنے سے پہلے امام رکوع سے سر اٹھالے تو پھر اس کی نماز باطل ہے (مسئلہ ۱۴۷۱)

۵۔ رکوع: اگر بھولے سے امام سے پہلے رکوع میں چلا جائے
- ۱۔ اور حالت یہ ہو کہ اگر واپس لوٹنے کی صورت میں امام کی کچھ قرائت پالے گا تو اگر وہ رکوع سے سر اٹھالے اور امام کے ساتھ دوبارہ رکوع میں جائے تو اس کی نماز صحیح ہوگی[2]۔ (مسئلہ ۱۴۷۶)
- ۲۔ اور اگر حالت یہ ہو کہ اگر وہ واپس لوٹ آئے تو امام کی قرائت میں سے کچھ بھی نہ پاسکے گا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ سر اٹھالے اور امام کے ساتھ نماز کو تمام کرے اور اس کی نماز صحیح[3] ہوگی اور اگر امام کے رکوع میں پہونچنے تک سر نہ اٹھایا ہو تو بھی اس کی نماز صحیح ہوگی (مسئلہ ۱۴۷۶)

۶۔ سجدہ: اگر بھولے سے سجدہ سے سر اٹھالے اور یہ دیکھے کہ امام ابھی سجدہ میں ہے تو لے سجدہ میں واپس چلا جانا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۴۷۲)

۷۔ سجدہ: اگر کوئی شخص امام سے پہلے سجدہ میں چلا جائے تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ سجدہ سے سر[4] اٹھا کر امام کے ساتھ سجدہ میں جائے اور اگر سجدہ سے سر نہ اٹھائے تو بھی اس کی نماز صحیح ہوگی۔ (مسئلہ ۱۴۷۸)

---

[1] اگر سن رہا ہو یا جانتا ہو تو امام سے پہلے سلام نہ کہنا احتیاطاً مستحب ہے (آیت ا... اراکی) [2] اور احتیاط واجب یہ ہے کہ دونوں رکوع میں ذکر کرے (اراکی)
[3] مگر احتیاطاً مستحب ہے کہ نماز تمام کرکے دوبارہ پڑھے (آیت ا... گلپایگانی)۔ آیت ا... اراکی نے اس مسئلہ سے تعرض نہیں کیا۔
[4] واجب ہے سر اٹھالے اور امام کے ساتھ سجدہ کرے اور احوط استحبابی ہے کہ نماز تمام کرکے دوبارہ پڑھے اور اگر سر نہ اٹھائے تب بھی صحیح ہے (آیت ا... اراکی) سر نہ اٹھائے تو صحیح ہے اور اگر امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے قصد سے سر اٹھالے اور امام کے ساتھ سجدہ کرے تو احتیاط مستحب ہے نماز تمام کرکے دوبارہ پڑھے (آیت ا... گلپایگانی)

نمازِ آیات چار چیزوں کی وجہ سے واجب ہوتی ہے

۱۔ سورج گرہن

۲۔ چاند گرہن۔ چاہے تھوڑا سا چاند گرہن لگا ہو اور کوئی اس سے خوفزدہ بھی نہ ہو۔

۳۔ زلزلہ۔ چاہے اس سے کوئی بھی خوفزدہ نہ ہو۔

۴۔ گرج و چمک اور سیاہ اور سرخ آندھیاں وغیرہ۔ جبکہ اکثر لوگ ان سے خوفزدہ ہوں اور اسی طرح احتیاطِ واجب کی بناء پر دہشت ناک زمینی حادثات جیسے زمین کا پھٹ جانا اور دھنس جانا وغیرہ سب کے لئے نمازِ آیات پڑھنا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۴۹۱)

نمازِ آیات کے احکام

۱۔ جن چیزوں کی وجہ سے نمازِ آیات واجب ہوتی ہے وہ جس شہر میں واقع ہوں گی صرف اسی شہر کے لوگوں کو نمازِ آیات پڑھنا چاہئے اور دوسری جگہوں کے لوگوں کے لئے واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر دونوں جگہیں اتنی قریب ہوں کہ دونوں ایک ہی شہر شمار ہوتی ہوں تو نمازِ آیات دونوں جگہ کے رہنے والوں پر واجب ہوگی۔ (مسئلہ ۱۴۹۴)

۲۔ جس وقت سورج یا چاند کو گرہن لگنا شروع ہو اسی[2] وقت سے نمازِ آیات پڑھی جا سکتی ہے اور احتیاطِ[3] واجب یہ ہے کہ نماز کو ادا کرنے میں اتنی دیر نہ کرے کہ سورج یا چاند گرہن ختم ہونا شروع ہو جائے۔ (مسئلہ ۱۴۹۵)

۳۔ جیسے ہی زلزلہ، گرج، چمک وغیرہ شروع ہو تو فوراً ہی نمازِ آیات انسان کو پڑھنا چاہئے اور کوئی شخص اگر نہ پڑھے تو گنہگار ہوگا اور عمر کے آخری لمحہ تک اس پر یہ نماز واجب ہوگی اور جب بھی پڑھ لے ادا ہو جائے گی۔ (مسئلہ ۱۴۹۷)

۴۔ اگر سورج گرہن یا چاند گرہن کے ختم ہونے کے بعد کسی کو پتہ چلے کہ پورا گرہن لگا تھا تو اسے نمازِ آیات کی قضا ادا کرنا چاہئے۔ لیکن (اگر دونوں صورتوں میں معلوم ہو جائے کہ) تھوڑا سا گرہن لگا تھا تو نمازِ آیات کی قضا اس پر واجب نہ ہوگی۔ (مسئلہ ۱۴۹۹)

---

[1] یہ احتیاط دونوں کے یہاں نہیں ہے۔
[2] اسی وقت سے پڑھنی چاہئے (آیت ا... اراکی)
[3] احتیاط مستحب (اراکی)

نماز آیات دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں اور اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے :

نماز آیات دو طریقوں سے پڑھی جاسکتی ہے -

(۱)

۱- نیت کرے -

۲- تکبیر کہے -

۳- ایک مرتبہ سورۂ الحمد اور ایک پورا سورہ پڑھے -

۴- پھر رکوع میں جائے اور رکوع سے کھڑا ہو جائے -

۵- دوبارہ ایک مرتبہ سورۂ الحمد اور ایک پورا سورہ پڑھے اور پھر رکوع میں جائے اور اسی طرح پانچ رکوع کرے اور پانچواں رکوع کرکے کھڑا ہو جائے پھر دونوں سجدے بجالائے اور پھر کھڑے ہو کر پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی پڑھے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز تمام کرے (مسئلہ ۱۵۰۷)

(۲)

۱- نیت کرے -

۲- تکبیر کہے -

۳- ایک مرتبہ سورۂ الحمد پڑھے -

۴- کسی ایک سورہ کی آیتوں کے پانچ حصے کرکے ایک آیت یا اس سے زیادہ پڑھے -

۵- پھر رکوع میں جائے اور رکوع سے کھڑا ہو جائے -

۶- بغیر سورۂ الحمد پڑھے اسی سورہ کا دوسرا حصہ پڑھ کر پھر رکوع میں جائے۔ اسی طرح پڑھتا رہے یہاں تک کہ پانچویں رکوع سے پہلے اس سورہ کو تمام کردے۔ مثلاً سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنے کے لئے :

- اول : سورۂ توحید کے قصد سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر رکوع میں جائے۔
- دوم : پھر کھڑا ہو جائے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہہ کر دوبارہ رکوع میں جائے۔
- سوم : اور اس کے بعد رکوع سے کھڑا ہو جائے اور اَللّٰهُ الصَّمَدُ کہہ کر پھر رکوع میں جائے۔
- چہارم : پھر کھڑے ہو کر لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ کہہ کر رکوع میں جائے۔
- پنجم : اس کے بعد کھڑے ہو کر وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کہے اور اس کے بعد پانچویں رکوع میں جائے اور پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دونوں سجدے بجالائے اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی پڑھے اور پھر دونوں سجدوں کے بعد تشہد اور سلام پڑھ کر نماز تمام کردے۔

(مسئلہ ۱۵۰۸)

سوال : روزہ کیا ہے؟

جواب : روزہ سے مراد یہ ہے کہ خدا کے حکم کی تعمیل کے لئے اذانِ صبح سے مغرب تک کوئی شخص روزہ باطل کرنے والی چیزوں سے پرہیز کرے۔

نیّت :

روزہ کی نیت کے احکام

۱۔ روزہ کی نیت کا دل میں دہرانا یا مثلاً زبان سے یہ کہنا ضروری نہیں ہے کہ کل روزہ رکھوں گا بلکہ اتنا ہی کہ خدا کے حکم کی تعمیل کے لئے اذانِ صبح سے مغرب تک روزہ باطل کرنے والا کوئی کام نہ کیا جائے کافی ہے۔ اور اس بات کا یقین حاصل کرنے کے لئے کہ اس پورے وقت میں روزہ سے تھا صبح کی اذان سے کچھ دیر پہلے اور مغرب سے کچھ دیر بعد تک روزہ باطل کرنے والے کاموں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۵۵۰)

۲۔ اگر کوئی شخص رمضان کے روزوں کے علاوہ کوئی اور روزہ رکھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ اس روزہ کو معین کرے مثلاً نیت کرے کہ قضا روزہ یا نذر کا روزہ رکھتا ہوں۔ لیکن ماہِ رمضان میں یہ ضروری نہیں ہے کہ نیت کرے کہ میں رمضان کا روزہ رکھتا ہوں۔ بلکہ اگر اسے معلوم نہ ہو کہ رمضان کا مہینہ ہے یا بھول جائے اور کسی اور روزہ کی نیت کرلے تو وہ روزہ رمضان کے مہینے کا روزہ شمار ہوگا۔ (مسئلہ ۱۵۵۵)

۳۔ اگر کوئی شخص مثلاً رمضان کے مہینہ کے پہلے دن کے روزہ کی نیت سے روزہ رکھے اور بعد میں یہ پتہ چلے کہ رمضان کے مہینہ کا دوسرا یا تیسرا روزہ تھا تو اس کا روزہ صحیح ہوگا (مسئلہ ۱۵۵۷)

۴۔ اگر کوئی شخص اذانِ صبح سے پہلے نیت کرلے اور سو جائے اور مغرب کے بعد بیدار ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے (مسئلہ ۱۵۶۰)

۵۔ جس دن کے بارے میں شک ہو کہ یہ شعبان کا آخری دن ہے یا رمضان کا پہلا دن تو اس دن کا روزہ واجب نہیں ہے۔[2] (مسئلہ ۱۵۶۸)

۶۔ اگر کوئی شخص کسی خاص معین دن کے روزہ میں مثلاً رمضان کے مہینہ کے روزہ میں روزہ کی نیت سے پھر جائے تو اس کا روزہ باطل ہوگا۔ لیکن اگر وہ صرف نیت کرے کہ روزہ باطل کرنے والا کام انجام دوں گا اور اس کام کو انجام نہ دے[1] تو اس کا روزہ باطل نہ ہوگا (مسئلہ ۱۵۷۰)

بیمار شخص کا روزہ (مسئلہ ۱۵۶۷)

- اگر کوئی بیمار شخص رمضان کے مہینہ میں ظہر سے پہلے ٹھیک ہوجائے اور اس نے اذانِ صبح سے اس وقت تک روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو اس کو روزہ کی نیت کرنا چاہئے اور اس[2] دن کا روزہ رکھنا چاہئے۔
- اگر کوئی بیمار شخص ظہر کے بعد ٹھیک ہو تو اس پر اس دن کا روزہ واجب نہیں ہوگا۔

---

[1] اگر نیت کرے کہ روزہ باطل کرنے والی چیز کو استعمال کروں گا چاہے استعمال نہ بھی کرے روزہ باطل ہے (آیت ا... اراکی) روزہ باطل کرنے کا ارادہ کرے تو باطل ہوجاتا ہے خواہ چاہے اپنے ارادہ سے توبہ بھی کرلے اور کسی مبطل کا استعمال بھی نہ کرے (آیت ا... گلپایگانی)

[2] اس دن کا روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔ (آیت ا... گلپایگانی)

نیت :

روزے کی نیت کا وقت

انسان ماہِ رمضان کی ہر رات میں آنے والے دن کے ہر روزے کی نیت کرسکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ ماہِ رمضان کی پہلی رات میں بھی پورے مہینہ کے روزوں کی نیت کرے (مسئلہ ۱۵۵۱)

ماہِ رمضان میں اوّل شب سے اذانِ صبح تک کسی بھی وقت اگلے دن کے روزہ کی نیت کی جاسکتی ہے اس میں اشکال نہیں ہوگا۔ (مسئلہ ۱۵۵۲)

جو شخص اذانِ صبح سے پہلے روزہ کی نیت کئے بغیر سوجائے

اگر ظہر سے پہلے جاگے اور نیت کرلے تو اس کا روزہ صحیح ہوگا چاہے اس کا روزہ واجب ہو یا مستحب۔[1]

اگر ظہر کے بعد جاگے تو پھر واجب روزہ کی نیت نہیں کرسکتا۔ (مسئلہ ۱۵۵۴)

روزے کے احکام

۱۔ اگر کوئی بچہ ماہِ رمضان میں اذانِ صبح سے پہلے بالغ ہوجائے تو اسے روزہ رکھنا چاہئے اور اگر اذانِ صبح کے بعد بالغ ہو تو اس پر اس دن کا روزہ واجب[2] نہ ہوگا (مسئلہ ۱۵۶۲)

۲۔ جس شخص کے ذمہ قضا روزہ یا کوئی اور واجب روزہ ہو تو وہ شخص مستحبی روزہ نہیں رکھ سکتا۔ (مسئلہ ۱۵۶۳)

مبطلات روزہ

(یعنی وہ چیزیں جو روزہ کو باطل کرتی ہیں۔

نو چیزیں روزہ کو باطل کردیتی ہیں

۱۔ کھانا پینا۔

۲۔ جماع کرنا۔

۳۔ استمناء کرنا (یعنی انسان کوئی ایسا کام کرے کہ جس سے اس کی منی نکل آئے)

۴۔ خدا، رسولؐ اور رسولؐ کے جانشینوں کی طرف جھوٹی نسبت دینا۔

۵۔ گاڑھے غبار کا حلق تک پہونچانا۔

۶۔ پورے سر کو پانی میں ڈبونا۔

۷۔ اذانِ صبح تک جنابت، حیض یا نفاس کی حالت پر باقی رہنا۔

۸۔ سیّال (بہنے والی) چیزوں سے انیما (امالہ) کرنا۔

۹۔ قے کرنا۔

---

[1] لیکن اگر واجب معین ہو جیسے رمضان کا روزہ تو احتیاط واجب ہے کہ رجاءً روزہ کی نیت کرے اور اس کو تمام کرے۔ بعد میں قضا بھی کرے۔ (آیت ا... گلپائگانی)

[2] اگر اذان صبح کے بعد بالغ ہو اور کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزہ کو باطل کردیتا ہو تب بھی اس دن کا روزہ واجب ہے (آیت ا... اراکی) اگر ظہر سے پہلے بھی بالغ ہوجائے اور مبطلات روزہ میں سے کسی شئی کو انجام نہ دیا ہو تو احتیاط واجب ہے کہ اس دن کا روزہ رکھے۔ (آیت ا... گلپائگانی)

۱۔ کھانا پینا :

کھانا پینا

جان بوجھ کر : اگر روزہ دار جان بوجھ کر کوئی چیز کھالے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ چاہے وہ چیز عام طور پر کھائی پی جاتی ہو مثلاً روٹی اور پانی یا چاہے عام طور پر کھائی پی نہ جاتی ہو مثلاً مٹی یا درخت کا دودھ (یا پانی) چاہے وہ چیز کم مقدار میں ہو یا زیادہ مقدار میں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص مسواک کو منہ سے نکال کر دوبارہ منہ میں لے جائے اور اس کی رطوبت نگل جائے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ البتہ اگر مسواک کی رطوبت منہ کی تری میں اس طرح گھل مل جائے کہ اس کو باہری تری نہ کہا جا سکے (تو ایسی صورت میں اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔ (مسئلہ ۱۵۷۳)

بھولے سے : اگر روزہ دار بھولے سے کوئی چیز کھالے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔ (مسئلہ ۱۵۷۵)

وہ چیزیں جن کا حکم یا شمار کھانے پینے کی چیزوں میں ہوتا ہے اور جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہے

۱۔ دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی چیز کو جان بوجھ کر نگل جانے سے۔ (مسئلہ ۱۵۷۷)

۲۔ سر اور سینے سے جو بلغم منہ کے اندر کی فضا میں پہونچ جائے اور اسے اگر روزہ دار نگل جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر (مسئلہ ۱۵۸۰)

۳۔ ایسے انجکشن لگوانے سے جو غذا کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ (احتیاط واجب کی بنا پر) (مسئلہ ۱۵۷۶)

دو صورتوں میں روزہ دار اپنا روزہ توڑ یا چھوڑ سکتا ہے۔

۱۔ اگر روزہ دار اتنا پیاسا ہو کہ اسے پیاس کی وجہ سے مرنے کا ڈر ہو تو وہ اتنا پانی پی سکتا ہے جس سے اس کی جان بچ جائے لیکن اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ اور اگر رمضان کا مہینہ ہو تو باقی وقت میں اسے روزہ باطل کرنے والے کاموں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۵۸۱)

۲۔ کوئی انسان کمزوری کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑ سکتا ہے لیکن اگر اس کی کمزوری اتنی زیادہ ہو کہ عام طور پر اس کو برداشت نہ کر سکے تو ایسی صورت میں روزہ چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۵۸۳)

★★ بچہ یا پرندہ کے لئے غذا چبانے اور غذا چکھنے نیز اسی طرح کے ایسے دوسرے کام کرنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا جن میں عام طور پر غذا حلق تک نہیں پہونچتی چاہے اتفاق سے حلق تک پہونچ جائے۔ لیکن اگر کسی کو پہلے سے معلوم ہو کہ غذا حلق تک پہونچ جائے گی اور پہونچ بھی جائے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور اسے چاہئے کہ اس روزہ کی قضا کرے اور ساتھ ہی اس پر کفارہ بھی واجب ہوگا۔ (مسئلہ ۱۵۸۲)

---

۱ لیکن اگر جانتا ہے کہ منہ میں باقی ہے تو احتیاط واجب ہے کہ نگلنے سے اجتناب کرے۔ (آیت ا... گلپائگانی)

۲ یہ احتیاط مستحب ہے اور انجکشنوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر انجکشن لگوانا ضروری ہو اور لگوائے تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔ (آیت ا... گلپائگانی)

۳ چاہے اتفاق سے حلق تک بھی پہونچے۔ (آیت ا... گلپائگانی)

۲. جماع کرنا :

جماع سے روزہ باطل ہوجاتا ہے ۔

۳۔ استمناء کرنا :

اگر روزہ دار استمناء کرے یعنی کوئی ایسا کام کرے جس کی وجہ سے اس کی منی نکل آئے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا ۔

منی کے احکام

۱۔ اگر بغیر اختیار کے منی نکل آئے تو روزہ باطل نہیں ہوگا ۔ (مسئلہ ۱۵۸۹)

۲۔ اگر روزہ دار کوئی ایسا کام کرے جس کی وجہ سے بے اختیار منی نکل آئے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا (مسئلہ ۱۵۸۹)

۳۔ اگر منی نکل آنے کی نیت سے کوئی کام انجام دے تو پھر منی نہ نکلنے کی صورت میں روزہ باطل نہیں ہوگا ۔[۱]

۴۔ اگر روزہ دار کو یہ معلوم ہو کہ دن میں سونے کی صورت میں محتلم ہوجائے گا[۲]، یعنی سونے میں اس کی منی نکل جائے گی، تب بھی وہ دن میں سو سکتا ہے ۔ چنانچہ اگر وہ سو جائے اور منی بھی نکل جائے تب بھی اس کا روزہ صحیح ہوگا ۔ (مسئلہ ۱۵۹۰)

اگر روزہ دار منی نکلتے وقت جاگ جائے تو اس پر منی روکنا واجب نہیں ہے ۔ (مسئلہ ۱۵۹۱)

۴۔ خدا، رسولؐ اور رسول کے جانشینوں کی طرف جھوٹی نسبت دینا ۔

خدا، رسولؐ اور رسول کے جانشینوں کی طرف جھوٹی نسبت تین طریقوں سے دی جاسکتی ہے

۱۔ اگر روزہ دار زبان، تحریر یا اشارہ یا کسی اور طریقہ سے خدا، پیغمبرؐ یا پیغمبرؐ کے جانشینوں کی طرف جان بوجھ کر جھوٹی نسبت دے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا چاہے وہ فوراً کہہ دے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یا فوراً توبہ کرلے ۔ اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور باقی انبیاء علیہم السلام اور ان کے جانشینوں کے بارے میں بھی اس حکم میں کوئی فرق نہیں ہے[۳] ۔ (مسئلہ ۱۵۹۶)

۲۔ اگر روزہ دار کسی بات کو سچ سمجھتے ہوئے خدا اور رسول سے نقل کرے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ یہ بات جھوٹ تھی تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا ۔ (مسئلہ ۱۵۹۸)

۳۔ اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو کہ خدا اور پیغمبرؐ کی طرف جھوٹی نسبت دینے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے اور جس بات کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ جھوٹ ہے اس کی نسبت ان کی طرف دے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ جو کہا تھا سچ تھا تو اس کا روزہ صحیح ہوگا[۴] ۔ (مسئلہ ۱۵۹۹)

---

[۱] باطل ہوجائے گا (آیت ا... اراکی) جس کو معلوم ہے کہ عمداً منی نکالنے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے اگر منی نکالنے کی نیت سے کسی سے بازی و شوخی کرے تو چاہے منی نہ نکلے اس کا روزہ باطل ہے اور قضا واجب ہے اور اگر منی بھی نکل آئے تو کفارہ بھی واجب ہے اور رمضان میں باقی دن کچھ کھا پی نہیں سکتا ۔ (آیت ا... گلپائگانی)[۵]

[۵] کا روزہ باطل ہے (آیت ا... گلپائگانی و اراکی) اور اگر ماہ رمضان ہے تو غروب تک مبطلات سے اجتناب بھی کرے (آیت ا... گلپائگانی)

[۲] احتیاط مستحب ہے کہ نہ سوئے لیکن اگر سوجائے اور منی نکل آئے تو روزہ باطل نہ ہوگا ۔ (آیت ا... گلپائگانی) ۔ [۳] خدا، رسولؐ، رسولؐ خدا کے جانشین یعنی ائمہؑ، انبیائے گزشتہ اور ان کے جانشین سب کا یہی حکم ہے البتہ حضرت معصومہؑ کا بھی حکم بنابر احتیاط واجب یہی ہے ۔ (آیت ا... اراکی)

اگر کوئی شخص ایسی خبر بیان کرنا چاہتا ہے جس کے بارے میں اسے معلوم نہ ہو کہ یہ سچ ہے یا جھوٹ اور یہ بھی چاہے کہ اس کا روزہ باطل نہ ہو تو اسے ان تین باتوں میں سے ایک پر عمل کرنا چاہئے (مسئلہ ...)

۱۔ احتیاطاً واجب کی بناء پر اسے چاہئے کہ جس کے ذریعے سے وہ خبر ملی ہے اس کے حوالے سے بیان کرے۔

۲۔ احتیاطِ واجب کی بناء پر اسے چاہئے کہ جس کتاب میں وہ خبر درج ہے اس کے حوالے سے بیان کرے۔

۳۔ اگر اپنی طرف سے بھی خبر دے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

۵۔ گاڑھے غبار کا حلق تک پہونچانا :

گاڑھے غبار کے حلق تک پہونچانے کے بارے میں احکام

۱۔ حلق تک گاڑھے غبار کے پہونچانے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے چاہے وہ غبار ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حلال ہے جیسے آٹا یا وہ غبار ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حرام ہے۔[1] (مسئلہ ۱۶۰۳)

۲۔ روزہ دار کو چاہئے کہ وہ گاڑھی بھاپ جو منہ میں جاکر پانی کی شکل میں بدل جاتی ہے حلق تک نہ پہونچائے۔ نیز احتیاطِ واجب کی بناء پر سگریٹ اور تمباکو وغیرہ کے دھوئیں کو بھی حلق تک نہ پہونچائے (مسئلہ ۱۶۰۵)

۳۔ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ وہ روزے سے ہے اور خیال نہ رکھے یا بغیر اختیار کے اس کے حلق میں غبار یا اسی کی طرح کوئی دوسری چیز چلی جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔ چنانچہ اگر ممکن ہو تو اسے باہر نکال دینا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۶۰۷)

۶۔ پورے سر کو پانی میں ڈبونا :

پورے سر کو پانی میں ڈبونا

۱۔ جان بوجھ کر : اگر روزہ دار جان بوجھ کر پورے سر کو پانی میں ڈبو دے، چاہے اس کا بقیہ بدن پانی سے باہر ہی کیوں نہ ہو تو احتیاطِ واجب کی بناء پر اسے اس روزہ کی قضا ادا کرنا چاہئے۔ لیکن اگر اس کا سارا بدن پانی میں ہو اور اس کے سر کا کچھ حصہ پانی سے باہر ہو تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔ (مسئلہ ۱۶۰۸)

۲۔ بھولے سے : اگر روزہ دار بغیر اختیار کے پانی میں گر پڑے اور اس کا پورا سر پانی میں ڈوب جائے یا بھول جائے کہ روزے سے ہے اور سر کو پانی میں ڈبو دے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔ (مسئلہ ۱۶۱۳)

---

[1] حکم دونوں (آیت ا... اراکی و گلپائگانی) کے نزدیک یہی ہے مگر بنا بر احتیاط نہیں ہے اور شق ثالث کا بھی ذکر نہیں ہے۔

[2] احتیاط واجب ہے کہ غبار غیر غلیظ کو بھی حلق تک نہ پہونچائے (آیت ا... گلپائگانی)

اگر کوئی شخص روزے سے ہے اور غسل کی نیت سے سر کو پانی میں ڈبو دے۔

۱۔ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ وہ روزے سے ہے اور غسل کی نیت سے سر کو پانی میں ڈبو دے تو اس کا روزہ اور غسل دونوں صحیح ہوں گے۔ (مسئلہ ۱۶۱۶)

۲۔ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ وہ روزے سے ہے اور جان بوجھ کر غسل کے لئے سر کو پانی میں ڈبو دے تو ایسی صورت میں اگر اس کا روزہ ماہ رمضان کی طرح واجب معیّن ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر[1] اس کو دوبارہ غسل کرنا چاہئے اور اس روزہ کی قضاء بھی ادا کرنا چاہئے لیکن اگر اس کا روزہ مستحب ہو یا کفارہ کے روزہ کی طرح واجب غیر معین ہو (یعنی جس کا وقت معین نہ ہو) تو اس کا غسل صحیح ہوگا اور روزہ باطل ہوگا۔ (مسئلہ ۱۶۱۷)

★★ اگر کوئی شخص اپنے آدھے سر کو پانی میں ایک مرتبہ ڈبو دے اور سر کے دوسرے آدھے حصّہ کو دوسری مرتبہ پانی میں ڈبو دے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔ (مسئلہ ۱۶۰۹)

۷۔ اذانِ صبح تک جنابت کی حالت پر باقی رہنا:

اگر مجنب اذانِ صبح تک غسل جنابت نہ کرے۔

۱۔ اگر جان بوجھ کر اذانِ صبح تک غسل نہ کرے یا اگر اس کے فرض کے مطابق اسے تیمم کرنا ہو اور جان بوجھ کر تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہوگا۔[2]

۲۔ اگر کوئی شخص واجب روزہ میں جس کا وقت رمضان کے مہینے کے روزوں کی طرح معیّن ہو اذانِ صبح تک غسل نہ کرے اور تیمم بھی نہ کرے لیکن ایسا اس نے جان بوجھ کر نہ کیا ہو مثلاً یہ کہ کوئی دوسرا شخص اسے غسل اور تیمم نہ کرنے دے تو اس کا روزہ صحیح ہوگا (مسئلہ ۱۶۲۰)

اگر مجنب رمضان کے مہینہ میں غسل کرنا بھول جائے۔

— اگر اس کو ایک دن بعد یاد آئے تو اس کو اس دن کے روزہ کی قضا ادا کرنا چاہئے۔

— اگر اس کو چند دنوں کے بعد یاد آئے تو اس کو اتنے روزوں کی قضا ادا کرنی ہوگی جتنے دنوں تک اسے حالتِ جنابت پر باقی رہنے کا یقین ہو۔ مثلاً اگر اسے نہ معلوم ہو کہ تین دن مجنب رہا ہے یا چار دن تو تین روزوں ہی کی قضا اسے ادا کرنا چاہئے۔

---

[1] اس کا روزہ و غسل دونوں باطل ہے (نہ بنا بر احتیاط) بلکہ حکم ہی یہی ہے۔ (آیت ا... گلپائگانی و اراکی) البتہ اگر پانی سے نکلتے وقت غسل کی نیت کرے تو غسل صحیح ہو جائے گا (آیت ا... اراکی)

[2] یہ حکم صرف ماہ رمضان اور اس کے قضا روزوں کے لئے مخصوص ہے۔ (آیت ا... گلپائگانی)

رمضان کے مہینہ میں جنابت کے احکام

۱۔ جو شخص مجنب ہو اور کوئی ایسا واجب روزہ رکھنا چاہتا ہو جس کا وقت رمضان کے مہینہ کے روزہ کی طرح معین ہو اور جان بوجھ کر غسل نہ کرے یہاں تک کہ غسل کرنے کا وقت تنگ رہ جائے تو وہ تیمم کرکے روزہ رکھ سکتا ہے اور یہ صحیح بھی ہے مگر وہ گنہگار ہوگا۔
(مسئلہ ۱۶۲۱)

۲۔ جو شخص رمضان کے مہینہ کی رات میں مجنب ہو اور یہ جانتا ہو کہ اگر سوگیا تو صبح تک بیدار نہ ہوگا تو اس کو نہیں سونا چاہئے۔ لیکن اگر پھر بھی وہ سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہوگا اور اس پر اس روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں ہی واجب ہوں گے۔ (مسئلہ ۱۶۲۵)

۳۔ اگر مجنب شخص رمضان کے مہینہ کی رات میں سو جائے اور پھر بیدار ہو جائے تو اگر اس کا خیال ہو کہ دوبارہ سو جانے کے بعد بھی غسل کے لئے (اذان صبح سے پہلے) بیدار ہو جائے گا تو وہ دوبارہ سو سکتا ہے۔[1] (مسئلہ ۱۶۲۶)

۴۔ اگر روزہ دار کو دن میں احتلام ہو جائے تو اس پر فوراً غسل کرنا واجب نہیں ہے۔
(مسئلہ ۱۶۳۲)

۵۔ جو شخص رمضان کے مہینہ کے قضا روزے رکھنا چاہتا ہے تو اگر وہ اذانِ صبح تک جنابت کی حالت پر باقی رہے اگرچہ جان بوجھ کر ایسا نہ ہوا ہو تو اس کا روزہ باطل ہوگا۔[2] (مسئلہ ۱۶۳۴)

** اگر مجنب جان بوجھ کر اذانِ صبح تک غسل نہ کرے یا اگر اس کا فریضہ تیمم کرنا ہو اور جان بوجھ کر تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہوگا۔ (مسئلہ ۱۶۱۹)

۸۔ سیّال چیزوں سے انیما کرنا :

سیّال چیزوں سے انیما (ENEMA) لینے کی وجہ سے، چاہے وہ مجبوری اور علاج ہی کی وجہ سے کیوں نہ ہو، روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ لیکن علاج کے لئے خشک انیما (شیاف) کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ لذّت کے لئے استعمال کئے جانے والے شیاف مثلاً افیون وغیرہ کے شیاف یا تغذیہ کے لئے استعمال کئے جانے والے شیاف سے بھی پرہیز کرنا چاہئے (مسئلہ ۱۶۴۴)

---

[1] اگر عادت و اطمینان رکھتا ہو کہ اذان سے پہلے جاگ جائے گا (آیت ا... گلپائگانی) اگر اطمینان رکھتا ہو کہ اذان سے پہلے جاگ جائے گا (آیت اراکی) اس ارادہ کے ساتھ کہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرے گا سو سکتا ہے (آیت ا... گلپائگانی)

[2] اگر وقت وسیع ہے۔ لیکن اگر وقت تنگ ہے تو احتیاط واجب ہے کہ اس دن کا روزہ رکھے اور بعد رمضان قضا کرے (آیت ا... گلپائگانی)

۹۔ قے کرنا

قے کرنا (مسئلہ ۱۶۴۶)

جان بوجھ کر : اگر روزہ دار جان بوجھ کر قے کر دے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا چاہے وہ مرض وغیرہ کی وجہ ہی سے قے کرنے پر مجبور کیوں نہ ہو۔

بھولے سے : اگر روزہ دار بھولے سے قے کر دے یا بے اختیاری طور پر قے کر دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

قے کرنے کے بارے میں احکام

۱۔ اگر روزہ دار قے روک سکتا ہو اور اس کے روکنے میں نقصان اور زحمت و مشقت نہ ہو تو اس کو قے روکنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۶۴۸)

۲ اگر کوئی شخص بھولے سے کوئی چیز نگل جائے اور اس چیز کے پیٹ میں پہونچنے سے پہلے اسے یاد آجائے کہ وہ روزے سے ہے تو ایسی صورت میں اگر وہ چیز اتنی نیچے چلی گئی ہو کہ اگر اسے پیٹ میں داخل ہونے دے تو اسے کھانا نہ کہا جا سکے تو پھر اس چیز کو باہر نکالنا ضروری نہیں ہے اور اس کا روزہ بھی صحیح ہوگا۔ (مسئلہ ۱۶۵۰)

۳۔ اگر کوئی شخص ڈکار لے اور بے اختیاری طور پر کوئی چیز اس کے حلق یا منہ میں آجائے تو اسے اگل دینا چاہیئے اور اگر کوئی چیز بے اختیاری طور پر حلق کے اندر چلی جائے تو اس کا روزہ صحیح ہوگا (مسئلہ ۱۶۵۲)

روزہ کو باطل کرنے والی چیزوں کے بارے میں احکام

۱۔ جان بوجھ کر : اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اور اختیار کے ساتھ کوئی ایسا کام کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہو تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا[1] چاہے وہ یہ حکم جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ حتی کہ احتیاط واجب کی بنا پر جاہل قاصر کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

۲۔ بھولے سے : اگر روزہ دار بھولے سے کوئی ایسا کام کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہو اور پھر اس خیال سے کہ اس کا روزہ باطل ہو گیا ہے جان بوجھ کر دوبارہ کوئی ایسا کام انجام دے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۱۶۵۴)

---

[1] لیکن اگر جان بوجھ کر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے البتہ جنب اگر سو جائے اور آیت ا... گلپائگانی کے مسئلہ نمبر ۱۶۳۹ اور آیت ا... اراکی کے مسئلہ نمبر ۱۶۶۵ کے مطابق اذان صبح تک غسل نہ کرے تو روزہ باطل ہو جائے گا (دونوں مسئلے توضیح المسائل میں ہیں)

وہ مقامات جہاں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

۱۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر سیال چیزوں سے انیما لے یا یہ کہ جان بوجھ کر خدا، رسولؐ اور رسول کے جانشینوں کی طرف جھوٹی نسبت دے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ روزہ کی قضا ادا کرے اور کفارہ بھی ادا کرے۔ اسی طرح باقی تمام مبطلاتِ روزہ بھی اگر کوئی شخص عمداً[1] انجام دے تو قطعی طور پر روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے لیکن کوئی شخص اگر جان بوجھ کر قے کر دے تو اس پر کفارہ واجب نہ ہوگا۔

۲۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر سر کو پانی میں ڈبو دے (احتیاط واجب کی بناء پر) (مسئلہ ۱۶۵۸)

۳۔ اگر کوئی روزہ دار ڈکار لے اور کوئی چیز اس کے منہ میں آجائے اور اسے وہ جان بوجھ کر نگل جائے۔ مسئلہ (۱۶۷۱)

۴۔ جس شخص کے لئے وقت معلوم کرنا ممکن ہو اگر وہ، کسی ایسے شخص کے مغرب کے وقت آجانے کی خبر دینے پر، روزہ افطار کر لے جو[2] عادل نہ ہو اور بعد میں اسے یہ پتہ چلے کہ مغرب کا وقت نہیں ہوا تھا۔ (مسئلہ ۱۶۷۳)

اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے کوئی شخص ایسا کام انجام دے جس سے روزہ باطل ہو جائے

۱۔ اگر کوئی شخص مسئلہ معلوم کر سکتا ہو (اور اس نے معلوم نہیں کیا) تو احتیاط واجب[3] کی بناء پر اس پر کفارہ واجب ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۱۶۵۹)

۲۔ اور اگر کسی شخص کے لئے مسئلہ کا جاننا ممکن نہ ہو یا اس مسئلہ کی طرف بالکل اس کا خیال ہی[4] نہ ہو یا یہ یقین کر لیا ہو کہ یہ چیز روزہ کو باطل نہیں کرتی تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہوگا۔

---

[1] بنا بر احتیاط واجب عمداً قے کرنے پر بھی قضا و کفارہ واجب ہے (آیت ا... اراکی) مسئلہ ۱۶۳۹ کی تفصیل کے مطابق تیسری مرتبہ سونے کے بعد بیدار نہ ہونے والے پر صرف قضا ہے اور باقی مبطلات میں قضا و کفارہ دونوں ہیں البتہ ارتماس کی صورت میں یہ حکم بنا بر احتیاط واجب ہے۔ (آیت ا... گلپائگانی)

[2] اگر عادل ہو تو صرف قضا واجب ہے۔ (آیت ا... اراکی) خبر دینے والا عادل ہو یا غیر عادل قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے (آیت ا... گلپائگانی)

[3] حکم یہی ہے مگر نہ بنا بر احتیاط (آیت ا... گلپائگانی)

[4] احوط کفارہ دینا ہے (آیت ا... گلپائگانی)

جس شخص پر رمضان کے مہینے کے روزے کا کفارہ واجب ہو تو اسے چاہئے کہ:

۱۔ ایک غلام آزاد کرے۔

۲۔ یا دو مہینے تک روزے رکھے۔ (جن میں سے ۳۱ روزے مسلسل رکھے)

۳۔ یا ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلائے۔ یا ہر فقیر کو ایک مُد (تقریباً ۷۵۰ گرام) گیہوں یا جو وغیرہ دے۔ اور اگر یہ چیزیں بھی کسی کے امکان میں نہ ہوں تو جتنے مُد اناج دینا ممکن ہو فقراء کو دے۔[1] (مسئلہ ۱۶۶۰)

روزہ کے کفارہ کی دو قسمیں ہیں

احتیاط واجب کی بنا پر تینوں کفارے

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے روزہ کو کسی حرام چیز سے توڑ دے تو احتیاط واجب[2] کی بنا پر اس پر تینوں یعنی ایک غلام آزاد کرنا، دو مہینے کے روزے رکھنا اور ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا، کفارے واجب ہوں گے۔ (مسئلہ ۱۶۶۵)

۲۔ اگر کوئی روزہ دار خدا اور رسولؐ کی طرف جھوٹی نسبت دے[3] (مسئلہ ۱۶۶۶)

۳۔ اگر کوئی روزہ دار رمضان کے مہینہ کے ایک دن میں جماع حرام کرے[4] (مسئلہ ۱۶۶۷)

۴۔ اگر کوئی روزہ دار جماع حرام کرے اور اس کے بعد اپنی بیوی یا کنیز سے ہمبستری کرے[5]۔ (مسئلہ ۱۶۶۹)

۵۔ اگر کوئی روزہ دار ڈکار لے اور ڈکار لیتے وقت خون یا کوئی ایسی غذا اس کے منہ میں آجائے جو غذا کی شکل وصورت میں نہ رہ گئی ہو اور پھر وہ اسے جان بوجھ کر نگل لے۔ (مسئلہ ۱۶۷۱)

صرف ایک کفارہ

۱۔ اگر روزہ دار رمضان کے مہینہ میں دن میں کئی مرتبہ ایسے کام کرے جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہے (یہاں تک کہ جماع ہی کیوں نہ ہو)[6] (مسئلہ ۱۶۶۸)

۲۔ اگر روزہ دار اپنے روزے کو ایسے کام سے جو حلال ہے، باطل کرے مثلاً پانی پی لے اور اس کے بعد ایسا کام کرے جو حرام ہے اور روزے کو بھی باطل کرتا ہے مثلاً حرام کھانا کھائے (مسئلہ ۱۶۷۰)

۳۔ اگر کوئی شخص کسی خاص دن کے روزے کی نذر کرے اور پھر اس دن جان بوجھ کر روزہ توڑ دے (مسئلہ ۱۶۷۲)۔

نوٹ: اگر درجہ (کلاس) میں جماع سے متعلق مسائل کا بیان کرنا مناسب نہ ہو تو یہ مسائل بیان نہ کئے جائیں لیکن اگر ممکن ہو تو اجمالی طور سے اساتذہ ان مسائل کو بیان کر دیں۔

---

[1] اگر یہ چیزیں ممکن نہ ہوں تو جتنا صدقہ فقراء کو دے سکتا ہو دے اور اگر صدقہ دینے سے بھی عاجز ہو تو ۱۸ دن پے درپے روزہ رکھے اور اگر بالکل ہی روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو استغفار کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جب بھی ممکن ہو کفارہ دے (گلپائگانی) اگر یہ چیزیں ممکن نہ ہوں تو اس کو اختیار ہے چاہے ۱۸ دن روزہ رکھے یا جتنے مد طعام ممکن ہو فقراء کو دے۔ اور اگر ۱۸ دن روزے نہیں رکھ سکتا یا چند مد طعام نہیں دے سکتا تو ان دونوں میں سے جو بھی جتنا ممکن ہو عمل کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو استغفار کرے اور اس صورت میں احتیاط واجب ہے کہ جب بھی ممکن ہو کفارہ دے (اراکی)

[2] حکم یہی ہے یعنی تینوں کفارے ادا کرے مگر بنا بر احتیاط کے یہ حکم نہیں ہے اور اگر تینوں ممکن نہ ہوں تو جو ممکن ہو وہ دے۔ (گلپائگانی و اراکی)

[3] خدا و رسولؐ کی طرف جھوٹی چیز کی نسبت دینا اگرچہ روزہ کو حرام چیز سے باطل کرنا ہے مگر اس سے کفارہ جمع (تینوں کفارہ) واجب نہیں ہوں گے (آیت ا... گلپائگانی)

[4] اگر روزہ دار رمضان کے ایک دن میں چند مرتبہ جماع کرے تو بنا بر احتیاط ہر مرتبہ کے لئے ایک کفارہ ہے اور اگر جماع حرام ہو تو ہر دفعہ کے لئے ایک کفارہ جمع واجب ہوگا (گلپائگانی و اراکی)

[5] ایک کفارہ جمع بھی ہے اور تینوں میں سے ایک کفارہ بھی ہے (اراکی) [6] علاوہ جماع کے کوئی مبطل کئی مرتبہ بجا لائے تو صرف ایک کفارہ واجب ہے (آیت ا... گلپائگانی و اراکی)

دس صورتوں میں صرف روزہ کی قضا واجب ہے۔

۱۔ روزہ دار رمضان کے مہینہ کے دن میں جان بوجھ کر قے کر دے۔[۱]

۲۔ یہ کہ رمضان کے مہینہ کی رات میں مجنب ہو... اور اذانِ صبح تک، یہاں تک تیسری دفعہ نیند سے بیدار نہ ہو۔

۳۔ روزہ دار ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے روزہ باطل ہوجاتا ہو لیکن روزہ کی نیت نہ کرے یا ریاکاری کرے یا روزہ نہ رکھنے کا ارادہ کرے۔

۴۔ یہ کہ روزہ دار رمضان کے مہینہ میں غسلِ جنابت کرنا بھول جائے اور حالتِ جنابت ہی میں ایک دن یا کئی دن روزے رکھے۔

۵۔ یہ کہ روزہ دار رمضان کے مہینہ میں یہ تحقیق کئے بغیر کہ صبح ہوگئی ہے یا نہیں روزہ باطل کرنے والا کوئی کام کرلے اور بعد میں پتہ چلے کہ صبح ہوگئی تھی۔

۶۔ یہ کہ کوئی شخص یہ کہے کہ ابھی صبح نہیں ہوئی ہے اور روزہ دار اس کے کہنے پر روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے اور پھر بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی۔

۷۔ یہ کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ صبح ہوگئی ہے اور روزہ دار کو اس کے کہنے پر یقین نہ ہو یا وہ یہ خیال کرے کہ یہ شخص مذاق کر رہا ہے اور روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے اور بعد میں اسے معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی۔

۸۔ یہ کہ نابینا یا اس کا جیسا کوئی شخص کسی دوسرے کے کہنے سے افطار کرلے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب کا وقت نہیں آیا تھا۔[۲]

۹۔ یہ کہ اگر مطلع صاف ہو اور کوئی شخص تاریکی کی وجہ سے مغرب کا وقت آجانے کا یقین حاصل کرکے افطار کرلے اور بعد میں پتہ چلے کہ مغرب کا وقت نہیں آیا تھا۔[۳] لیکن اگر مطلع ابر آلود ہو اور مغرب کے وقت کا اطمینان حاصل ہوجانے کے بعد روزہ افطار کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب کا وقت نہیں آیا تھا تو اس دن کے روزہ کی قضا ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔

۱۰۔ یہ کہ اگر کوئی شخص ٹھنڈک کے لئے یا بغیر کسی[۴] وجہ کے کلی کرے۔ یعنی پانی کو منہ میں گردش دے اور بے اختیاری طور پر پانی اندر چلا جائے۔
لیکن اگر کوئی شخص بھول جائے کہ وہ روزہ سے ہے اور پانی پی لے یا وضو کرتے وقت کلی کرے اور بے اختیاری طور پر پانی اندر چلا جائے تو اس پر اس روزہ کی قضا ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔

(مسئلہ ۱۶۸۸)

[۱] اگر ماہِ رمضان میں عمداً قے کرے تو بنابر احتیاط واجب قضا و کفارہ دونوں ہیں (آیت... اراکی)

[۲] اگر خبر دینے والا عادل ہو (آیت... اراکی)

[۳] اور اگر شک ہو کہ مغرب کا وقت ہوا یا نہیں اور افطار کرلے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب کا وقت نہیں ہوا تھا تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے (آیت... گلپائگانی)

[۴] اگر کسی وجہ کے کلی کرے اور بے اختیار پانی اندر چلا جائے تو بنابر احتیاط واجب قضا ضروری ہے۔ (آیت... گلپائگانی)

قضا روزوں کے احکام

۱۔ اگر کوئی شخص کسی مرض کی وجہ سے رمضان کے مہینہ کا روزہ نہ رکھے اور اس کا مرض آئندہ سال کے رمضان کے مہینہ تک باقی رہے تو اس پر نہ رکھے ہوئے روزہ کی قضا واجب نہیں ہوگی۔ اور اسے ہر روزہ کے بدلے میں ایک مُدّ تقریباً ۷۵۰ گرام غلہ یعنی گیہوں یا جَو وغیرہ فقیر کو دینا چاہیئے۔ لیکن اگر کسی دوسرے عذر مثلاً سفر کی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے ہوں اور اس شخص کا عذر آئندہ رمضان تک باقی رہے تو جو روزے اس نے نہیں رکھے ہیں ان کی قضا ادا کرنا چاہیئے اور احتیاطِ مستحب[1] یہ ہے کہ ہر روزے کے بدلے ایک مد کھانا بھی فقیر کو دے (مسئلہ ۱۷۰۳)

۲۔ اگر کوئی شخص رمضان کے قضا روزے ادا کرنے میں کئی سال تک تاخیر کرے تو اس کو قضا روزوں کے ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ہر روزہ کے بدلے ایک مُدّ کھانا بھی فقیر کو دینا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۷۰۹)

۳۔ باپ کی موت[2] کے بعد بڑے بیٹے کو باپ کی قضا نمازوں اور قضا روزوں کو ادا کرنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۷۱۲)

مسافر کے روزہ کے احکام

سفر کرے

ظہر کے بعد ← اگر روزہ دار ظہر کے بعد سفر کرے تو اس کو اپنا روزہ تمام کرنا چاہیئے (مسئلہ ۱۷۱۴)

ظہر سے پہلے ← اور اگر روزہ دار ظہر سے پہلے سفر کرے تو جس وقت وہ حدِ ترخص[3] تک یعنی اس جگہ تک پہونچ جائے جہاں سے شہر کی دیوار دکھائی نہ دیتی ہو اور اذان کی آواز سنائی نہ دیتی ہو تو اس کو اپنا روزہ توڑ دینا چاہیئے اور اگر وہ حدِ ترخص سے پہلے روزہ توڑ دے تو احتیاط کی بناء پر اس پر کفارہ بھی واجب ہوگا (مسئلہ ۱۷۲۱)

سفر سے واپس آئے

ظہر سے پہلے ← اگر مسافر ظہر سے پہلے اپنے وطن واپس آجائے یا ایسی جگہ پہونچ جائے کہ جہاں دس دن رہنے کا ارادہ ہو تو:

۱۔ اگر اس نے روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو اس کو اس دن کا روزہ رکھنا چاہیئے۔[4]

۲۔ اور اگر اس نے روزہ باطل کرنے والا کوئی کام کرلیا ہے تو اس پر اس دن کا روزہ واجب نہیں ہوگا (مسئلہ ۱۷۲۲)

ظہر کے بعد ← اگر مسافر ظہر کے بعد اپنے وطن واپس آئے یا ایسی جگہ پہونچ جائے جہاں دس دن رہنے کا ارادہ ہو تو اس کو اس دن کا روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۷۲۳)

★ امام خمینی سے استفتاء:

سوال: اگر کسی شخص نے کسی شرعی عذر مثلاً سفر یا مرض وغیرہ کی وجہ سے رمضان کے مبارک مہینہ کا روزہ توڑ دیا ہو تو کیا وہ اس روزہ کی قضا کی ادائیگی میں آئندہ سال کے رمضان کے مہینہ تک تاخیر کرسکتا ہے؟ اور اگر تاخیر کرے تو اس کا شرعی فریضہ کیا ہے؟

جواب: بسمہ تعالیٰ۔ احتیاطِ واجب کی بناء پر اسے اتنی تاخیر نہیں کرنا چاہیئے اور اگر تاخیر کر ہی دے تو ہر روزہ کے بدلے اسے ایک مُدّ تقریباً ۷۵۰ گرام گیہوں یا روٹی وغیرہ فقیر کو دینا چاہیئے۔

---

[1] احتیاط واجب ہے۔ (آیت ا... اراکی)

[2] اور ماں کی موت الخ (آیت ا... اراکی) اور بنا بر احتیاط واجب ماں کا بھی یہی حکم ہے۔ (آیت ا... گلپائگانی)

[3] حدِ ترخص: یعنی جہاں سے شہر کی دیوار نہ دکھائی دے اور شہر والے نہ دکھائی دیں۔ (آیت ا... اراکی) جب حدِ ترخص (یعنی جو متن میں ہے) تک پہونچے تو روزہ کی نیت نہ ہو (آیت ا... گلپائگانی)

[4] حدِ ترخص ہی پر روزہ کی نیت کرلے۔ (آیت ا... گلپائگانی)

سوال: وہ کون لوگ ہیں جن پر روزہ واجب نہیں ہے؟ جواب:

۱۔ جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو یا اس کے لئے روزہ رکھنا زحمت اور مشقت کا باعث ہو (لیکن دوسری صورت میں، یعنی جب روزہ رکھنا باعثِ زحمت و مشقت ہو، تو ہر روزہ کے بدلے میں ایک مُدّ تقریباً ۷۵۰ گرام گیہوں یا جو وغیرہ فقیر کو دینا چاہیئے) [۱] (مسئلہ ۱۷۲۵)

۲۔ اگر کسی شخص کو زیادہ پیاس لگنے کی بیماری ہو اور وہ پیاس کو برداشت نہ کرسکتا ہو یا اس کے لئے پیاس کا برداشت کرنا مشقت کا باعث ہو (لیکن دوسری[۲] صورت میں ہر روزہ کے بدلے ایک مُدّ گیہوں یا جو وغیرہ فقیر کو دینا چاہیئے) (مسئلہ ۱۷۲۷)

۳۔ وہ عورت جس کے بچے کی پیدائش قریب ہو اور روزہ خود اس کے لئے اور اس کے حمل کے لئے مضر ہو.... لیکن اس کو ہر روزہ کے بدلے[۳] ایک مُدّ کھانا یعنی گیہوں یا جو وغیرہ فقیر کو دینا چاہیئے۔ نیز یہی حکم ہوگا اگر روزہ صرف اس کے لئے مضر ہو۔ (مسئلہ ۱۷۲۸)

۴۔ اگر بچہ کو دودھ پلانے والی عورت کا دودھ کم ہو.... تو اگر روزہ اس بچہ کے لئے جسے دودھ پلاتی ہے نیز خود اس کے لئے مضر ہو.... تو اس کو ہر روزہ کے بدلے ایک مُدّ کھانا دینا چاہیئے[۴] (مسئلہ ۱۷۲۹)

(پہلی دو صورتوں میں اگر بعد میں ممکن ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا ادا کرنا چاہیئے۔ اور آخری دو صورتوں میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا ادا کرنا چاہیئے)

رویت ہلال

مہینہ کی پہلی تاریخ پانچ طریقوں سے ثابت ہوتی ہے (مسئلہ ۱۷۳۰)

۱۔ یہ کہ انسان خود چاند دیکھے۔

۲۔ ایسے چند لوگ جن کے کہنے سے یقین حاصل ہو جائے خود چاند دیکھنے کی خبر دیں[۵]۔ اور یہی حکم ہر اس چیز کے لئے ہے جس کی وجہ سے چاند ہونے کا یقین حاصل ہو جائے۔

۳۔ دو عادل مرد کہیں کہ ہم نے رات کو چاند دیکھا ہے.....

۴۔ شعبان کے مہینہ کے تیس دن شعبان کی پہلی تاریخ سے گزر جائیں تو رمضان کے مہینہ کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے اور تیس دن رمضان کی پہلی تاریخ سے گزر جائیں تو شوال کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے۔

۵۔ حاکمِ شرع پہلی رمضان ہونے کا حکم دے۔

(اگر حاکم شرع پہلی رمضان ہونے کا حکم دے تو جو شخص اس کی تقلید نہیں بھی کرتا ہے اسے بھی اس کے حکم پر عمل کرنا چاہیئے[۶]...) (مسئلہ ۱۷۳۱)

پہلی تاریخ کن چیزوں سے ثابت نہیں ہوتی ہے۔

۱۔ منجمین کی پیشین گوئی سے: لیکن اگر کسی انسان کو ان کے کہنے سے یقین حاصل ہو جائے تو اس کو ان کی بات پر عمل کرنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۷۳۱)

۲۔ چاند کا بلند ہونا یا دیر میں غروب ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ گزشتہ رات پہلی تاریخ کی رات تھی۔ (مسئلہ ۱۷۳۳)

۳۔ ٹیلی گرام سے: لیکن جس شہر سے دوسرے شہر میں ٹیلی گرام کیا گیا ہے اگر وہ دونوں شہر ایک دوسرے سے نزدیک ہوں یا دونوں کا افق ایک ہو اور یہ معلوم ہو کہ حاکم شرع کے حکم یا دو عادل مردوں کی گواہی پر ٹیلی گرام کیا گیا ہے (تو پہلی تاریخ ثابت ہو جائے گی) (مسئلہ ۱۷۳۶)

---

[۱] پہلی صورت میں بھی بنابر احتیاط واجب ہر روز ایک مُدّ دینا چاہیئے (آیت ا... گلپائگانی) [۲] بنابر احتیاط واجب پہلی صورت میں بھی روزانہ ایک مد دینا چاہیئے (آیت ا... گلپائگانی اور آیت ا... اراکی کے نزدیک بنابر احتیاط واجب ہے آیت ا... گلپائگانی کے یہاں بنابر احتیاط مستحب ضرورت سے زیادہ پانی نہ پیئے۔ اور بعد میں اگر روزہ رکھ سکنے پر قادر ہو جائے تو روزہ کی بھی قضا ادا کرے۔ [۳] بنابر احتیاط واجب (آیت ا... گلپائگانی) اور چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا رکھے (آیت ا... اراکی و گلپائگانی) [۴] اور چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرے (آیت ا... گلپائگانی و اراکی) [۵] اور چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرے (آیت ا... گلپائگانی و اراکی) [۶] یا اطمینان پیدا ہو جائے (آیت ا... گلپائگانی) [۶] لیکن جس کو معلوم ہو کہ حاکم شرع نے اشتباہ کیا ہے وہ حاکم شرع کے حکم پر عمل نہیں کرسکتا (آیت ا... اراکی و گلپائگانی)

روزوں کی قسمیں

واجب

۱۔ رمضان کے مہینے کے روزے۔
۲۔ نذر، عہد، قسم وغیرہ کے روزے۔

★ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ واجب روزے ان کے علاوہ بھی ہیں اور ہم نے یہاں صرف چند کا ذکر کیا ہے۔

حرام

۱۔ عیدالفطر کے دن کا روزہ۔
۲۔ عیدالاضحیٰ کے دن کا روزہ۔
۳۔ جس دن کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ شعبان کا آخری دن ہے یا رمضان کا پہلا دن اس دن اگر رمضان کے مہینے کے پہلے روزہ کی نیت سے روزہ رکھے تو یہ روزہ حرام ہوگا (مسئلہ ۱۷۳۹)

مکروہ

۱۔ عاشور کے دن کا روزہ۔
۲۔ اس دن کا روزہ جس دن کے بارے میں یہ شک ہو کہ یہ عرفہ کا دن ہے یا عیدالضحیٰ کا۔ (مسئلہ ۱۷۴۷)

★ حرام اور مکروہ روزوں کے علاوہ بقیہ پورے سال میں روزے رکھنا مستحب ہے۔ (مسئلہ ۱۷۴۸)

مستحب

(بعض وہ دن جن کے متعلق مستحب روزہ رکھنے کی زیادہ تاکید کی گئی ہے)

۱۔ ہر مہینے کی پہلی اور آخری جمعرات اور مہینہ کی دسویں تاریخ کے بعد پہلے بدھ کو۔
۲۔ ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ۔
۳۔ رجب اور شعبان کے پورے مہینے کے روزے اور ان دو مہینوں سے کچھ دن چاہے ایک ہی دن ہو۔
۴۔ عید نوروز کے دن کا روزہ۔
۵۔ پچیسویں (۲۵) اور انتیسویں ذیقعدہ۔
۶۔ پہلی سے نویں (۹) ذی الحجہ (روز عرفہ) تک۔
۷۔ عید غدیر (۱۸ ذی الحجہ) کے دن۔
۸۔ پہلی اور تیسری محرم[1]
۹۔ یوم ولادت باسعادت پیغمبر اکرمؐ (۱۷ ربیع الاول)
۱۰۔ یوم بعثت پیغمبر اکرمؐ (۲۷ رجب)

---

[1] اور ساتویں محرم (آیت ا... گلپائگانی)

خمس کے احکام

★★ انسان جب تک کسی مال کا خمس ادا نہ کرے اس مال میں تصرف نہیں کر سکتا اگرچہ اس کا خمس دینے کا ارادہ بھی کیوں نہ ہو۔ (مسئلہ ۱۷۹۰)

سات چیزوں پر خمس واجب ہوتا ہے

۱۔ کاروبار کا فائدہ (نفع)۔
۲۔ معدنیات (کانیں)
۳۔ خزانہ۔
۴۔ وہ حلال مال جو حرام مال میں مل گیا ہو اور الگ نہ کیا جا سکتا ہو۔
۵۔ وہ جواہرات جو سمندر میں غوطہ لگا کر ہاتھ آئیں۔
۶۔ جنگ میں حاصل ہوا مال غنیمت۔
۷۔ وہ زمین جو کافر ذمی، مسلمان سے خریدے۔ (مسئلہ ۱۷۵۱)

۱۔ کاروبار کا فائدہ

اگر کسی شخص نے

- تجارت یا صنعت یا دوسرے کاروبار یا اجارہ کے نماز اور روزے کے ذریعہ مال حاصل کیا ہو ● اور اس میں سے کچھ مال اس کے اور اس کے اہل و عیال پر سال بھر خرچ ہونے کے بعد بچ رہے تو اس کا خمس یعنی پانچواں حصہ دینا چاہیئے (مسئلہ ۱۷۵۲)
- میراث میں ایسا مال پایا ہو جس کے بارے میں معلوم ہو کہ جس شخص سے یہ مال میراث میں ملا ہے اس نے اس مال کا خمس نہیں دیا ہے تو اسے اس مال کا خمس دینا چاہیئے۔ اور اسی طرح اگر خود اس مال میں خمس نہ ہو لیکن میراث پانے والا یہ جانتا ہو کہ مرنے والے کے ذمہ خمس واجب تھا تو اس کا خمس اس کے مال سے دیا جانا چاہیئے (مسئلہ ۱۷۵۵)
- اور اگر قناعت (کفایت شعاری) کی وجہ سے سال بھر کے اخراجات سے کچھ بچ جائے تو اس کا خمس دینا چاہیئے (مسئلہ ۱۷۵۶)

وہ چیزیں جن پر خمس نہیں ہے

۱۔ اگر کسی شخص کو کاروبار کے بغیر کچھ مال مل جائے مثلاً کوئی شخص اسے کوئی چیز بخش دے[1]۔ (مسئلہ ۱۷۵۳)
۲۔ عورت کو جو مہر ملتا ہے
۳۔ اگر کسی شخص کو میراث میں کچھ مال ملے[2] (مسئلہ ۱۷۵۴)
۴۔ اگر کسی شخص کو کافر یا ایسے شخص سے کچھ مال ملے جو خمس کا عقیدہ نہ رکھتا ہو۔ (مسئلہ ۱۷۶۴)
۵۔ اگر تجارت کے لئے خریدے ہوئے مال کی قیمت بڑھ جائے اور اسے نہ بیچے۔ اور دوران سال اس کی قیمت کم ہو جائے۔ تو قیمت میں جو اضافہ ہوا تھا اس کا خمس واجب نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۱۷۶۸)
۶۔ کاروبار کی آمدنی سے دوران سال کھانا پینا، لباس، گھریلو سامان، شادی، لڑکی کے جہیز، زیارت وغیرہ میں خرچ ہونے والے مال میں خمس نہیں ہے بشرطیکہ:
   - خرچ حیثیت سے زیادہ نہ ہو (مسئلہ ۱۷۷۵)
   - اور نہ ہی اس نے افراط سے کام لیا ہو۔
۷۔ اگر فقیر کو مال ● خمس اور زکوٰۃ اور دوسرے مستحب صدقات[3] سے ہاتھ آجائے (مسئلہ ۱۷۵۹)

---

[1] بخشے ہوئے مال پر خمس ہے (آیت اللہ گلپائگانی و اراکی) [2] بنابر احتیاط مستحب خمس دے (آیت اللہ اراکی)
[3] صدقہ مستحبی میں خمس دینا چاہیئے (آیت اللہ اراکی) بنابر احتیاط واجب صدقہ مستحبی کا خمس دینا چاہیئے (گلپائگانی) لیکن جو مال بطور خمس وغیرہ دیا گیا ہے اگر اس سے منفعت حاصل ہو مثلاً درخت سے پھل حاصل ہو تو سال بھر کا خرچ نکالنے کے بعد اگر کچھ بچتا ہے تو اس پر خمس ہوگا (آیت اللہ گلپائگانی) آیت اللہ اراکی فرماتے ہیں بشرطیکہ درخت کو منفعت و کسب کے لئے محفوظ رکھا ہو۔

۱۔ جس شخص کے اخراجات دوسرا آدمی برداشت کرتا ہو تو اُسے خود سے حاصل کئے ہوئے تمام مال کا خمس دینا چاہئے۔ لیکن اگر اس نے اس مال کا کچھ حصہ زیارت وغیرہ پر خرچ کیا ہو تو صرف بچے ہوئے مال کا خمس دینا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۷۵۷)

۲۔ اگر کسی رقم کا خمس نہیں دیا گیا ہے اور کوئی شخص اسی رقم سے کوئی چیز خریدے یعنی بیچنے والے سے کہے کہ یہ چیز اس رقم سے خرید رہا ہوں یا خریدتے وقت اس کا ارادہ یہ ہو کہ اس چیز کی قیمت بغیر خمس نکالی ہوئی رقم سے دوں گا[1] تو اس کے لئے دو صورتیں ہیں:

الف: اگر حاکم شرع اس کے پانچویں حصہ میں معاملہ کرنے کی اجازت دے دے (تو اس مقدار میں بھی معاملہ صحیح ہوگا) اور انسان کو چاہئے کہ خریدی ہوئی چیز کا پانچواں حصہ حاکم شرع کو دیدے۔

ب: لیکن اگر حاکم شرع اجازت نہ دے (تو اتنی مقدار کا معاملہ باطل ہوگا)۔ اس حالت میں بھی دو صورتیں ہیں:

الف: بیچنے والے کو جو رقم ملی ہے اگر وہ باقی ہو (تو حاکم شرع اسی رقم کا خمس لے لے گا)

ب: بیچنے والے کو جو رقم ملی ہے اگر وہ ختم ہوگئی ہو (تو حاکم شرع خریدار یا بیچنے والے سے اس خمس کے عوض کا مطالبہ کرے گا) (مسئلہ ۱۷۶۰)

خمس کے احکام

۳۔ جس شخص نے مکلف ہونے کے بعد کبھی خمس نہ دیا ہو اس کا کیا فرض ہے؟

۱۔ اگر وہ کاروبار کے نفع سے کوئی ایسی چیز خریدے جس کی اس کو ضرورت نہ ہو اور اس کی خرید کے بعد ایک سال گزر جائے (تو اسے چاہئے کہ اس کا خمس وہ ادا کرے)

۲۔ اور اگر گھریلو سامان اور دوسری ضرورت کی چیزیں اپنی حیثیت کے مطابق خریدے (تو اس حالت میں دو صورتیں ہیں):

الف: اگر جانتا ہو کہ جس سال نفع حاصل ہوا ہے اسی سال یہ چیزیں بھی خریدی تھیں (تو ان کا خمس دینا ضروری نہیں ہے)

ب: اور اگر یہ نہ جانتا ہو کہ سال کے دوران خریداری کی تھی یا سال ختم ہونے کے بعد (تو احتیاط واجب[2] کی بنا پر اسے حاکم شرع سے مصالحت کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۷۹۷)

۲۔ معدنیات: اگر کوئی شخص سونا، چاندی، تانبا، پیتل، لوہا، مٹی کا تیل (پٹرول) پتھر کا کوئلہ، فیروزہ، عقیق، پھٹکری، نمک اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کی کانوں سے کچھ حاصل کرے اور وہ چیزیں نصاب بھر ہوں تو اسے ان چیزوں کا خمس دینا چاہئے (مسئلہ ۱۷۹۸)

---

۱ تو معاملہ صحیح ہے۔ لیکن اگر خریدار نے خمس دیدیا ہے تو بیچنے والے سے مطالبہ کرسکتا ہے (آیت ا... اراکی)
۲ بنا بر احتیاط مستحب (گلپایگانی)

۳۔ خزانہ :
خزانہ وہ مال ہے جو

زمین
یا درخت
یا پہاڑ
یا دیوار میں پوشیدہ ہو اور کوئی شخص اسے حاصل کرے اور یہ مال ایسا ہو کہ اسے خزانہ کہا جا سکے (مسئلہ ۱۸۰۶)

احتیاط کی بناء پر خزانہ کا نصاب

ایک سو پانچ مثقال چاندی (تقریباً ۴۷۵ گرام)
یا پندرہ مثقال سونا (تقریباً ۷۰ گرام) ہے۔ (مسئلہ ۱۸۰۸)

۴۔ وہ حلال مال جو حرام مال میں مل گیا ہو :
اگر حلال مال حرام مال میں

اس طرح مل جائے کہ انسان ان میں سے ایک کو دوسرے سے تمیز نہ کر سکے۔
اور حرام مال کا مالک
اور اس کی مقدار کچھ بھی معلوم نہ ہو۔ تو تمام مال کا خمس دینا چاہئیے۔ خمس دینے کے بعد بقیہ مال حلال ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۱۸۱۳)

اگر حلال مال حرام مال میں مل جائے اور حرام مال کی مقدار معلوم ہو

۱۔ اس کے مالک کو نہ پہچانتا ہو ●
تو اتنی مقدار مالک کی طرف سے بطور صدقہ دے دے۔
اور احتیاط واجب یہ ہے کہ حاکم شرع سے اجازت بھی لے لے (مسئلہ ۱۸۱۴)

۲۔ اس کے مالک کو پہچانتا ہو ●
اگر حلال مال حرام مال میں مل جائے اور حرام مال کی مقدار معلوم نہ ہو لیکن اس کا مالک معلوم ہو تو دونوں ایک دوسرے کو راضی کریں اور اگر مالک راضی نہ ہو تو اس صورت میں اگر یہ معلوم ہو کہ فلاں مقدار یقیناً اس کی ملکیت ہے لیکن اس بات میں شک ہو کہ آیا اس سے زیادہ بھی اس کی ملکیت ہے یا نہیں تو جس مقدار کے بارے میں اس کی ملکیت ہونے کا اسے یقین ہو وا سے دیدینا چاہئیے۔ اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مزید جس مقدار کے بارے میں اس کی ملکیت ہونے کا احتمال ہو وہ بھی اس کو دینا چاہئیے (مسئلہ ۱۸۱۵)

۳۔ اگر حلال مال حرام مال میں مل جائے اور حرام مال کی مقدار معلوم ہو اور انسان کو اس بات کا علم ہو کہ چند معین اشخاص میں سے کوئی ایک اس کا مالک ہے لیکن اس کا تعین نہ ہو سکے تو قرعہ ڈالے اور جس کے نام پر قرعہ نکلے مال اس کے حوالے کر دے۔ (مسئلہ ۱۸۱۸)

★ اگر حلال مال، جو حرام مال سے ملا ہوا ہے، کا خمس دے دے یا وہ مال کہ جس کے مالک کو نہیں پہچانتا مالک کی طرف سے صدقہ دے دے اور اس کے بعد مالک مل جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کے مال کی مقدار اس کو واپس دیدے۔ (مسئلہ ۱۸۱۷)

۵۔ وہ جواہرات جو سمندر میں غوطہ لگا کر نکالے جائیں
سمندر میں اگر غوطہ لگا کر کوئی شخص

موتی، مونگے
یا دوسرے جواہرات سمندر سے نکالے تو اس سلسلہ میں ہونے والے اخراجات کم کرنے کے بعد اگر جواہرات کی قیمت ۱۸ نخود سونے (۳.۴۵ گرام) تک پہنچ جائے تو اس کا خمس دینا چاہئیے۔ (مسئلہ ۱۸۱۹)

جس شخص کا پیشہ

غوطہ خوری
یا معدنیات نکالنے کا ہو تو اگر ●
وہ ان چیزوں کا خمس دیدے
اور وہ چیزیں سال بھر کے اخراجات کے بعد کچھ بچ جائیں
تو دوبارہ ان کا خمس دینا ضروری نہیں ہے (مسئلہ ۱۸۲۶)

ؔ خزانہ میں اگر سونا و چاندی کے علاوہ کوئی چیز ہے تو بنا بر احتیاط مخارج کو وضع کرنے کے بعد ۱۰۵ مثقال سکہ دار چاندی کے برابر یا ۱۵ مثقال سکہ دار سونا کے برابر ہو تو بنا بر احتیاط واجب اس کا خمس دے اور اگر سونا ہے تو ۱۵ مثقال سکہ دار اور چاندی ملے تو ۱۰۵ مثقال سکہ دار ہوگا (آیت اللہ... گلپائیگانی آیت اللہ... اراکی کا بھی یہی حکم ہے کہ وضع مخارج کے بعد ۱۵ مثقال سونا یا ۱۰۵ مثقال چاندی ہو مگر یہ حکم بر بنائے احتیاط نہیں ہے ؔ احتیاط مستحب ہے (آیت اللہ... اراکی)
ؔ اگر مالک کا تعین ممکن نہ ہو تو لفظ امکان سب کو راضی کرے اور اگر سب کا راضی کرنا ممکن نہ ہو تو مال کو سب کے درمیان برابر تقسیم کر دے (آیت اللہ... گلپائیگانی) اگر تعین مالک ممکن نہ ہو تو سب کے درمیان برابر تقسیم کر دیں لیکن اگر مال کا مخلوط ہو جانا خود اس کی تقصیر کی وجہ سے ہو تو احتیاط واجب ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو سب کو راضی کرے (آیت اللہ... اراکی)
ؔ مالک کے مل جانے پر ضامن ہونا محل تامل ہے (اراکی) اگر مال مخلوط کا خمس نکال چکا ہے تو مالک کے مل جانے پر اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر مالک کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے صدقہ کر چکا تھا اور پھر مالک مل گیا تو واجب ہے کہ اس کے مال کی مقدار اس کو واپس کرے (آیت اللہ... گلپائیگانی)

۶۔ جنگ میں حاصل ہوا مالِ غنیمت

اگر مسلمان امام علیہ السلام کے حکم سے کفار سے جنگ کریں تو جو چیزیں مسلمانوں کے ہاتھ لگیں اس کو مالِ غنیمت کہا جاتا ہے اور مالِ غنیمت کی حفاظت اور اس مال کے حمل و نقل کے سلسلہ میں ہونے والے اخراجات نیز جس مقدار کو امام کسی مصرف میں لگانا مناسب سمجھیں اسے اور امام کی ذات سے مخصوص چیزوں کو الگ کرنے کے بعد بقیہ مالِ غنیمت کا خمس دینا چاہئے ۔ (مسئلہ ۱۸۲۸)

امام خمینیؒ سے استفتاء:

سوال [۱]: دشمن سے ہاتھ آئے ہوئے مالِ غنیمت میں رزمندگانِ اسلام کس حد تک تصرف کر سکتے ہیں؟ نیز رزمندگان کے ہاتھ آئے غنائم میں کون سے غنائم خود رزمندہ (مجاہد) کے لئے ہیں؟

جواب: بسمہ تعالیٰ۔ یہ بات واضح ہے کہ ہمارے مجاہدینِ اسلام جو خدا کی راہ میں اور اسلام کی خدمت کے لئے اپنی جان کی بازی لگاتے ہیں مالِ غنیمت کے لئے جنگ نہیں کرتے اور نہ ہی ان کو اس کی فکر ہونی چاہئے۔ البتہ اگر غنائم ہاتھ آئیں تو ان میں جنگی ساز و سامان اسلامی حکومت کا ہے اور اس کے علاوہ جس مجاہد کے ہاتھ جو مال آئے اس میں اس کے تصرف میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ اسلامی حکومت کے افسروں نے کچھ مخصوص قوانین اس سلسلہ میں نہ بنایا ہو۔

سوال [۲]: جو غنائم محاذِ جنگ پر ہاتھ آتے ہیں تو ان میں سے اسلحوں اور گولیوں کے علاوہ چیزوں مثلاً گھڑی اور ریڈیو اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اگر خمس نکال دیا جائے تو ان کو استعمال کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: بسمہ تعالیٰ۔ (ان چیزوں کے استعمال میں) قوانین کا لحاظ رکھتے ہوئے کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۔ وہ زمین جو کافر ذمی مسلمان سے خریدے

اگر کافر ذمی کسی مسلمان سے کچھ زمین خریدے تو اس کا خمس اسی زمین سے دینا چاہئے۔ اور اگر اس کی قیمت بھی دے دے تو کوئی حرج نہیں ہے (مسئلہ ۱۸۲۹)

خمس کا مصرف

خمس کو دو حصوں پر تقسیم کرنا چاہئے

۱۔ سہمِ امام: جس کو اس زمانہ میں ← مجتہد جامع الشرائط کو دینا چاہئے یا ایسے مصرف میں لگانا چاہئے جس کی مجتہد نے اجازت دی ہو

۲۔ سہمِ سادات: جس کو بنا بر اقوی[۱] مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے سید کو ← فقیر یا یتیم سید یا ایسے سید کو دینا چاہئے جس کے پاس سفر میں خرچ کرنے کے لئے پیسہ نہ ہو۔ (مسئلہ ۱۸۳۴)

★★ اگر کوئی سید سفر میں تنگ دست اور پریشان ہو تو چاہے وہ اپنے وطن میں فقیر نہ بھی ہو تب بھی اس کو خمس دیا جا سکتا ہے[۲]۔ (مسئلہ ۱۸۳۵)

★★ جو سید عادل نہیں ہے اسے خمس دیا جا سکتا ہے البتہ وہ سید جو اثنا عشری نہ ہو اس کو خمس نہیں دینا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۸۳۷)

★★ جو شخص اپنے شہر میں سید مشہور ہے تو چاہے کسی انسان کو اس کے سید ہونے کا یقین نہ بھی ہو تب بھی اسے خمس دیا جا سکتا ہے۔ (مسئلہ ۱۸۴۰)

ایسے سید جن کو خمس نہیں دینا چاہئے

۱۔ جس سید کے پاس سفر میں پیسے نہ رہ گئے ہوں لیکن اگر اس کا سفر معصیت کا سفر ہو[۲]۔

۲۔ جو سید اثنا عشری نہ ہو۔

۳۔ اگر سید گنہگار ہو اور خمس دینا اس کی معصیت میں اضافہ (تقویت) کا سبب بنتا ہو۔

۴۔ جو سید علی الاعلان گناہ کرتا ہو تو اسے خمس دینا چاہے اس کی معصیت میں تقویت کا سبب نہ بھی بنتا ہو تب بھی احتیاطِ واجب کی بناء پر اس کو خمس نہیں دینا چاہئے (مسئلہ ۱۸۲۸)

---

[۱] بنا بر احتیاط مستحب (آیت ا... اراکی) آیت ا... گلپائگانی کی بنا پر براہ راست سادات کو دے سکتے ہیں۔

[۲] لیکن اگر اس کا سفر سفرِ معصیت ہو یا خود معصیت میں ہو تو بنا بر احتیاط واجب اس کو خمس نہیں دینا چاہئے (آیت ا... گلپائگانی)

سوال۱: اگر کوئی شخص خود اپنی آمد و رفت کے لئے موٹر یا کار وغیرہ خریدے تو کیا اس کا خمس دینا ضروری ہے یا یہ بھی سال بھر کے خرچ میں شمار ہوگا ؟

جواب: بسمہ تعالیٰ۔ اگر اپنی زندگی گزارنے کے لئے اسے اس کی ضرورت ہو اور وہ صرف اپنی نوکری اور کسب معاش کے لئے نہ ہو تو اس پر خمس نہیں ہوگا۔

سوال ۲: آیا مکلف شخص اپنے خمس اور زکوٰۃ کا خود ہی حساب کرسکتا ہے اور رسالہ (توضیح المسائل) میں بیان کئے گئے مصارف کے لئے ان کو صرف کرسکتا ہے؟

جواب: زکوٰۃ کے لئے کوئی حرج نہیں ہے لیکن خمس کے بارے میں اجازت حاصل کرنا چاہیئے۔

سوال۳: خمس کا حساب کرنے کے لئے شمسی سال کا انتخاب کرنا چاہیئے یا قمری سال کا ؟

جواب: شمسی سال کا انتخاب کریں۔ (یا شمسی سال کے لحاظ سے خمس کا حساب کریں)

سوال۴: کیا خمس اور سہم امام کی رقم کو اعلان کئے گئے رفاہِ عام کے کاموں کے حساب میں جمع کیا جاسکتا ہے اور دوسرے ہر نیک کام میں اپنی مرضی کے مطابق صرف کیا جاسکتا ہے ؟

جواب: خمس اور سہم امام کی رقم کو مرجع تقلید کو یا اس کے مسلّم الوکالت وکیل کو دینا چاہیئے یا ان کی اجازت کے مطابق صرف کرنا چاہیئے۔

سوال۵: کیا پنشن پر خمس دینا چاہیئے ؟

جواب: اگر پنشن تنخواہ سے کاٹی ہوئی رقم سے ملتی ہو تو اس پر خمس دینا ہوگا۔

سوال۶: اگر کوئی شخص اپنے خمس کے سال کے دوران کوئی چیز جو ساز و سامان کا جزو ہو مثلاً گھر، سونا، کپڑے، قالین وغیرہ بیچ ڈالے یا اس کے پیسوں کی ضرورت محسوس کرے یا ان کو بہتر کرنا چاہے یا اسی طرح کا اس کا کوئی دوسرا مقصد ہو، بہرحال وہ چیز جو ساز و سامان کا جزو ہے اگر اسے بیچے اور اس کی رقم حاصل کرے تو اس رقم پر خمس واجب ہوگا یا نہیں؟ اور اگر فرض کیا جائے کہ خمس واجب ہے تو رقم حاصل ہوتے وقت خمس دینا چاہیئے یا سال کے پورے ہونے کا انتظار کرنا چاہیئے اور اگر رقم خرچ ہونے سے بچ جائے تو خمس دینا چاہیئے؟

جواب: بسمہ تعالیٰ۔

مذکورہ بالا چیزیں اگر قبل کے سالوں میں حاصل کی گئی تھیں تو ان کو بیچنے کی صورت میں حاصل ہوئی رقم پر سال کے ختم ہونے کا انتظار کئے بغیر خمس ادا کرنا ضروری ہے اور اگر عین وہ چیز، جو ساز و سامان کا جزو ہے کسی دوسری چیز کی شکل میں جو ساز و سامان کا جزو ہو، تبدیل کی جائے تو اس پر خمس دینا واجب نہیں ہے، لیکن اگر یہ چیزیں بیچنے والے سال ہی میں حاصل کی گئی ہوں تو سال کے ختم ہونے پر باقی بچی ہوئی رقم پر خمس دینا ہوگا۔

زکوٰۃ کے احکام

زکوٰۃ نو چیزوں پر واجب ہے

۱۔ گیہوں
۲۔ جو
۳۔ کھجور
۴۔ کشمش
۵۔ سونا
۶۔ چاندی
۷۔ اونٹ
۸۔ گائے (بیل)
۹۔ بھیڑ (بکری)

(مسئلہ ۱۸۵۳)

گیہوں اور جو کی زکوٰۃ اس وقت واجب ہوگی جب انھیں گیہوں اور جو کہا جانے لگے۔ اور احتیاطِ واجب کی بناء پر کشمش کی زکوٰۃ اس وقت واجب ہوگی جب وہ نا پختہ ہو۔ نیز احتیاطِ واجب یہ ہے کہ انگور کے نا پختہ پھل کے آنے کے بعد اور قبل اس کے کہ انھیں انگور کہا جائے زکوٰۃ دی جائے۔ زکوٰۃ فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں پر واجب ہے بشرطیکہ دوسری شرطیں بھی موجود ہوں اور جب کھجوریں کچھ خشک ہو جائیں کہ انھیں تمر کہا جائے تو ان کی زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ لیکن گیہوں اور جو کی زکوٰۃ نکالنے کا وقت وہ ہے جب کھلیان میں لا کر ان کے دانے بھوسے سے الگ کر لیے جائیں۔ اور کھجور[1] اور کشمش کی زکوٰۃ نکالنے کا وقت ان کے خشک ہو جانے پر ہے۔ (مسئلہ ۱۸۵۴)

زکوٰۃ واجب ہونے کی شرطیں

۱۔ جب مال کی مقدار "نصاب" تک پہونچ جائے۔
۲۔ مال کا مالک بالغ ہو۔
۳۔ عاقل ہو۔
۴۔ آزاد ہو۔
۵۔ اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہو۔

(مسئلہ ۱۸۵۵)

کنویں کے پانی اور بارش کے پانی سے سینچائی

☆☆☆ اگر گیہوں، جو، کھجور یا انگور کی سینچائی بارش کے پانی سے بھی ہوتی ہو اور ساتھ ہی ساتھ ڈول وغیرہ سے بھی سینچائی ہو تو اس صورت میں اگر یہ کہا جائے کہ بارش سے سینچائی نہیں ہوتی ہے بلکہ ڈول سے ہوتی ہے تو اس کی زکوٰۃ بیسواں حصہ ہوگی۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ڈول وغیرہ سے سینچائی نہیں ہوتی ہے بلکہ بارش یا نہر کے پانی سے ہوتی ہے تو اس کی زکوٰۃ دسواں حصہ ہوگی۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ بارش اور ڈول دونوں سے سینچائی ہوتی ہے مگر بارش اور نہر کے پانی سے ڈولوں کی سینچائی کے بہ نسبت زیادہ سینچائی ہوتی ہے تو احتیاطِ مستحب کی بناء پر اس کی زکوٰۃ دسواں حصہ ہوگی۔[3]

---

[1] جب دانے پڑ جائیں اس وقت واجب ہے (اراکی) اس وقت بنا بر احتیاط واجب ہے (گلپائگانی)۔ البتہ زکات کشمش کا حکم ایک ہی ہے صرف آیت اللہ اراکی کے یہاں بنا بر احتیاط نہیں ہے اسی طرح زکات خرما کا وقتِ وجوب وہ ہے جب خرما زرد یا سرخ ہو جائے لیکن آیت اللہ گلپائگانی کے یہاں وقتِ وجوب تو یہی ہے مگر بر بنائے احتیاط۔

[2] کشمش و خرما میں زکات دینے کا وقت یہ ہے کہ انگور کشمش اور رطب، تمر ہو جائے (گلپائگانی)

[3] اگر برابر کی ہو تو آدھے سے بیسواں اور آدھے سے دسواں حصہ ہوگی (آیت ا... اراکی)

نصاب

گیہوں۔ جو۔ کھجور اور کشمش

ان کا نصاب ۴۵ مثقال کم ۲۸۸ من تبریزی (تقریباً ۸۶۳۶،۷۷۵ کلوگرام) ہے۔ (مسئلہ ۱۸۶۴)

سونے کے دو نصاب ہیں

۱۔ پہلا نصاب بیس (۲۰) مثقال شرعی ہے (تقریباً ستر گرام) ایک مثقال ۱۸ نخود (تقریباً ۳ ۱/۲ گرام) کے برابر ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر سونا بیس مثقال شرعی یا ۱۵ مثقال معمولی (جو تقریباً ستر گرام ہوتا ہے) کے برابر ہو اور دوسری شرائط بھی موجود ہوں تو انسان کو اس کا چالیسواں حصّہ جو نو نخود کے برابر (۱،۷۵ گرام) ہوتا ہے زکوٰۃ نکالنا چاہیے اور اگر سونا اس مقدار میں نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

۲۔ دوسرا نصاب چار مثقال شرعی ہے جو تین مثقال معمولی کے برابر (تقریباً چودہ گرام) ہوتا ہے۔ یعنی اگر تین مثقال معمولی (تقریباً ۱۴ گرام) سونے کا پندرہ مثقال معمولی (تقریباً ستر گرام) سونے میں اضافہ ہو جائے تو پورے اٹھارہ مثقال معمولی (تقریباً چوراسی گرام) سونے کا چالیسواں حصّہ زکوٰۃ میں دینا چاہیے (مسئلہ ۱۸۹۶)

چاندی کے دو نصاب ہیں

۱۔ پہلا نصاب ایک سو پانچ مثقال معمولی (تقریباً چار سو پچھتر (۴۷۵) گرام) ہے لہٰذا اگر کسی شخص کے پاس اتنی مقدار میں چاندی ہو تو اسے اس کا چالیسواں حصہ جو دو مثقال اور پندرہ نخود (تقریباً ۱۱،۸۷۵ گرام) کے برابر ہوتا ہے زکوٰۃ میں دینا چاہیے)

۲۔ دوسرا نصاب اکیس (۲۱) مثقال معمولی (تقریباً ۹۵ گرام) ہے یعنی اگر ۱۰۵ مثقال معمولی (تقریباً ۴۷۵ گرام) میں ۲۱ مثقال معمولی (تقریباً ۹۵ گرام) کا اضافہ ہو جائے تو پورے ۱۲۶ مثقال معمولی (تقریباً ۵۷۰ گرام) چاندی کی زکوٰۃ دینا چاہیے (مسئلہ ۱۸۹۷)

اونٹ کے بارہ (۱۲) نصاب ہیں

۱۔ پانچ (۵) اونٹ: ان کی زکوٰۃ ایک بھیڑ یا ایک بکری ہے (اور اگر پانچ سے کم اونٹ ہوں تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

۲۔ دس (۱۰) اونٹ: ان کی زکوٰۃ دو بھیڑ یا دو بکریاں ہیں۔

۳۔ پندرہ (۱۵) اونٹ: ان کی زکوٰۃ تین بھیڑ یا تین بکریاں ہیں۔

۴۔ بیس (۲۰) اونٹ: ان کی زکوٰۃ چار بھیڑ یا چار بکریاں ہیں۔

۵۔ پچیس (۲۵) اونٹ: ان کی زکوٰۃ پانچ بھیڑ یا پانچ بکریاں ہیں۔

۶۔ چھبیس (۲۶) اونٹ: ان کی زکوٰۃ ایک اونٹ ہے (جس کا دوسرا سال شروع ہو چکا ہو)

۷۔ چھتیس (۳۶) اونٹ: ان کی زکوٰۃ ایک اونٹ ہے (جس کا تیسرا سال شروع ہو چکا ہو)

۸۔ چھیالیس (۴۶) اونٹ: ان کی زکوٰۃ ایک اونٹ ہے (جس کا چوتھا سال شروع ہو چکا ہو)

۹۔ اکسٹھ (۶۱) اونٹ: ان کی زکوٰۃ ایک اونٹ ہے (جس کا پانچواں سال شروع ہو چکا ہو)

۱۰۔ چھہتر (۷۶) اونٹ: ان کی زکوٰۃ دو اونٹ ہیں (جن کا تیسرا سال شروع ہو چکا ہو)

۱۱۔ اکیانوے (۹۱) اونٹ: ان کی زکوٰۃ دو اونٹ ہیں (جن کا چوتھا سال شروع ہو چکا ہو)

۱۲۔ ایک سو اکیس (۱۲۱) اونٹ یا اس سے زیادہ اونٹ: ایسی صورت میں یا ہر چالیس پر زکوٰۃ دینا چاہیے اور ہر چالیس اونٹوں پر ایک اونٹ جس کا تیسرا سال شروع ہو چکا ہو زکوٰۃ دینا چاہیے یا ہر پچاس اونٹوں پر ایک اونٹ جس کا چوتھا سال شروع ہو چکا ہو زکوٰۃ دینا چاہیے (مسئلہ ۱۹۱۰)

نصاب

گائے بیل کے دو نصاب ہیں

۱- پہلا نصاب تیس (۳۰) گائے بیل ہے یعنی اگر کسی شخص کے پاس تیس (۳۰) گائے بیل ہوں اور دوسری شرطیں بھی پائی جاتی ہوں تو گائے بیل کا ایک سالہ بچہ زکوٰۃ میں دینا چاہئے جس کا دوسرا سال شروع ہو چکا ہو۔

۲- دوسرا نصاب چالیس (۴۰) گائے بیل ہے اور ان کی زکوٰۃ ایک مادہ بچہ ہے جس کا تیسرا سال شروع ہو چکا ہو۔ گائے بیل کی تیس (۳۰) اور چالیس (۴۰) کے بیچ کی تعداد پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ اگر ان کی تعداد ساٹھ تک نہ پہونچے تو صرف چالیس پر زکوٰۃ دینا ہوگی۔ لیکن جب ان کی تعداد ساٹھ ہو جائے تو چونکہ پہلے نصاب سے یہ تعداد دوگنی ہو جاتی ہے اس لئے زکوٰۃ میں گائے کے ایسے دو بچے دینا چاہئے جن کا دوسرا سال شروع ہو چکا ہو۔ اور اسی طرح گائے بیل کی تعداد میں جتنا اضافہ ہوتا جائے ہر تیس پر یا ہر چالیس پر یا کچھ کی زکوٰۃ تیس پر اور کچھ کی چالیس پر دینا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۹۱۲)

بھیڑ بکری کے پانچ نصاب ہیں

۱- چالیس بھیڑ بکریاں: ان کی زکوٰۃ ایک بھیڑ یا بکری ہے (اور اگر بھیڑ بکری کی تعداد چالیس (۴۰) تک نہ پہونچے تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔)

۲- ایک سو اکیس (۱۲۱) بھیڑ بکریاں: ان کی زکوٰۃ دو (۲) بھیڑ یا دو بکریاں ہیں۔

۳- دو سو ایک (۲۰۱) بھیڑ بکریاں: ان کی زکوٰۃ تین بھیڑ یا تین بکریاں ہیں۔

۴- تین سو ایک (۳۰۱) بھیڑ بکریاں: ان کی زکوٰۃ چار بھیڑ یا چار بکریاں ہیں۔ احتیاط واجب[1] کی بنا پر۔

۵- چار سو یا اس سے زیادہ بھیڑ بکریاں: ایسی صورت میں ہر سو (۱۰۰) بھیڑ بکریوں پر ایک بھیڑ یا ایک بکری زکوٰۃ میں دینا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۹۱۳)

اونٹ، گائے بیل اور بھیڑ بکریوں کی زکوٰۃ کے لئے دوسری شرطیں

۱- یہ کہ جانور پورے سال بے کار رہے اور اگر پورے سال میں ایک دو روز بھی ان سے کام لے لیا جائے تو احتیاط کی بناء پر اس کی زکوٰۃ واجب ہوگی[2]

۲- یہ کہ اگر جانور پورے سال صحرا وغیرہ میں گھاس وغیرہ چرے۔ لہٰذا اگر پورے سال یا سال کے کچھ حصہ میں کاٹا ہوا چارہ کھائے یا مالک یا کسی اور شخص کے کھیت میں چرے تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ لیکن اگر پورے سال میں ایک یا دو دن بھی جو کہ ایک کم مدت ہے، جانور کاٹا ہوا چارہ کھائے یا کھیت میں چرے تو زکوٰۃ واجب ہوگی[3] (مسئلہ ۱۹۰۸)

---

[1] آیت اللہ گلپائگانی و اراکی کے یہاں بھی چوتھا نصاب ہی ہے اور اس کی زکوٰۃ بھی اتنی ہی ہے مگر بنا بر احتیاط نہیں ہے۔

[2] آیت اللہ اراکی کے یہاں بنا بر احتیاط نہیں ہے بلکہ حکم ہی یہ ہے۔

[3] بنا بر احتیاط زکوٰۃ واجب ہے۔ (آیت اللہ گلپائگانی)

زکوٰۃ کا مصرف

۱۔ فقیر: (یعنی وہ شخص جس کے پاس اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے سال بھر کے اخراجات کے پیسے نہ ہوں)

۲۔ مسکین: (یعنی وہ شخص جس کی مالی حالت فقیر سے زیادہ خراب ہو)

۳۔ وہ شخص جو امامؑ یا نائب امامؑ کی طرف سے زکوٰۃ جمع کرنے اور اس کی حفاظت کرنے کے لئے مقرر ہو۔

۴۔ وہ کفار جن کا زکوٰۃ پانے کی وجہ سے رجحان دین اسلام کی طرف ہو جائے یا وہ کفار جو جنگ میں مسلمانوں کی مدد کریں۔

۵۔ غلاموں کو خرید کر انہیں آزاد کرنے کے لئے۔

۶۔ ایسے مقروض اشخاص جو اپنے قرض ادا نہ کر سکتے ہوں۔

۷۔ سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں (یعنی ایسا کوئی کام جس کا مسجد یا مدرسہ بنوانے کی طرح کوئی عام دینی فائدہ ہو۔)

۸۔ ابن السبیل (یعنی ایسا مسافر جو سفر میں مجبور ہو جائے) (مسئلہ ۱۹۲۵)

زکوٰۃ کی نیت

انسان کو زکوٰۃ قربت کی نیت سے یعنی اللہ کے حکم کو بجالانے کے لئے دینا چاہئے۔ نیز یہ بھی معین کرنا چاہئے[1] کہ یہ زکوٰۃِ مال ہے یا زکوٰۃ فطرہ (مسئلہ ۱۹۵۷)

زکوٰۃ فطرہ

زکوٰۃِ فطرہ کے واجب ہونے کی شرطیں
جو شخص عید الفطر کی رات کے غروب کے وقت

- بالغ
- عاقل
- باہوش
- ہو اور فقیر اور کسی کا غلام بھی نہ ہو تو اپنی طرف سے اور اُن اشخاص کی طرف سے جن کا وہ کفیل ہے فی نفر ایک صاع (تقریباً تین کلوگرام) گیہوں، جو، کھجور، کشمش، چاول، مکا اور اسی قسم کی دوسری چیزوں میں سے کسی مستحق کو دے یا اگر ان میں سے کسی چیز کی قیمت بھی کسی مستحق کو دے تو بھی کافی ہے۔ (مسئلہ ۱۹۹۱)

---

[1] ایسی تعیین بنا بر احتیاط واجب لازم ہے (آیت اللہ العظمیٰ اراکی)

حج سے کیا مراد ہے ؟

حج سے مراد خانۂ کعبہ کی زیارت کرنا اور وہاں پر ان اعمال کا بجالانا ہے جن کے بجالانے کا حکم دیا گیا ہے ۔

ہر وہ شخص جس میں یہ شرطیں پائی جائیں اس پر زندگی میں ایک بار حج کرنا واجب ہے

۱- بالغ ہو

۲- عاقل اور آزاد ہو ۔

۳- حج کرنے کی وجہ سے کسی ایسے فعلِ حرام کے انجام دینے پر مجبور نہ ہو جس کی اہمیت شرع میں حج سے زیادہ ہو یا کسی ایسے فعلِ واجب کے ترک کرنے پر مجبور نہ ہو جس کی اہمیت حج سے زیادہ ہو ۔

۴- مستطیع ہو اور استطاعت چند چیزوں پر موقوف ہے

۱- زادِ راہ اور وہ چیزیں جن کی اُسے اپنی حیثیت کے مطابق سفر میں ضرورت ہو موجود ہوں ۔ نیز سواری یا اتنا مال ہو جس سے اُن چیزوں کو فراہم کرسکتا ہو ۔

۲- ایسی صحت اور اتنی قوت ہو کہ مکّہ جا کر حج کر سکے ۔

۳- مکّہ جانے کے لئے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہو ۔

۴- اتنا وقت ہو کہ مکّہ جا کر اعمالِ حج بجالا سکے ۔

۵- ان تمام افراد کا خرچ اس کے پاس موجود ہو جن کے اخراجات اس پر واجب ہوں[1]

۶- حج سے واپسی کے بعد کوئی کاروبار ، کھیتی ، جائداد کی آمدنی یا کوئی دوسرا ذریعہ معاش باقی رہے تاکہ تنگی کے ساتھ زندگی بسر کرنے پر مجبور نہ ہو ۔ (مسئلہ ۲۰۳۶)

★ امام خمینی سے استفتاء :

سوال : اگر کسی شخص کو حج پر جانے کے لئے استطاعت حاصل ہوگئی ہے تو ایران کے آج کل کے حالات دیکھتے ہوئے کیا یہ ممکن ہے کہ بجائے حج کے لئے جانے کے اس میں خرچ ہونے والی رقم کو ملک کے ضروری اخراجات کے کسی اکاؤنٹ میں جمع کر دیا جائے اس طرح کہ ایسا کرنا حِج واجب کے بدلے کافی ہو ۔

جواب : بسمہ تعالیٰ ۔ مستطیع کو حج کرنے کے لئے جانا چاہئے کیونکہ مندرجہ بالا اخراجات کے اکاؤنٹ میں رقم کا جمع کرنا حِج واجب کے بدلے کافی نہیں ہے ۔

---

[1] اور ان لوگوں کا بھی خرچ اس کے پاس موجود ہو جس کے خرچ کو لوگ ضروری سمجھتے ہیں ۔ (آیت ا... گلپائگانی و اراکی)

خرید و فروخت کے احکام

باطل معاملات

۱۔ عین نجس مثلاً پیشاب، پاخانہ اور مسکرات (نشہ آور چیزوں) کی خرید و فروخت بناء برا قوی باطل ہے۔

۲۔ غصبی مال کی خرید و فروخت باطل ہے لیکن اگر اس کا مالک خرید و فروخت کی اجازت دے دے تو خرید و فروخت صحیح ہوگی۔

۳۔ ایسی چیزوں کی خرید و فروخت جو مال نہیں ہیں، مثلاً بعض کیڑے مکوڑے، باطل ہے۔

۴۔ ایسی چیزوں کی خرید و فروخت، جس سے عام طور پر حاصل ہونے والا فائدہ صرف حرام کام ہو، مثلاً جوے اور گانے بجانے کے آلات، باطل ہیں

۵۔ ایسا معاملہ جس میں سود ہو یعنی سود کے معاملات باطل ہے۔ (مسئلہ ۲۰۵۵)

نوٹ: (بیماروں کے علاج کے لئے خون کا خریدنا اور بیچنا جائز ہے)

بیچنے اور خریدنے والے کے لئے شرائط (مسئلہ ۲۰۸۱)

۱۔ بالغ ہوں

۲۔ عاقل ہوں

۳۔ حاکم شرع نے ان کو اپنے اموال میں تصرف کرنے سے نہ روکا ہو یا وہ بالغ ہونے کے باوجود نادان (سفیہ) نہ ہوں (یعنی ایسے اشخاص نہ ہوں جو اپنے مال کو فضول کاموں میں خرچ کرتے ہوں)

۴۔ خرید و فروخت کا ارادہ رکھتے ہوں (یعنی نیت اور پکا ارادہ ہو، مذاق نہ کر رہے ہوں)

۵۔ خریدار اور بیچنے والے کو کسی نے مجبور نہ کیا ہو۔

۶۔ خریدار اور بیچنے والے جو مال اور قیمت دے رہے ہوں وہ خود اس کے مالک ہوں یا بچے کے باپ دادا کے ہاتھ میں (وکیل کی طرح) مال کا اختیار ہو۔

نابالغ بچے کے ساتھ خرید و فروخت کرنا باطل ہے مگر دو صورتوں میں صحیح ہے (مسئلہ ۲۰۸۲)

۱۔ اگر بچہ ممیز (سمجھدار) ہو اور کسی ایسی کم قیمت چیز کا معاملہ کرے جس کا عام طور پر بچے معاملہ کرتے ہوں۔

۲۔ اگر بچہ بیچنے والے کو پیسے دینے اور خریدار کو مال پہونچانے یا مال خریدار کو دینے اور قیمت فروخت کرنے والے تک پہونچانے کا ذریعہ ہو تو خرید و فروخت صحیح ہوگی (کیونکہ حقیقتاً اس معاملہ میں دو بالغ افراد نے خرید و فروخت کا عمل انجام دیا ہے)

مال اور اس کی قیمت کی شرطیں

۱۔ اس کی مقدار، وزن، پیمانہ یا گنتی وغیرہ کے ذریعہ معلوم ہو۔

۲۔ ان کا قبضہ میں دینا ممکن ہو (لہٰذا ایسے گھوڑے کا بیچنا صحیح نہیں ہے جو بھاگ گیا ہو لیکن اگر خریدار اس گھوڑے کو پکڑ سکتا ہو تو بیچنا صحیح ہے[1])۔

۳۔ مال اور قیمت کی ان خصوصیات کو معین کرنا چاہئے جن کی وجہ سے خرید و فروخت کے لئے عوام کے رجحان اور رائے میں فرق پڑتا ہے۔

۴۔ مال یا اس کی قیمت میں کسی دوسرے کا حق نہیں ہونا چاہئے۔

۵۔ احتیاط واجب[2] کی بناء پر مال کی منفعت کے بجائے خود مال بیچنا چاہئے۔

(مسئلہ ۲۰۹۰)

خرید و فروخت کا صیغہ :

خرید و فروخت میں عربی زبان میں صیغہ جاری کرنا ضروری نہیں ہے مثلاً اگر بیچنے والا فارسی زبان (یا اردو زبان) میں کہے کہ اس مال کو اس قیمت میں بیچ دیا اور جواب میں خریدار کہے کہ میں نے قبول کیا تو یہ معاملہ (خرید و فروخت) صحیح ہوگا۔ لیکن خریدار اور بیچنے والے دونوں ہی کو "انشاء" کا قصد رکھنا چاہئے یعنی ان کے ان دو جملوں کے کہنے کا مقصد خرید و فروخت ہونا چاہئے۔ (مسئلہ ۲۰۹۷)

۱۔ یا گھوڑے کے ساتھ کوئی اور چیز مثلاً فرشی شامل کرکے بیچیں تو معاملہ صحیح ہے (آیت اللہ گلپائگانی)

۲۔ بنابر احتیاط نہیں ہے (گلپائگانی)

خرید و فروخت کی قسمیں

۱۔ (نقد) وہ معاملہ ہے جس میں مال اور قیمت دونوں ہی ایک دوسرے کو سپرد کرنے کیلئے موجود ہوں اور خریدار اور بیچنے والا ایک دوسرے سے مال اور قیمت کا مطالبہ کر سکے اور اپنے قبضہ میں لے سکے۔ (مسئلہ ۲۱۰۴ - تحریر الوسیلہ - جلد اول صفحہ ۵۳۵)

۲۔ (ادھار) وہ معاملہ ہے جس میں مال تو موجود اور قبضہ میں دینے کے لئے تیار ہو لیکن اس کی قیمت ایک معین مدت کے بعد ادا کی جائے اور اس معین مدت کے پورے ہونے سے پہلے قیمت کی ادائیگی واجب نہیں ہے۔

۳۔ (سَلَف) وہ معاملہ ہے کہ خریدار کچھ مدت بعد مال لینے کے لئے قیمت ادا کر دے اور اگر یوں کہے کہ اس قیمت کو اس لئے ادا کر رہا ہوں کہ مثلاً چھ مہینے کے بعد فلاں چیز لوں گا (اور بیچنے والا کہے کہ میں نے قبول کیا) [یعنی یہ معاملہ ادھار کے معاملہ کا الٹا ہے]

۴۔ (صرف) وہ معاملہ ہے جس میں سونے کو سونے اور چاندی کو چاندی سے بیچا جائے اور یا سونے کو چاندی سے اور چاندی کو سونے سے بیچا جائے۔ اس معاملہ میں خرید و فروخت کرنے والوں کو ایک دوسرے سے رخصت ہونے سے پہلے مال اور اس کی قیمت ایک دوسرے کے حوالے کر دینا چاہئے۔ تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۵۳۹ (القول فی بیع الصرف)

۵۔ وہ معاملہ جس میں مال اور قیمت کچھ بھی موجود نہ ہو۔

معاملہ سلف کی چھ شرطیں ہیں

۱۔ وہ خصوصیات کہ جن کی وجہ سے مال کی قیمت میں فرق پڑ جاتا ہے انھیں معین کر لیں البتہ اس کے لئے زیادہ توجہ کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

۲۔ اس سے پہلے کہ خریدار اور بیچنے والا ایک دوسرے سے جدا ہو خریدنے والا پوری قیمت بیچنے والے کو دے دے۔

۳۔ مدت پوری طرح معین ہو۔

۴۔ مال کو قبضہ میں لینے کے لئے ایسا وقت معین کریں کہ اطمینان ہو کہ اس وقت یہ مال نایاب نہیں ہوگا

۵۔ احتیاطِ واجب[1] کی بناء پر مال کے قبضہ میں لینے کی جگہ معین کریں۔

۶۔ مال کے وزن یا پیمانہ کو معین کریں۔

(مسئلہ ۲۱۱۲)

---

[1] حکم یہی ہے مگر نہ بنا بر احتیاط (آیت ا... گلپائگانی)

خیارات (معاملات کو توڑنے کے حق) کے احکام

کسی معاملہ کو توڑنے کے حق کو "خیار" کہتے ہیں اور خریدار اور بیچنے والا گیارہ صورتوں میں معاملے کو توڑ سکتا ہے۔

خیارات (مسئلہ ۲۱۲۴)

۱- یہ کہ جس جگہ پر معاملہ انجام پایا ہو وہاں سے خریدار اور فروخت کرنے والے جدا نہ ہوئے ہوں اور اس "خیار" کو "خیار مجلس" کہا جاتا ہے۔ ← مجلس

۲- یہ کہ مغبون ہو گئے ہوں۔ یعنی وہ دھوکہ کھا گئے ہوں ← غبن

۳- معاملہ میں آپس میں یہ طے کریں کہ ایک معینہ مدت تک وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک معاملہ کو توڑ سکتا ہے ← شرط

۴- بیچنے والا یا خریدار اپنے مال کو جیسا ہے اس سے اچھا کر کے پیش کرے جس سے (لوگوں کی نظروں میں) اس کی قیمت بڑھ جائے ← تدلیس

۵- بیچنے والا یا خریدار کوئی شرط کرلیں اور اس شرط پر عمل نہ کریں ← تخلّف شرط

۶- مال یا قیمت میں کوئی عیب ہو ← عیب

۷- یہ پتہ چل جائے کہ بکے ہوئے مال کا کچھ حصہ کسی دوسرے کی ملکیت ہے ← شرکت

۸- بیچنے والا اس معین مال کی خصوصیات خریدار کو بتائے جسے خریدار نے نہ دیکھا ہو اور بعد میں یہ پتہ چلے کہ مال جیسا بتایا تھا ویسا نہیں ہے ← رؤیت

۹- خریدار نقد خریدے ہوئے مال کی قیمت تین دن تک نہ دے اور بیچنے والا بھی مال پر قبضہ نہ دے ← تاخیر

۱۰- اگر کوئی جانور خریدا ہو تو اس صورت میں خریدار تین دن کے اندر معاملہ کو توڑ (فسخ کر) سکتا ہے ← حیوان

۱۱- بیچنے والا بیچے ہوئے مال پر قبضہ نہ دے سکے ← تَعَذّرِ تسلیم

چار صورتیں ایسی ہیں جن میں مال کے عیب کا پتہ چلنے کے بعد بھی خریدار معاملہ کو نہ تو توڑ سکتا ہے اور نہ ہی قیمت کا فرق لے سکتا ہے۔

۱- یہ کہ خریدتے وقت مال کے عیب کو جانتا ہو۔

۲- مال کے عیب کو جانتے ہوئے (خریدنے پر) راضی ہو جائے۔

۳- سودا کرتے وقت یہ کہے کہ اگر مال میں عیب ہوا تب بھی واپس نہ کروں گا اور نہ ہی قیمت کا فرق لوں گا۔

۴- سودا کرتے وقت بیچنے والا یہ کہے کہ اس مال میں جو بھی عیب ہو اس عیب کے ساتھ بیچ رہا ہوں۔ (مسئلہ ۲۱۳۴)

تین صورتیں ایسی ہیں جن میں عیب کا علم ہو جانے کے باوجود خریدار معاملہ کو نہیں توڑ سکتا ہے البتہ قیمت کا فرق لے سکتا ہے۔

۱- یہ کہ سودا کرنے کے بعد مال میں ایسا تغیر کر دے کہ لوگ کہیں کہ مال جس طرح خریدار اور قبضہ میں دیا تھا ویسا باقی نہیں رہا (مثلاً کپڑا کاٹ دیا، گندم کا آٹا پسوا لیا وغیرہ)

۲- یہ کہ سودا ہونے کے بعد پتہ چلے کہ مال میں عیب ہے اور صرف واپس کرنے کے حق کو ساقط کیا تھا۔

۳- یہ کہ مال کو قبضہ میں لینے کے بعد کوئی اور عیب اس میں پیدا ہو جائے (مسئلہ ۲۱۳۵)

شرکت

شرکت سے مراد :

کسی چیز کا دو یا زیادہ افراد کا ہونا ہے (وہ چیز خود ہی چیز ہو یا قرض ہو یا منافع یا حق ہو) [تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۶۲۴]

شرکت کے احکام

۱۔ اگر دو شخص آپس میں شرکت کرنا چاہیں تو اگر ہر ایک اپنے مال کا کچھ حصہ دوسرے کے مال کے ساتھ اس طرح ملا دے کہ ایک کا مال دوسرے کے مال سے تشخیص نہ دیا جا سکے اور عربی یا کسی اور زبان میں شرکت کا صیغہ پڑھیں یا کوئی ایسا کام انجام دیں کہ جس سے معلوم ہو کہ ہر ایک دوسرے کا شریک ہونا چاہتا ہے تو ان کی شرکت صحیح ہے۔ (مسئلہ ۲۱۴۳)

۲۔ اگر شرکت کے معاہدے میں یہ شرط کریں کہ دونوں مل کر یا ہر ایک اکیلا یا ان میں سے صرف ایک ہی شخص خرید و فروخت کے کام انجام دے گا تو معاہدہ پر عمل کرنا چاہیئے (مسئلہ ۲۱۴۹)

۳۔ اگر یہ طے نہ کیا جائے کہ ان میں سے کوئی شخص اس سرمایہ سے خرید و فروخت کرے گا تو ان میں سے کوئی شریک بھی دوسرے کی اجازت کے بغیر اس سرمایہ سے کاروبار نہیں کر سکتا۔ (مسئلہ ۲۱۵۰)

۴۔ جس وقت بھی کوئی ایک شریک شرکت کے مال کو تقسیم کرنے کا مطالبہ کرے تو دوسروں کو قبول کرنا چاہیئے[1] (مسئلہ ۲۱۵۶)

شریک کے لئے شرطیں

۱۔ بالغ

۲۔ عاقل

۳۔ اپنے ارادے اور اختیار کے ساتھ شریک ہوں۔

۴۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے مال میں تصرف کر سکتے ہوں۔ (مسئلہ ۲۱۴۵)

باطل شرکتیں

۱۔ اگر چند اشخاص اس مزدوری میں جو وہ اپنی محنت سے حاصل کریں اس میں ایک دوسرے کے ساتھ شرکت کریں مثلاً حمام میں مالش کرنے والے یہ طے کر لیں کہ جتنی مزدوری ملے گی آپس میں تقسیم کر لیں گے تو ان کی یہ شرکت صحیح نہیں ہے۔ (مسئلہ ۲۱۴۳)

۲۔ اگر شرکت کے معاہدے میں یہ طے کر لیا جائے کہ ایک ہی شخص سارا منافع لے گا تو یہ صحیح نہیں ہوگا البتہ اگر یہ طے کر لیا جائے کہ سارا نقصان[2] یا اس کا زیادہ حصہ ان میں سے ایک شخص اٹھائے گا تو ایسی شرکت اور معاہدہ دونوں صحیح ہیں۔ (مسئلہ ۲۱۴۷)

وہ شرکاء جو شرکت کے مال میں تصرف نہیں کر سکتے۔

۱۔ اگر ایک شریک مر جائے

۲۔ یا دیوانہ ہو جائے

۳۔ یا بیہوش ہو جائے

۴۔ یا بے عقل ہو جائے اور حاکم شرع اس کو اپنے مال میں تصرف کرنے سے روک دے (مسئلہ ۲۱۵۷)

---

[1] خواہ شرکت میں مدت ہو (آیت ا... گلپائگانی)

[2] اگر قرارداد ایسی ہو کہ تمام نقصان یا زیادہ نقصان صرف ایک ہی کو ہو تو قرارداد باطل ہے البتہ اصل شرکت صحیح ہے (آیت ا... گلپائگانی)

صلح

صلح سے مراد :

صلح کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ساتھ طے کرے کہ کچھ حصہ
- مال
- یا اپنے مال کی منفعت تمہاری ملکیت بنا دوں گا
- یا اپنا قرض
- یا اپنا حق چھوڑ دوں گا تاکہ تم بھی اس کے بدلے میں اپنے مال کا کچھ حصہ
- یا اپنے مال کی منفعت کو میرے حوالے کر دو
- یا جو تمہارا قرض یا حق ہے اس کو معاف کر دو (مسئلہ ۲۱۶۰)

صلح کے احکام

۱- صلح کے صیغہ کا عربی میں پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ ہر اس لفظ سے صلح صحیح ہوگی جس سے یہ سمجھ میں آجائے کہ صلح کی گئی ہے۔ (مسئلہ ۲۱۶۲)

۲- اگر کوئی شخص اپنے قرض یا حق کے سلسلے میں کسی دوسرے شخص سے صلح کرنا چاہے تو یہ صلح اس صورت میں صحیح ہوگی جب دوسرا قبول کرلے۔ (مسئلہ ۲۱۶۴)

۳- اگر صلح کے ذریعہ لی ہوئی چیز میں کوئی عیب ہو تو صلح توڑی جاسکتی ہے البتہ صحیح وسالم اور عیب دار چیز کی قیمتوں کے فرق کو نہیں لیا جاسکتا۔ (مسئلہ ۲۱۷۱)

۴- اگر ایک ہی جنس کی دو چیزوں، جن کا وزن معلوم ہو، میں ایک دوسرے کے ساتھ صلح کرنا چاہیں تو یہ صلح اس صورت میں صحیح ہوگی جب ایک کا وزن دوسری سے زیادہ نہ ہو لیکن اگر ان کا وزن معلوم نہ ہو تو اگرچہ یہ احتمال ہو کہ ایک کا وزن دوسری سے زیادہ ہے تو صلح صحیح ہے۔ (مسئلہ ۲۱۶۶)

صلح کی شرطیں

کسی چیز کے سلسلے میں ایک دوسرے سے صلح کرنے والے دو اشخاص کیلئے ضروری ہے کہ:

۱- بالغ ہوں
۲- عاقل ہوں
۳- کسی نے انھیں صلح پر مجبور نہ کیا ہو
۴- صلح کا واقعی ارادہ بھی رکھتے ہوں
۵- حاکم شرع نے بھی ان کو اپنے مال میں تصرف سے نہ روکا ہو۔ (مسئلہ ۲۱۶۱)

---

۱ تو احتیاط یہ ہے کہ ایک دوسرے سے صلح نہ کریں (آیت ا... گلپائگانی)

اجارہ یا کرایہ کی شرطیں اور اس کے احکام

۱۔ کسی چیز کو کرایہ پر دینے والے اور کرایہ پر لینے والے شخص دونوں کو بالغ ہونا چاہئے۔
۲۔ عاقل ہونا چاہئے۔
۳۔ اپنے اختیار سے کرایہ کے معاملے کو انجام دے رہے ہوں۔
۴۔ نیز اپنے مال میں حق تصرف بھی رکھتے ہوں۔ (مسئلہ ۲۱۷۳)
۵۔ کرایہ پر دینے والے اور کرایہ پر لینے والے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ عربی میں صیغہ پڑھیں۔ (مسئلہ ۲۱۷۷)
۶۔ اگر مزدور کسی شخص سے شرط کرے کہ صرف اس کا کام کرے گا تو اس کو دوسرے کا مزدور نہیں بنایا جاسکتا۔ (مسئلہ ۲۱۸۱)
۷۔ وہ مال جو کرایہ پر لینے والا کرایہ کے طور پر دیتا ہے معلوم ہونا چاہئے (مسئلہ ۲۱۹۳)

کرایہ پر دیئے جانے والے مال کی شرطیں

۱۔ یہ کہ مال معین ہو (لہٰذا اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے اپنے مکانوں میں سے ایک مکان کرایہ پر دے دیا تو یہ صحیح نہ ہوگا)
۲۔ کرایہ پر لینے والا اس مال کو دیکھ لے یا کرایہ پر دینے والا اس کی خصوصیات کو اس طرح بیان کرے کہ اس کے بارے میں پوری اطلاعات حاصل ہو جائیں۔
۳۔ یہ کہ مال کا سپرد کرنا ممکن ہو (لہٰذا بھاگے ہوئے گھوڑے کو کرایہ پر دینا باطل ہوگا)
۴۔ یہ کہ استعمال کی وجہ سے مال ختم نہ ہو جائے (لہٰذا روٹی، پھل اور دوسری کھانے والی چیزوں کو کھانے کے لئے کرایہ پر دینا صحیح نہیں ہے)
۵۔ جس استعمال کے لئے مال کرایہ پر دیا جائے وہ ممکن ہو۔
۶۔ کرایہ پر دی جانے والی چیز خود کرایہ پر دینے والے کی ملکیت ہو، یا یہ کہ اس چیز کی منفعت اس کی ملکیت ہو اور اگر کسی دوسرے کا مال کرایہ پر دے اور اس کی منفعت بھی اس کی ملکیت نہ ہو تو وہ اسی صورت میں صحیح ہوگا جب اس کا مالک اجازت دے دے۔ (مسئلہ ۲۱۸۴)

جس استعمال کے لئے کرایہ پر دیا جاتا ہے اس کی شرطیں

۱۔ یہ کہ استعمال حلال ہو
۲۔ یہ کہ عام لوگوں کی نظر میں اس استعمال کے لئے پیسہ دینا فضول نہ ہو۔
۳۔ جو چیز کرایہ پر دی جا رہی ہے اگر اس کے کئی استعمال ہوں تو کرایہ دار کو اس سے جو استعمال کرنا ہو اسے معین کرے (مثلاً اگر ایسا حیوان کرایہ پر دیا جائے جو سواری کے کام بھی آتا ہو اور مال بھی ڈھوتا ہو تو کرایہ پر دیتے وقت یہ طے کر لینا چاہئے کہ کرایہ پر لینے والا اس پر سواری کرے گا یا سامان ڈھوئے گا یا یہ کہ اسے اس جانور کو ہر طرح کے استعمال کا حق ہوگا)
۴۔ یہ کہ مال کے استعمال کی مدت معین کی جائے اور اگر مدت معلوم نہ ہو لیکن عمل معین کر دیا جائے مثلاً درزی سے کوئی لباس کسی مخصوص طریقہ پر سینے کا معاہدہ کر لیا جائے تو یہ بھی کافی ہے (مسئلہ ۲۱۸۷)

کرایہ کے وہ معاملات جو باطل ہیں

۱۔ اگر کرایہ کی مدت کو معین نہ کیا گیا ہو اور کہا جائے کہ جس وقت سے تم اس گھر میں آؤ گے اس کا کرایہ دس تومان (یا دس روپیہ) مہینہ ہوگا تو کرایہ کا یہ معاملہ صحیح نہ ہوگا۔ لیکن اگر مقصد یہ ہو کہ گھر کا استعمال مباح ہوگا تو کرایہ دار گھر میں آسکتا ہے اور جو کرایہ معین کیا گیا ہے اسے ادا کرے گا۔ (مسئلہ ۲۱۹۰)

۲۔ اگر کرایہ پر اٹھانے والا کرایہ دار سے یہ کہے کہ میں نے دس تومان (یا دس روپیہ) کرایہ پر ایک مہینے کے لئے اپنا گھر دے دیا اور اس کے بعد بھی تم جتنا رہو گے یہی کرایہ ہوگا تو پہلے مہینہ میں کرایہ کا یہ معاملہ صحیح ہوگا۔ لیکن اگر ابتداء اور انتہا کی تعیین کیے بغیر یوں کہے کہ میں دس تومان (یا دس روپیہ) ماہوار کرایہ پر یہ مکان دے رہا ہوں تو پہلے مہینہ کے لئے بھی کرایہ کا یہ معاملہ صحیح نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۲۱۹۱)

۳۔ جس گھر میں مسافر یا زائر ٹھہرتے ہوں اور یہ معلوم نہ ہو کہ کتنی مدت وہاں قیام کریں گے تو اگر قیام کرنے والے یہ طے کریں کہ مثلاً ایک رات کا ایک تومان (یا ایک روپیہ) دیا کریں گے اور گھر کا مالک بھی راضی ہو جائے تو گھر کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن چونکہ کرایہ کی مدت کا تعین نہیں کیا گیا ہے اس لئے کرایہ کا یہ معاملہ صحیح نہ ہوگا اور گھر کا مالک کسی وقت بھی انھیں نکال سکتا ہے۔ (مسئلہ ۲۱۹۲)

۴۔ اگر کوئی شخص جو، گیہوں یا کسی اور پیداوار کی زراعت کے لئے زمین کرایہ پر دے اور کرایہ اسی زمین سے حاصل ہونے والی پیداوار کو قرار دے تو کرایہ کا یہ معاملہ صحیح نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۲۱۹۴)

کرایہ دار جو مال کرایہ کے طور پر دیتا ہے وہ معلوم ہونا چاہیے

۱۔ لہٰذا اگر ایسی چیزوں میں سے کہ جن کا معاملہ وزن کے ساتھ ہوتا ہے مثلاً گیہوں تو اس کا وزن معلوم ہو۔

۲۔ اور اگر ایسی چیز ہے کہ جس کا معاملہ شمار کرنے سے ہوتا ہے مثلاً انڈے تو ان کی تعداد معلوم ہو۔

۳۔ اور اگر گھوڑے اور بھیڑ بکری کی طرح ہے تو کرایہ پر دینے والا انھیں دیکھ چکا ہو یا کرایہ پر لینے والا ان چیزوں کی خصوصیات کو بیان کرے۔ (مسئلہ ۲۱۹۳)

★ کاریگر اگر کوئی (مرمت وغیرہ کے لئے) چیز کو ضائع کر دے تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔ (مسئلہ ۲۲۰۰)

جعالہ کے احکام

"جعالہ" کیا ہے اور "جاعل" اور "عامل" کیا ہے ؟

"جعالہ" یہ ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ جو شخص اس کا فلاں کام انجام دے گا تو اس کے بدلے میں مال معین دے گا مثلاً کہے جو شخص میری کھوئی ہوئی چیز کو تلاش کر کے لائے گا میں اس کو دس تومان (دس روپیہ) دوں گا - اور جو شخص یہ اعلان کرے اسے "جاعل" اور جو شخص کام کو انجام دے اسے "عامل" کہتے ہیں - (مسئلہ ۲۲۱۸)

"جعالہ" اور "اجارہ" میں کیا فرق ہے ؟

"اجارہ" میں صیغۂ اجارہ جاری کرنے کے بعد اجیر کو کام انجام دینا چاہئے اور جس نے اسے اجیر بنایا ہے اسے اس کی اجرت دینا ہوگی لیکن "جعالہ" میں عامل کو اختیار ہے کہ وہ کام انجام نہ دے اور جب تک وہ عمل کو انجام نہ دے "جاعل" کے ذمہ کچھ نہیں ہوگا۔ (مسئلہ ۲۲۱۸)

جعالہ کے احکام

جاعل کے لئے شرائط

۱- عاقل

۲- بالغ

۳- اپنے ارادہ اور اختیار سے معاہدہ کرے -

۴- شرعاً اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہو - (مسئلہ ۲۲۱۹)

۵- جس کام کو "جاعل" اپنے لئے انجام دیئے جانے کا اعلان کرے وہ حرام نہ ہو -

۶- نیز وہ کام بے فائدہ نہ ہونا چاہئے کہ جس سے کوئی غرض عقلائی متعلق نہ ہو - (مسئلہ ۲۲۲۰)

عامل کے لئے شرائط

۱- اگر "عامل" یا کوئی اور شخص معاہدہ سے پہلے کام انجام دے دے یا معاہدہ کے بعد پیسہ نہ لینے کی نیت سے کام انجام دے دے تو اسے اجرت لینے کا حق نہ ہوگا - (مسئلہ ۲۲۲۳)

۲- "عامل" کام کو نامکمل چھوڑ سکتا ہے لیکن اگر کام کو پورا نہ کرنا "جاعل" کے لئے نقصان کا سبب ہو تو کام کو پورا کرنا چاہئے - (مسئلہ ۲۲۲۶)

★★ اگر "جاعل" اپنے کام کے لئے کوئی معین مزدوری مقرر نہ کرے مثلاً یہ کہے کہ جو شخص میرا بچہ تلاش کر دے گا اس کو کچھ پیسے دوں گا اور اس کی مقدار معین نہ کرے تو اس صورت میں اگر کوئی شخص اس کام کو انجام دے دے تو اس کو اتنی رقم دینی چاہئے جتنی اس کام کی حیثیت لوگوں کی نظر میں ہو ۔[1] (مسئلہ ۲۲۲۲)

★★ "عامل" کے کام شروع کرنے سے پہلے "جاعل" اور "عامل" "جعالہ" کو منسوخ کر سکتے ہیں - بلکہ جب تک کام پورا نہ ہوا ہو "عامل" کام کو ادھورا چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ "جاعل" کو نقصان نہ ہو - نیز "جاعل" بھی "جعالہ" کو منسوخ کر سکتا ہے - (مسئلہ ۲۲۲۴)

---

[1] ایسی صورت میں جعالہ تو صحیح نہیں ہے مگر اس کو اتنی رقم دینی ہوگی جتنی اس کام کی حیثیت لوگوں کی نظر میں ہو (آیت ا... گلپائگانی)

مزارعہ کے احکام

مزارعہ کی تعریف : "مزارعہ" سے مراد یہ ہے کہ زمین کا مالک یا وہ شخص جس کے اختیار میں زمین ہے کسی کاشتکار سے اس طرح کا معاملہ کرے کہ زمین اس کے اختیار میں دے تاکہ وہ زراعت کرے اور پیداوار کا کچھ حصہ مالک کو دے۔ (مسئلہ ۲۲۲۸)

مزارعہ کی شرطیں

۱- زمین کا مالک کاشتکار سے یہ کہے کہ میں نے کھیتی کے لئے زمین تم کو دی اور کاشتکار بھی جواب میں یہ کہے کہ میں نے قبول کیا یا کچھ کہے بغیر مالک کاشتکار کو کھیتی کیلئے زمین دے اور کاشتکار اپنے قبضہ میں لے لے۔ (مسئلہ ۲۲۲۹)

۲-
- ۱- دونوں (زمین کا مالک اور کاشتکار) عاقل ہوں۔
- ۲- دونوں بالغ ہوں۔
- ۳- دونوں اپنے ارادہ اور اختیار سے مزارعہ کو انجام دیں۔
- ۴- اور حاکم شرع نے ان دونوں کو اپنے اموال میں تصرف سے نہ روکا ہو۔ مگر یہ کہ تصرف صرف اس کے عمل (کھیتی باڑی) سے متعلق ہو نہ کہ مال سے۔ بلکہ اگر بالغ ہوتے وقت سفیہ (نادان) ہوں تو اگرچہ حاکم شرع نے انھیں تصرف کرنے سے نہ بھی روکا ہو تب وہ مزارعہ کو انجام نہیں دے سکتے۔

۳- ساری پیداوار کو کسی ایک سے مخصوص نہ کر دیا جائے۔

۴- ہر ایک کا حصہ بطور مشاع ہو مثلاً پیداوار کا آدھا یا تہائی حصہ اور وہ معین ہونا چاہیئے۔

۵- اس مدت کی تعین ہونا چاہیئے جس میں زمین کاشتکار کے پاس رہنا ہو اور یہ مدت کم از کم اتنی ہونا چاہیئے جس میں پیداوار کا حاصل ہونا ممکن ہو۔

۶- زمین کھیتی باڑی کے قابل ہونا چاہیئے۔

۷- اگر دونوں کسی ایسی جگہ ہوں جہاں مثلاً صرف ایک ہی چیز کی کاشت ہوتی ہے تو اگر مزارعہ میں کاشت کا نام نہ بھی لیں تب بھی وہی کاشت معین ہوگی لیکن اگر متعدد چیزوں کی کاشت ہوتی ہے تو جس کی کاشت کرنا ہو اس کو معین کرنا چاہیئے البتہ اگر کسی چیز کی کاشت کا معمولی ہو تو اس معمول پر عمل کرنا چاہیئے۔

۸- زمین کے مالک کو چاہیئے کہ زمین کو معین کرے۔

۹- ہر ایک کو جتنا خرچ کرنا ہو اس کو معین کرلیں لیکن اگر ہر ایک کے ذمہ جو خرچ آتا ہو وہ معلوم ہو تو اس کا معین کرنا ضروری نہیں ہے۔

ایسی صورتیں جن میں مزارعہ کا معاملہ فسخ ہوجاتا ہے یا مزارعہ باطل ہوجاتا ہے

۱- اگر کوئی ایسی صورت پیش آجائے جس کی وجہ سے زمین میں کاشت کرنا ممکن نہ رہ جائے تو ایسی صورت میں اگر کچھ بھی پیداوار ہو چکی ہو تو معاہدے کے مطابق اس میں دونوں کا حصہ ہوگا اور باقی مدت میں مزارعہ باطل ہوگا (مسئلہ ۲۲۳۲)

۲- اگر عقدِ مزارعہ کے صیغہ پڑھنے کے ضمن میں دونوں یہ شرط کرلیں کہ ہر ایک یا کسی ایک کو مزارعہ کے معاملہ کو فسخ کرنے کا حق ہوگا تو معاہدہ کے مطابق جو مزارعہ انھوں نے کیا ہے اسے فسخ کر سکتے ہیں۔ (مسئلہ ۲۲۲۳)

۳- اگر کاشتکار مر جائے اور دونوں میں یہ شرط ہوئی ہو کہ خود کاشتکار ہی کھیتی کرے گا تو مزارعہ کا معاملہ فسخ ہو جائے گا۔

مساقات کے احکام

مساقات کی تعریف: اگر کوئی شخص ایسے پھل دار درختوں کو جن کے پھل خود اسی کی ملکیت ہوں یا ان پھلوں پر اس کا اختیار ہو، ایک معین مدت کے لئے کسی دوسرے شخص کو دے کر اس طرح معاملہ کرے کہ تم کو اس کی دیکھ بھال اور سینچائی کرنا ہوگی اور ان پھلوں کا ایک حصہ تم کو ملے گا تو اس معاملہ کو "مساقات" کہتے ہیں۔ (مسئلہ ۲۲۳۸)

مالک اور درختوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری لینے والے شخص کیلئے شرطیں

۱- عاقل ہوں۔

۲- بالغ ہوں۔

۳- کسی نے ان کو مجبور نہ کیا ہو۔

۴- حاکم شرع نے ان دونوں کو اپنے مال میں تصرف سے نہ روکا ہو۔ لیکن اگر ذمہ داری لینے والا شخص غریب ہو تو ایسی صورت میں حاکم شرع کے مال میں تصرف سے روکنے سے کوئی حرج نہیں ہوگا۔ (مسئلہ ۲۲۴۱)

مساقات کی شرطیں

۱- مساقات کا معاہدہ پھل نہ دینے والے درختوں کے لئے صحیح نہیں ہے۔ (مسئلہ ۲۲۳۹)

۲- مساقات کی مدت معین ہونا چاہئے۔ (مسئلہ ۲۲۴۲)

۳- مساقات کے معاہدہ میں ہر ایک کا حصہ فصل کا آدھا یا تہائی وغیرہ کی شکل میں ہونا چاہئے۔ (مسئلہ ۲۲۴۳)

۴- مساقات کا معاہدہ پھل آنے سے پہلے ہونا چاہئے۔ لیکن اگر پھل آنے کے بعد[1] اور پکنے کے پہلے معاہدہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (مسئلہ ۲۲۴۴)

۵- جن درختوں کی نشو و نما بارش کے پانی یا زمین کی نمی سے ہوتی ہو اور ان کے لئے سینچائی کی ضرورت نہ ہو لیکن دوسرے کاموں مثلاً گوڑائی وغیرہ کی ضرورت ہو تو ان درختوں کے لئے مساقات کا معاہدہ صحیح ہوگا لیکن اگر اس قسم کے کاموں کا اثر پھلوں کے زیادہ ہونے یا عمدہ ہونے پر نہ پڑتا ہو تو مساقات کے معاہدہ کے صحیح ہونے میں اشکال ہے۔

وہ صورتیں جن میں مساقات کا معاہدہ فسخ ہو جاتا ہے یا جن میں دونوں معاہدہ کو ختم کر سکتے ہیں۔

۱- مساقات کا معاہدہ کرنے والے ایک دوسرے کی مرضی سے معاملہ کو فسخ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر صیغۂ مساقات جاری کرتے وقت یہ شرط کر لیں کہ دونوں یا کسی ایک کو معاملہ فسخ کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ (مسئلہ ۲۲۴۷)

۲- اگر دونوں میں یہ طے نہ ہوا ہو کہ دوسرے شخص کو ذمہ داری دی جائے گی تو اگر وہ شخص مر جائے جس کے ذمہ درختوں کی دیکھ بھال کی گئی ہو تو مالک معاملہ کو فسخ کر سکتا ہے۔ (مسئلہ ۲۲۴۹)

۳- اگر مساقات کے معاہدہ میں یہ شرط کر لی جائے کہ ساری فصل مالک کی ہوگی تو مساقات کا یہ معاملہ باطل ہوگا۔ (مسئلہ ۲۲۵۰)

۴- اگر کوئی شخص کسی کو درخت لگانے کے لئے زمین اس شرط پر دے کہ اس سے جو بھی حاصل ہوگا دونوں کا ہوگا تو یہ معاملہ[2] باطل ہوگا۔ (مسئلہ ۲۲۵۱)

---

[1] بشرطیکہ اس میں کوئی ایسا کام رہ گیا ہو جس کی وجہ سے پھل میں زیادتی ہو سکے تب تو صحیح ہے ورنہ اشکال ہے (آیت ا... گلپائگانی)

[2] بنا بر احتیاط معاملہ باطل ہے (گلپائگانی)

وکالت کے احکام

وکالت کی تعریف: "وکالت" سے مراد یہ ہے کہ انسان جو کام خود انجام دے سکتا ہو اس کام کو اپنی طرف سے انجام دینے کیلئے کسی دوسرے کے سپرد کر دے۔

موکل (یعنی وہ شخص جو کسی دوسرے کو وکیل مقرر کرے) اور وکیل کے لئے شرائط

- بالغ ہوں۔
- عاقل ہوں۔
- اپنے ارادہ اور اختیار سے اقدام کریں۔

(مسئلہ ۲۲۵۹)

وہ صورتیں جن میں وکالت باطل ہوگی

۱۔ اگر کوئی شخص کسی کو اپنے کاموں میں سے کسی ایک کام کے لئے وکیل کرے اور اس کام کو معین نہ کرے تو وکالت باطل ہوگی۔ (مسئلہ ۲۲۶۱)

۲۔ اگر کوئی شخص وکیل کو معزول کردے تو اس کو اطلاع پہونچنے کے بعد وہ اس کام کو انجام نہیں دے سکتا۔ (مسئلہ ۲۲۶۲)

۳۔ وکیل ایسے کام کو انجام دینے کے لئے کسی دوسرے کو وکیل نہیں کر سکتا جو کام خود اسی کو سونپا گیا ہو۔ (مسئلہ ۲۲۶۴)

۴۔ اگر وکیل موکل کی اجازت سے کسی دوسرے کو اپنی طرف سے وکیل مقرر کرے تو اگر پہلا وکیل مرجائے تو دوسرے وکیل کی وکالت باطل ہوجائے گی۔ (مسئلہ ۲۲۶۶)

۵۔ اگر کوئی شخص چند افراد کو وکیل مقرر کرے، اور موکل ان کو یہ نہ بتائے کہ اس کام کو سب مل کر یا الگ الگ انجام دے سکتے ہیں، ایسی صورت میں اگر ان میں سے ایک بھی مرجائے تو وکالت باطل ہوجائے گی (مسئلہ ۲۲۶۷)

۶۔ اگر وکیل یا موکل مرجائے یا ہمیشہ کے لئے پاگل ہوجائے تو وکالت باطل ہوجائے گی۔[1] نیز احتیاط واجب کی بناء پر ان میں سے کوئی ایک اگر کبھی کبھی پاگل ہوجائے تب بھی وکالت باطل ہوجائے گی (مسئلہ ۲۲۶۸)

۷۔ اگر جس چیز میں تصرف کے لئے وکیل بنایا گیا ہو وہ چیز ضائع ہوجائے تو وکالت باطل ہوجائے گی۔ (مسئلہ ۲۲۶۸)

دو صورتوں میں وکیل ضامن ہوجاتا ہے

۱۔ اگر وکیل اس مال کی حفاظت میں کوتاہی کرے جو اس کے اختیار میں ہے اور اتفاق سے وہ مال ضائع ہوجائے تو وہ ضامن ہوگا۔

۲۔ اگر جس تصرف کی اس کو اجازت دی گئی ہے اس کے علاوہ وہ کوئی دوسرا تصرف کرے اور وہ مال ضائع ہوجائے تو وکیل ضامن ہوگا۔ (مسئلہ ۲۲۷۱)

---

[1] اگر وکیل یا موکل بیہوش ہوجائے تب بھی وکالت باطل ہوجاتی ہے (آیت ا... گلپائگانی)

قرض کے احکام

قرض دینا ان مستحب کاموں میں سے ہے جن کے سلسلے میں قرآنی آیات اور احادیث میں بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو قرض دے اس کی دولت میں اضافہ ہوتا ہے اور ملائکہ اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ اور اگر قرض خواہ مقروض کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے تو وہ بغیر کسی حساب کے تیزی کے ساتھ پل صراط سے گزر جائے گا۔ اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو قرض مانگنے پر قرض نہ دے اس پر جنت حرام ہو جاتی ہے۔ جس شخص کو اس کا قرض خواہ نہ ملے اور اسے ملنے کی امید بھی نہ ہو تو اسے چاہئے کہ حاکم شرع کی اجازت سے وہ قرض کسی فقیر کو دے دے اس میں یہ شرط نہیں ہے کہ فقیر سید نہ ہو (مسئلہ ۲۲۷۹)

حوالہ دینا

اگر کوئی شخص اپنے قرض خواہ کو کسی دوسرے شخص کا حوالہ دے کر کہے اپنا قرض اس دوسرے شخص سے لے لے اور قرض خواہ اور دوسرا شخص اسے قبول کر لے تو یہ حوالہ مکمل ہونے کے بعد وہ شخص کہ جس کی طرف حوالہ کیا گیا ہے مقروض ہو جائے گا اور اس کے بعد قرض خواہ کو پہلے قرض دار سے اپنے قرض کے مطالبہ کا حق نہیں رہے گا۔ (مسئلہ ۲۲۹۶)

قرض دار، قرض خواہ اور وہ شخص جس کے ذمہ قرض کی ادائیگی کی گئی ہو تینوں کے لئے شرطیں

۱۔ بالغ ہوں۔
۲۔ عاقل ہوں۔
۳۔ کسی نے ان کو مجبور نہ کیا ہو۔
۴۔ نیز وہ بیوقوف (سفیہ) بھی نہ ہوں (یعنی اپنے مال کو فضول کاموں میں صرف نہ کرتے ہوں۔ (مسئلہ ۲۳۰۹)
۵۔ حاکم شرع نے کسی شخص کو دیوالیہ ہونے کی وجہ سے اپنے مال میں تصرف سے روک نہ دیا ہو۔

رہن

رہن سے کیا مراد ہے؟

رہن کا یہ مطلب ہے کہ مقروض اپنا کچھ مال قرض خواہ کے پاس رکھ دے تاکہ اگر اس کا قرض ادا نہ کرے تو وہ اس مال سے اپنا قرض وصول کر لے رہن کے لئے عربی میں صیغہ جاری کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر قرض لینے والا اپنا مال رہن کے ارادہ سے قرض خواہ کو دے اور قرض خواہ بھی اسی ارادہ سے لے لے تو رہن کا یہ معاملہ صحیح ہوگا۔ (مسئلہ ۲۳۰۷ و ۲۳۰۸)

ضامن بننا

اگر کوئی شخص کسی کے قرض کو ادا کرنے کے لئے ضامن بننا چاہے تو اس کا ضامن بننا اسی صورت میں صحیح ہوگا جب کسی بھی زبان میں چاہے عربی میں نہ ہو، قرض خواہ سے یہ کہے کہ میں نے تمہارے قرض کی ادائیگی کی ضمانت لے لی ہے اور قرض خواہ بھی اس پر راضی ہونے کا اظہار کرے۔ لیکن قرض دار کا راضی ہونا شرط نہیں ہے۔ (مسئلہ ۲۳۱۷)

کفالت کے احکام

کفالت اور کفیل کی تعریف: کفالت سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص اس بات کا ضامن ہو جائے کہ جس وقت بھی قرض خواہ قرض دار کو چاہے گا وہ قرض دار کو اس کے حوالے کر دے گا اور اسی طرح اگر کسی شخص کا کسی پر کوئی حق ہو یا کسی ایسے حق کا دعویٰ کرے جو قابلِ قبول ہو تو اگر کوئی شخص ضامن ہو جائے کہ جس وقت بھی صاحبِ حق یا مدعیِ حق فریق کو چاہے گا اسے اس کے حوالے کر دے گا تو اس کے اس کام کو "کفالت" اور اس قسم کی ضمانت لینے والے کو "کفیل" کہتے ہیں۔ (مسئلہ ۲۳۲۹)

کفیل کے لئے شرطیں:

۱۔ بالغ ہو۔
۲۔ عاقل ہو۔
۳۔ کسی نے اس کو کفالت پر مجبور نہ کیا ہو۔
۴۔ جس کا کفیل ہوا ہو اس کو حاضر کر سکتا ہو۔ (مسئلہ ۲۳۳۱)

سات چیزوں میں سے کوئی ایک چیز کفالت کو ختم کر سکتی ہے: (مسئلہ ۲۳۳۲)

۱۔ کفیل قرض دار کو قرض خواہ کے حوالے کر دے۔
۲۔ قرض خواہ کا قرض ادا ہو جائے۔
۳۔ قرض خواہ اپنا قرض معاف کر دے۔
۴۔ قرض دار مر جائے۔
۵۔ قرض خواہ کفیل کو کفالت سے بری کر دے۔[۱]
۶۔ کفیل مر جائے۔
۷۔ صاحبِ حق حوالہ کے ذریعہ یا کسی اور ذریعہ سے اپنے حق کو دوسرے کے سپرد کر دے۔

امانت

اگر کوئی شخص اپنا مال کسی کو دے کر یہ کہے کہ یہ تمہارے پاس امانت ہے اور وہ بھی قبول کر لے یا امانت رکھوانے والا شخص کچھ کہے بغیر کسی طرح یہ سمجھا دے کہ یہ مال حفاظت کے لئے اس کو دے رہا ہے اور وہ بھی حفاظت کی نیت سے لے لے تو اس کو امانت کے احکام پر عمل کرنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۲۳۳۴)

امانت کے احکام:

۱۔ امانت دار اور امانت رکھوانے والے دونوں کو بالغ اور عاقل ہونا چاہیئے (مسئلہ ۲۳۳۵)
۲۔ جو شخص امانت کی حفاظت نہ کر سکتا ہو اسے احتیاطِ واجب کی بنا پر امانت قبول نہیں کرنا چاہیئے۔[۲] (مسئلہ ۲۳۳۷)
۳۔ جو شخص کسی کے پاس کوئی امانت رکھواتا ہے تو جب بھی چاہے وہ اسے واپس لے سکتا ہے اور اسی طرح جو شخص امانت کو قبول کرتا ہے تو جب چاہے مالک کو واپس کر سکتا ہے۔ (مسئلہ ۲۳۳۹)

عاریت

عاریت کی تعریف: عاریت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو اپنی کوئی چیز استعمال کے لئے دے اور اس کے بدلے میں اس سے کچھ نہ لے۔ (مسئلہ ۲۳۵۱)

[۱] ایک سے پانچ تک کی چیزیں کفالت کو ختم کر دیتی ہیں (گلپائگانی)
[۲] جو شخص امانت کی حفاظت نہیں کر سکتا اس کیلئے امانت کا قبول کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر صاحبِ مال کو اپنی حالت بتا دے تو جائز ہے (آیت... گلپائگانی)

نگاہ کرنے کے احکام

حرام نگاہیں

۱- مرد کے لئے نامحرم عورت کا بدن دیکھنا، چاہے لذّت کے قصد سے ہو یا بغیر اس کے حرام ہے۔
۲- نامحرم عورت کے چہرہ اور ہاتھوں کو اگر لذّت کے قصد سے دیکھا جائے۔
۳- بلکہ احتیاطِ واجب یہ ہے کہ لذّت کے قصد کے بغیر بھی نہ دیکھے۔[1]
۴- عورت کے لئے نامحرم مرد کے بدن کو، بجز چہرہ اور ہاتھوں کے، دیکھنا۔[2]
۵- نابالغ لڑکی کے بدن، بال اور چہرہ پہ لذّت کے قصد سے نظر کرنا۔[3] (۲۴۴۰)
۶- مرد کے لئے مرد کے بدن کا لذّت کے قصد سے دیکھنا۔
۷- عورت کے لئے کسی دوسری عورت کے بدن کا لذّت کے قصد سے دیکھنا۔
(مسئلہ ۲۴۴۴ و مسئلہ ۲۴۴۵)

غصب کے احکام

غصب سے کیا مراد ہے؟

غصب سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے مال یا حق پر قبضہ کرلے۔ اور یہ ایک گناہِ کبیرہ ہے۔ اگر کوئی اس کا ارتکاب کرے گا تو قیامت کے دن سخت عذاب میں گرفتار ہوگا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص کسی دوسرے کی ایک بالشت زمین غصب کرے گا تو قیامت کے دن وہ زمین اپنے سات طبقوں سمیت بطور طوق اُس کی گردن میں ڈال دی جائے گی۔

★ نماز پڑھنے والے کے لباس کی شرطوں کے بارے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ لباس میں استعمال کیا ہوا دھاگہ اور بٹن تک یا کوئی دوسری چیز اگر غصبی ہو تو احتیاطِ واجب کی بنا پر اُس کو وہ نماز دوبارہ پڑھنا چاہئے (مسئلہ ۸۱۵)

★ اسی طرح نماز پڑھنے والے کی جگہ کی شرطوں کے بارے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر قالین اور تخت اور اسی طرح کی دوسری چیزیں تک اگر غصبی ہوں تو نماز باطل ہوگی۔

☆ امام خمینی سے استفتاء:-

سوال: بینکوں اور دفتروں اور اسی طرح کی دوسری جگہوں اور اسکولوں جن کی ملکیت کے بارے میں اکثر معلوم نہ ہو، نماز پڑھنے کیلئے کیا حکم ہے؟
جواب: بسمہ تعالیٰ۔ اگر جگہ کے غصبی ہونے کا علم نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

---

[1] بلکہ قوت سے خالی نہیں ہے کہ لذت کے بغیر بھی دیکھنا حرام ہو (آیت ا... گلپائگانی)
[2] نامحرم مرد کے بدن کو دیکھنا حرام عورت کے لئے حرام ہے۔ (آیت ا... گلپائگانی)
[3] جبکہ وہ نابالغ لڑکی اچھی بری چیز کو سمجھتی ہو اور اس کو دیکھنا عادتاً تحریک شہوت کا باعث ہو۔ (گلپائگانی)

اس مال کے احکام جو کہیں پڑا ہوا مل جائے

جو مال کسی شخص کو کہیں پڑا ہوا مل جائے تو اس کی چند صورتیں ہیں

- ۱۔ (ایسی علامات نہ ہوں جن سے مالک کا پتہ چل سکے) احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے مالک کی طرف سے صدقہ دے۔ (مسئلہ ۲۵۷۰)
- ۲۔ (ایسی علامات ہوں جن سے مالک کا پتہ چل سکے)
  - ۱۔ اگر قیمت ۱۲/۶ نخود (تقریباً ۲/۱ ۲ گرام) سکہ دار چاندی سے کم ہو
    - ۱۔ اس کا مالک معلوم ہو: (مالک کی اجازت کے بغیر اسے اٹھا نہیں سکتا) (مسئلہ ۲۵۷۱)
    - ۲۔ اس کا مالک معلوم نہ ہو: (وہ مال اپنی ملکیت بنانے کی نیت سے اٹھا سکتا ہے)
  - ۲۔ اگر قیمت ۱۲/۶ نخود سکہ دار چاندی ہو۔
    - ۱۔ علامات کے ذریعہ سے اس کے مالک کا پتہ لگانا چاہیئے (اور اسے اعلان کرنا چاہیئے) (مسئلہ ۲۵۷۲)
    - ۲۔ اگر اعلان کے ذریعہ سے مالک کا پتہ نہ لگے (تو پہلے دن مالک کی طرف سے صدقہ دے سکتا ہے) (مسئلہ ۲۵۸۰)

★★ اگر کسی شخص کو کوئی چیز ملے اور کوئی دوسرا شخص اسے اپنا مال بتائے تو اس شخص کو ایسی صورت میں مال دیا جا سکتا ہے جب وہ اس مال کی علامات بیان کرے لیکن ایسی علامتوں کا بیان کرنا ضروری نہیں ہے جن کی طرف اکثر اوقات مالک بھی متوجہ نہیں ہوتا۔ (مسئلہ ۲۵۸۳)

اعلان کرنے کے احکام

- ۱۔ (اعلان کی کیفیت) ایک ہفتہ تک جہاں عام طور پر لوگ جمع ہوتے ہوں، روزانہ ایک بار اور اس کے بعد سال بھر تک ہفتہ میں ایک بار اعلان کیا جائے۔[1] (مسئلہ ۲۵۷۲)
- ۲۔ (سال کے دوران)
  - ۱۔ اگر مالک کے ملنے سے مایوس ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے صدقہ کے طور پر دے دے۔ یا پھر اس وقت تک اس کی حفاظت کرے جب تک مالک مل جائے (مسئلہ ۲۵۸۱)
  - ۲۔ مال تلف ہو جائے
    - ۱۔ اگر اس نے اس مال کی حفاظت میں کوئی کوتاہی یا اس میں کوئی زیادتی نہیں کی ہے تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا (مسئلہ ۲۵۷۹)
    - ۲۔ لیکن اگر اس نے اس مال کی حفاظت میں کوتاہی کی ہے یا زیادتی سے کام لیا ہے (تو اس کا معاوضہ اسے مالک کو ادا کرنا چاہیئے) (مسئلہ ۲۵۷۹)
- ۳۔ (ایک سال کا اعلان کرنا)
  - ۱۔ اگر مال کا مالک مل جائے: تو مال اسے واپس کر دینا چاہیئے۔
  - ۲۔ اگر مال کا مالک نہ ملے۔
    - ۱۔ تو پڑا ہوا مال پانے والا اس نیت سے اس مال کو لے سکتا ہے کہ جب بھی اس کا مالک مل جائے گا تو اس کا بدلہ مالک کو دے دے گا۔
    - ۲۔ یا مالک کو دینے کی نیت سے اپنے پاس رکھ سکتا ہے کہ جب بھی مالک مل جائے گا اس کو دے دے گا۔
    - ۳۔ یا اس مال کے مالک کی طرف سے صدقہ کے طور پر دے دے اور اس کا یہ عمل احتیاط مستحب کے مطابق ہوگا۔ (مسئلہ ۲۵۷۲)

★ اگر کسی نابالغ بچہ کو کوئی پڑی ہوئی چیز ملے تو اس کے ولی کو اس کا اعلان کرنا چاہیئے (مسئلہ ۲۵۷۷)

☆ امام خمینی سے استفتاء:

سوال: اگر کسی شخص کو کوئی پڑی ہوئی چیز مل جائے تو کیا وہ اسے محاذ جنگ کے لئے دے سکتا ہے؟

جواب: ملی ہوئی چیز کو اس کے مالک کو واپس کرنا چاہیئے اور اگر مالک کے ملنے کی امید نہ ہو تو اس کی طرف سے فقیروں کو صدقہ دے دے۔

---

[1] جس دن وہ چیز ملی ہے اس دن سے ایک سال تک اعلان کرے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر روز اعلان کرے بلکہ اس طرح ہو کہ لوگ کہیں اعلان کرتا ہے تو کافی ہے۔ (آیت ا... گلپائگانی)

جانوروں کے ذبح کرنے کے احکام

جانوروں کے ذبح کرنے کے لئے پانچ شرطیں ہیں۔

١۔ ذبح کرنے والے کو چاہیے مرد ہو یا عورت مسلمان ہونا چاہئے اور ایسا شخص ہونا چاہئے جو اہلبیت پیغمبرؐ کے ساتھ دشمنی کا اظہار نہ کرتا ہو۔ نیز مسلمان کا ایسا بچہ، جو اچھے برے کی تمیز رکھتا ہو بھی جانور کو ذبح کرسکتا ہے

٢۔ جانور کو ایسی چیز سے ذبح کیا جائے جو لوہے کی ہو۔

٣۔ جانور کے بدن کا اگلا حصہ ذبح کرتے وقت قبلہ کی طرف ہو۔

٤۔ جانور کو ذبح کرتے وقت "بسم اللہ" کہے۔

٥۔ ذبح ہونے کے بعد جانور حرکت کرے جس سے اس کے زندہ ہونے کا پتہ چل سکے۔

(مسئلہ ٢٦٠٠)

جانوروں کے ذبح کرنے کا طریقہ

١۔ ذبح: جانور کے ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی گردن کی چار بڑی رگوں کو جو نیچے کی طرف سے حلق کے نیچے ابھری ہوئی ہیں، پوری طرح کاٹ دیا ہے (مسئلہ ٢٥٩٧)

٢۔ نحر: اونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اوپر بیان کی ہوئی پانچ شرطوں کے ساتھ چھری یا کوئی ایسی چیز جو لوہے کی بنی ہو اور دھار دار ہو، اونٹ کی گردن اور سینہ کی درمیان گہرائی میں گھونپ دی جائے اور اس طریقہ سے اونٹ کو مار دیا جائے۔

(مسئلہ ٢٦٠١)

اسلحے سے شکار کرنے کے احکام

شکار کرنے کے قابل جانوروں کیلئے شرطیں

١۔ جانور جنگلی ہو مثلاً ہرن، تیتر، پہاڑی بکری وغیرہ

٢۔ جانور بھاگ سکے یا اڑ سکے۔

٣۔ جانور حلال گوشت ہو۔

(مسئلہ ٢٥٨٩ و مسئلہ ٢٥٩٠)

جنگلی جانوروں کے شکار کے گوشت کے پاک اور حلال ہونے کیلئے شرطیں

١۔ جس ہتھیار سے شکار کیا جائے وہ چھری اور تلوار کی طرح دھار دار یا نیزہ اور تیر کی طرح اتنا تیز ہو کہ اس کی تیزی سے جانور کا بدن کٹ جائے۔

٢۔ شکار کرنے والا شخص مسلمان ہو یا مسلمان کا ایسا بچہ ہو جو اچھے برے کی تمیز رکھتا ہو۔

٣۔ ہتھیار، شکار کرنے کے لئے چلایا جائے نہ یہ کہ اتفاق سے جانور کے لگ جائے۔

٤۔ ہتھیار چلاتے وقت زبان پر اللہ کا نام جاری کرے۔

٥۔ دم نکلنے کے بعد شکار کے جانور کے پاس پہونچے، اور اگر دم نکلنے سے پہلے بھی پہونچ جائے تو ذبح کرنے بھر کا وقت نہ باقی ہو، اور اگر ذبح کرنے بھر کا وقت موجود ہو لیکن جانور کو ذبح نہ کرے اور جانور مر جائے تو وہ حرام ہوگا۔ (مسئلہ ٢٦١٠)

کھانے پینے کی چیزوں کے احکام

وہ گوشت جو حرام ہیں

۱۔ ان پرندوں کا گوشت جن کے شاہین کی طرح پنجے ہوں۔ (مسئلہ ۲۶۳۳)
۲۔ اگر زندہ جانور سے کوئی ایسی چیز الگ کی جائے کہ جس میں جان ہوتی ہے مثلاً زندہ "دنبہ" کے پیچھے کی چربی یا کچھ گوشت کاٹ لیا جائے۔ (مسئلہ ۲۶۳۴)
۳۔ ایسا حلال گوشت جانور کہ جس سے انسان وطی کرے۔ (مسئلہ ۲۶۲۰ و مسئلہ ۲۶۲۱)
۴۔ بغیر فلس والی مچھلیوں کا گوشت۔ (مسئلہ ۲۶۲۴)
۵۔ حرام گوشت جانور مثلاً سور، خرگوش اور ہاتھی وغیرہ کا گوشت۔ (مسئلہ ۲۵۹۴)
۶۔ ایسی ٹڈی کا گوشت جس کے ابھی پر نہیں نکلے ہوں اور اُڑ نہ سکتی ہو۔ (مسئلہ ۲۶۳۲)
۷۔ اگر زندہ جانور کے پیٹ سے کوئی مردہ بچہ نکلے تو اس کا گوشت۔ (مسئلہ ۲۵۹۶)

(انسان کے لئے ایسی چیز کا کھانا حرام ہے جس سے صحت کو نقصان ہو) (مسئلہ ۲۶۲۹)
اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ ان چیزوں سے اجتناب کریں جو خبیث ہیں اور جن سے انسان کی طبیعت نفرت کرتی ہے۔ (مسئلہ ۲۶۳۶)

حلال گوشت جانور کی پندرہ چیزیں حرام ہیں۔

۱۔ خون
۲۔ پیشاب پاخانہ
۳۔ آلۂ تناسل
۴۔ فرج
۵۔ بچہ دانی اور احتیاطِ واجب کی بناء پر جفت
۶۔ غدود
۷۔ خصیتین
۸۔ بھیجے میں جو چنے کی دال جیسی چیز ہوتی ہے۔
۹۔ حرام مغز جو ریڑھ کی ہڈی میں ہوتا ہے۔
۱۰۔ ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف کے پٹھے۔
۱۱۔ پتہ
۱۲۔ تلی
۱۳۔ مثانہ
۱۴۔ آنکھ کا ڈھیلا
۱۵۔ سُموں کے درمیان پائی جانے والی وہ چیز جسے ذات الاشاجع کہتے ہیں۔ (مسئلہ ۲۶۳۵)

گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔ (مسئلہ ۲۶۴۰)

وہ چیزیں جو کھانا کھاتے وقت مستحب ہیں :

۱- کھانا کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے۔
۲- کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے اور رومال سے خشک کرے۔
۳- میزبان سب سے پہلے کھانا شروع کرے اور سب سے بعد تک کھاتا رہے۔
۴- کھانا شروع کرتے وقت "بسم اللہ" کہے۔
۵- داہنے ہاتھ سے کھانا کھائے۔
۶- تین انگلیوں سے یا اس سے زیادہ سے کھانا کھائے۔
۷- اگر ایک دسترخوان پر چند لوگ بیٹھے ہوں تو ہر ایک اپنے سامنے رکھے ہوئے کھانے سے کھائے۔
۸- چھوٹے لقمے کھائے۔
۹- دسترخوان پر دیر تک بیٹھے اور دیر تک کھائے۔
۱۰- خوب چبا کر کھائے۔
۱۲- کھانا کھانے کے بعد خدا کی حمد و ثنا کرنا۔
۱۲- انگلیوں کو چاٹے۔
۱۳- کھانے کے بعد خلال کرے۔
۱۴- جو غذا دسترخوان کے باہر گر جائے اسے جمع کرے اور کھائے۔
۱۵- دن اور رات کے ابتدائی حصوں میں کھانا کھائے۔
۱۶- کھانا کھانے کے بعد چت لیٹے اور داہنا پیر بائیں پیر پر رکھے۔
۱۷- کھانے کے شروع اور آخر میں نمک کھائے۔
۱۸- پھلوں کو کھانے سے پہلے دھوئے۔ (مسئلہ ۲۶۴۵)

جو چیزیں پانی پیتے وقت مستحب ہیں :

۱- چوس کر پانی پیئے۔
۲- دن میں کھڑے ہو کر پانی پیئے۔
۳- پانی پینے سے پہلے "بسم اللہ" کہے اور پانی پینے کے بعد "الحمد للہ" کہے۔
۴- تین سانسوں میں پانی پیئے۔
۵- پانی پینے کے لئے دل چاہنے پر پانی پیئے۔
۶- پانی پینے کے بعد حضرت ابو عبد اللہ الحسینؑ اور ان کے اہلبیتؑ کو یاد کرے اور آپؑ کے قاتلوں پر لعنت کرے۔
(مسئلہ ۲۶۴۷)

وہ چیزیں جو کھانا کھاتے وقت مکروہ ہیں :

۱- پیٹ بھرے ہونے کی حالت میں کھانا کھانا۔
۲- بہت زیادہ کھانا۔
۳- کھانا کھاتے وقت دوسروں کا منہ دیکھنا۔
۴- گرم کھانا کھانا۔
۵- پھونک پھونک کر کھانا کھانا۔ یا کوئی چیز پینا۔
۶- دسترخوان پر روٹی آجانے کے بعد کسی دوسری چیز کا انتظار کرنا۔
۷- چھری سے روٹی کاٹنا۔
۸- کھانے کے برتن کے نیچے روٹی رکھنا۔
۹- ہڈی میں لگے گوشت کو اس طرح صاف کرنا کہ اس میں کچھ باقی نہ رہ جائے۔
۱۰- پھلوں کو چھیل کر کھانا۔
۱۱- پورے طور پر کھانے سے پہلے ہی پھلوں کو پھینک دینا۔
(مسئلہ ۲۶۴۶)

جو چیزیں پانی پیتے وقت مکروہ ہیں :

۱- پانی زیادہ پینا۔
۲- مرغن غذا کھانے کے بعد پانی پینا۔
۳- رات میں کھڑے ہو کر پانی پینا۔
۴- بائیں ہاتھ سے پانی پینا۔
۵- کوزہ اور گلاس وغیرہ کے ٹوٹے ہوئے حصہ اور جس طرف دستہ لگا ہوا ہو اس طرف سے پانی پینا۔
(مسئلہ ۲۶۴۸)

نذر اور عہد کے احکام :

۱۔ نذر کی تعریف :

نذر سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ کے لئے اپنے آپ پر کسی کار خیر کے انجام دینے یا کسی ایسے کام کے ترک کرنے کو واجب کرلے جس کا نہ کرنا بہتر ہو۔ (مسئلہ ۲۶۴۹)

۲۔ نذر کرنے والے کیلئے شرطیں

۱۔ بالغ
۲۔ عاقل
۳۔ اپنے ارادہ اور اختیار سے نذر کرے (مسئلہ ۲۶۵۱)
۴۔ اگر مال کے لئے نذر کرے تو حاکم شرع نے اسے اس مال کے تصرف سے روکا نہ ہو۔

امام خمینی سے استفتاء :

سوال : اگر کسی شخص نے یہ نذر کی ہو کہ ایک خاص رقم احکام وغیرہ کے لئے صرف کرے گا آیا وہ اس رقم کو زیادہ ضروری کاموں مثلاً محاذ جنگ یا جنگ زدگان کے اکاؤنٹ میں جمع کر سکتا ہے ؟

جواب: اگر نذر معتبر شرعی صیغہ پڑھ کے کی گئی ہے تو نذر کے مطابق ہی عمل کرنا چاہئے اور اگر نذر میں صیغہ نہیں پڑھا تھا تو پھر اس کو ہر طرح اختیار ہے۔

باطل نذریں

۱۔ ایسے شخص کا نذر کرنا جسے مجبور کیا گیا ہو۔
۲۔ ایسے شخص کا نذر کرنا جس نے غصہ میں آکر بے اختیار ہو کر نذر کرلی ہو۔ (مسئلہ ۲۶۵۱)
۳۔ شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کی نذر (مسئلہ ۲۶۵۳)
۴۔ کسی ناممکن کام کے لئے نذر کرنا (مثلاً کوئی شخص جو پیدل کربلا تک نہیں جاسکتا یہ نذر کرے کہ پیدل کربلا تک جائے گا۔
۵۔ اگر کوئی شخص نذر کرے کہ کوئی حرام یا مکروہ کام انجام دے گا یا کوئی واجب یا مستحب کام کو ترک کرے گا۔

(مسئلہ ۲۶۵۷)

نذروں کی قسمیں

- ۱. معیّن: جس طرح نذر کی ہو اسی طرح بجا لائے مثلاً
  - ۱. پہلی تاریخ روزہ رکھنے کی نذر
  - ۲. پہلی تاریخ صدقہ دینے کی نذر
  - ۳. اول ماہ کی نماز پڑھنے کی نذر (مسئلہ ۲۶۶۰)
  - ۴. کسی مخصوص فقیر کو صدقہ دینے کی نذر جس کی وجہ سے کسی دوسرے فقیر کو یہ صدقہ نہیں دے سکتا (مسئلہ ۲۶۶۸)
  - ۵. بارہ اماموں میں سے کسی ایک امام کی زیارت کی نذر کرے اور اگر کسی دوسرے امام کی زیارت کے لئے جائے تو کافی نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۲۶۶۹)
- ۲. غیر معیّن مثلاً
  - ۱. روزہ: اگر روزہ رکھنے کی نذر کرے لیکن روزہ رکھنے کا وقت اور ان کی تعداد معین نہ کرے تو اس صورت میں اس کے لئے ایک روزہ رکھنا بھی کافی ہوگا۔
  - ۲. نماز: اگر نماز پڑھنے کی نذر کرے لیکن ان کی خصوصیات اور تعداد معین نہ کرے تو اس صورت میں اس کے لئے ایک دو رکعتی نماز پڑھ لینا کافی ہوگا۔
  - ۳. صدقہ: اگر صدقہ دینے کی نذر کرے لیکن اس کی جنس اور مقدار معین نہ کرے تو اس صورت میں اگر وہ کوئی چیز دے دے تو اس نے صدقہ دے دیا اور کافی ہوگا۔
  - ۴. اگر کوئی کام خدا کے لئے بجا لانے کی نذر کرے لیکن اس کی مقدار اور خصوصیات معین نہ کرے تو اس صورت میں اگر ایک نماز پڑھ لے یا ایک روزہ رکھ لے یا کوئی چیز صدقے میں دے دے تو کافی ہوگا۔ (مسئلہ ۲۶۶۱)
  - ۵. اگر نذر کرے کہ کوئی عمل ترک کردے گا لیکن اس کیلئے وقت معین نہ کیا ہو:
    - ۱. اس پر کفارہ واجب نہیں ہوگا اگر
      - ۱. بھول جانے کی وجہ سے
      - ۲. یا مجبوری کی وجہ سے
      - ۳. یا نہ جاننے کی وجہ سے اس عمل کو بجا لائے۔
    - ۲. البتہ اگر اختیار میں ہونے کے باوجود اس عمل کو بجا لائے تو پہلی دفعہ اس کو کفارہ دینا ہوگا (مسئلہ ۲۶۶۵)

متخلف کیلئے کفارہ

- ۱. اگر اختیار کے باوجود اپنی نذر پر عمل نہ کرے۔
- ۲. اگر اپنے عہد پر عمل نہ کرے

تو اس کو کفارہ دینا چاہیئے

- ۱. ایک غلام آزاد کرے۔
- ۲. یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔
- ۳. یا دو مہینوں کے روزے مسلسل رکھے۔ اور اگر اکتیس ۳۱ روزے مسلسل رکھے اور انتیس ۲۹ روزے متفرق طور پر رکھے تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔ (مسئلہ ۲۶۶۳)

قسم کھانے کے احکام

قسم کھانے کی دو قسمیں ہیں

۱۔ قسم کھائے کہ فلاں کام انجام دے گا۔ مثلاً روزہ رکھے گا۔

۲۔ قسم کھائے کہ فلاں کام انجام نہ دے گا اور اسے ترک کر دے گا مثلاً سگریٹ وغیرہ نہیں پیئے گا۔ (مسئلہ ۲۶۷۸)

قسم پر عمل نہ کرنا اور اس کا کفارہ

۱۔ اگر کوئی شخص بھول کی وجہ سے قسم پوری نہ کر سکے۔
۲۔ اگر کوئی شخص مجبوری کی وجہ سے قسم پوری نہ کر سکے۔
۳۔ اگر کسی شخص کو کوئی مجبور کرے کہ قسم پوری نہ کرے۔
۴۔ اگر کوئی وسواسی یا وہمی آدمی قسم کھائے لیکن وسواس کی وجہ سے اس قسم کو پورا نہ کر سکا۔

تو کفارہ نہیں دینا ہوگا۔ (مسئلہ ۲۶۸۳)

۵۔ اگر جان بوجھ کر قسم کو پورا نہ کرے تو اسے کفارہ دینا چاہیئے:

۱۔ ایک غلام آزاد کرے یا
۲۔ دس فقیروں کو کھانا کھلائے یا
۳۔ دس فقیروں کو لباس دے۔
۴۔ اور اگر ان میں سے کوئی کام نہ کر سکتا ہو تو تین روزے رکھے۔ (مسئلہ ۲۶۷۹)

قسم کھانے کی چند شرطیں ہیں

۱۔ جو شخص قسم کھاتا ہے اسے چاہیئے:
   ۱۔ بالغ ہو اور عاقل ہو۔
   ۲۔ اگر اپنے مال کے متعلق قسم کھانا چاہے تو وہ بالغ ہونے کے وقت بیوقوف نہ رہا ہو۔
   ۳۔ حاکم شرع نے اسے اس کے اموال میں تصرف کرنے سے منع نہ کیا ہو۔
   ۴۔ خود اپنے اور اختیار سے قسم کھائے۔

۲۔ جس کام کے انجام دینے کی کوئی شخص قسم کھا رہا ہو وہ حرام یا مکروہ نہ ہو۔ اور اسی طرح جس کام کو چھوڑ دینے کی قسم کھا رہا ہو وہ واجب یا مستحب نہ ہو۔[1]

۳۔ خداوند عالم کے کسی ایسے نام کی قسم کھائے جو اس کی مقدس ذات کے علاوہ کسی اور کے لئے استعمال نہ ہوتا جیسے "خدا" اور "اللہ"۔

۴۔ قسم کو زبان سے ادا کرے اور اگر لکھ دے یا دل میں ارادہ کرے تو قسم صحیح نہ ہوگی لیکن گونگا آدمی اگر اشارہ کے ذریعہ سے قسم کھائے تو اس کی قسم صحیح ہوگی۔

۵۔ اس کے لئے قسم پر عمل کرنا ممکن ہو۔ (مسئلہ ۲۶۸۰)

★ اگر کوئی شخص قسم کھائے اور اس کی بات صحیح ہو تو اس کا قسم کھانا مکروہ ہے اور اگر اس کی بات جھوٹ ہو تو قسم کھانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ لیکن خود اپنے کو یا کسی دوسرے مسلمان کو ظالم کے شر سے نجات دلانے کیلئے جھوٹی قسم میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ کبھی کبھی تو جھوٹی قسم واجب ہو جاتی ہے۔ اور یہ قسم گزشتہ مسائل میں بیان کی گئی قسم کے علاوہ ہے اور اس میں کفارہ نہیں ہے۔[2]

---

[1] اس کے لئے قسم پر عمل نہ کرنا ممکن ہو (گلپائگانی)

[2] اگر توریہ ممکن ہو تو احتیاط واجب ہے کہ توریہ کرے مثلاً اگر ظالم کسی کو اذیت دینے کے لئے پوچھے کہ تم نے اس کو نہیں دیکھا؟ اور اس نے ایک گھنٹہ پہلے دیکھا ہو تو نیت کرے کہ مثلاً پانچ منٹ پہلے نہیں دیکھا اور ظالم سے کہہ دے نہیں دیکھا۔ (گلپائگانی)

وقف کے احکام:

وقف کی علامتیں

۱۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو وقف کرے تو وہ اس کی ملکیت سے خارج ہو جاتی ہے۔

۲۔ وہ خود اور دوسرا کوئی بھی اس چیز کو نہ تو کسی کو بخش سکتا ہے اور

۳۔ نہ ہی بیچ سکتا ہے۔

۴۔ کوئی شخص اس ملکیت سے وراثت بھی نہیں پائے گا۔ (مسئلہ ۲۶۸۵)

★ صیغۂ وقف کا عربی میں پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر مثلاً یہ کہے کہ "میں نے اپنے گھر کو وقف کیا" تو وقف صحیح ہوگا۔ [illegible]

وہ صورتیں جن میں وقف کے مال کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۔ اگر وقف کا مال ایسا خراب ہو جائے کہ جس استعمال کے لئے اس کو وقف کیا گیا تھا وہ ممکن نہ ہو تو ایسے مال کو فروخت کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً مسجد کی چٹائی اس حد تک بوسیدہ ہو گئی ہو کہ اس پر نماز نہ پڑھی جا سکے۔ تو ایسی صورت میں اگر ممکن ہو تو اس کو بیچ کر اس کا روپیہ اسی مسجد کے کسی کام میں لگا دیا جائے تاکہ یہ کام وقف کرنے والے کے مقصد سے زیادہ نزدیک ہو۔ (مسئلہ ۲۰۹۴)

۲۔ جب بھی ان لوگوں کے درمیان، جن کے لئے مال وقف کیا گیا ہے، ایسا اختلاف پیدا ہو جائے کہ اگر وقف کے مال کو نہ بیچا جائے تو مال یا جگہ کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو (مسئلہ ۲۰۹۵)

واقف کے لئے شرطیں

۱۔ بالغ ہو اور عاقل ہو۔

۲۔ اپنے ارادہ اور اختیار سے وقف کرے۔

۳۔ شرعاً اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہو۔ (مسئلہ ۲۶۹۱)

باطل اوقاف

۱۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو وقف کیلئے معین کرے لیکن وقف کے لئے صیغہ پڑھنے سے پہلے نادم ہو جائے یا مر جائے تو وقف باطل ہوگا۔ (مسئلہ ۲۶۸۷)

۲۔ اگر مال ایسے افراد کے لئے وقف کرے جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے (ہیں) تو صحیح نہیں ہوگا۔ (مسئلہ ۲۶۹۱)

۳۔ اگر کوئی چیز اپنی ذات کے لئے وقف کرے مثلاً یہ کہ کوئی دوکان وقف کرے اور یہ کہے کہ اس کا کرایہ اس کے مرنے کے بعد اس کے مقبرے پر خرچ کیا جائے (مسئلہ ۲۶۹۳)

۔ جو فرش یا قالین امام باڑے کے لئے وقف کیا گیا ہو اسے نماز کے لئے مسجد میں نہیں لیجا سکتے چاہے، وہ مسجد امام باڑے سے نزدیک ہی کیوں نہ ہو (مسئلہ ۲۷۰۰)

وہ موقوفہ چیزیں جن کا اختیار صرف حاکم شرع کو ہوگا۔

۱۔ اگر کسی چیز کو فقراء یا سادات پر وقف کرے یا مثلاً اس طرح وقف کرے کہ اس کے منافع کو خیرات کے کاموں میں صرف کیا جائے گا اور اس مال کا کوئی متولی مقرر نہ کیا ہو۔ (مسئلہ ۲۶۹۵)

۲۔ اگر واقف کوئی متولی معین نہ کرے اور مثلاً مخصوص لوگوں پر اس طرح وقف کرے کہ ہر اگلی نسل پچھلی نسل کے بعد اس سے استفادہ کرے گی۔ [1]

۳۔ اگر کوئی جائداد کسی مسجد کی مرمت کے لئے وقف کریں اور اس کے لئے متولی معین نہ کریں۔ (مسئلہ ۲۷۰۱)

[1] اگر وہ افراد بالغ ہیں تو ان کو اختیار ہے اگر نابالغ ہیں تو ان کے ولی کو اختیار ہے۔ وقف سے استفادہ کے لئے حاکم شرع سے اجازت کی ضرورت نہیں ہے (آیت اللہ... گلپائگانی)

وصیت کے احکام

وصیت اور وصی کی تعریف: "وصیت" سے مراد ہے کہ انسان اپنے مرنے کے بعد اپنے لئے کچھ کام انجام دیئے جانے کے لئے کہے یا یہ کہے کہ میرے مرنے کے بعد میرے مال کا اتنا حصہ فلاں شخص کی ملکیت ہو جائے گا یا اپنی اولاد کے لئے یا ان اشخاص کے لئے جن کا یہ مختار ہے کسی کو نگران اور سرپرست معین کرے۔ اور اس شخص کو جسے وصیت کی جاتی ہے "وصی" کہتے ہیں۔

احکام

وصیت

امام خمینی سے استفتاء:

سوال: وصیت نامہ کا لکھنا واجب ہے یا مستحب؟

جواب: بسمہ تعالیٰ - وصیت نامہ کا لکھنا واجب نہیں ہے لیکن ایسی صورت میں جبکہ کسی شخص کے اوپر کسی کا حق واجب ہو اور وہ اسے ادا نہ کر سکتا ہو تو اس پر وصیت نامہ کا لکھنا واجب ہو جائے گا۔

اگر کسی شخص کے بارے میں کوئی وصیت کرے کہ فلاں چیز اس کو دے دی جائے تو وہ شخص موجود ہونا چاہیئے (مسئلہ ۲۶۹۳)

اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ میرے مال کے تہائی حصہ کو نہ بیچا جائے اور اس کی آمدنی کو فلاں جگہ خرچ کیا جائے تو اس کی وصیت کے مطابق عمل کرنا چاہیئے (یعنی انسان اپنے مال کے تہائی حصہ کے لئے وصیت کر سکتا ہے) (مسئلہ ۲۷۱۹)

وصیت کرنے والا

وصیت کرنے والے کیلئے شرطیں:

۱- وصیت کرنے والے کو عاقل اور بالغ ہونا چاہیئے لیکن دس سال کا وہ بچہ جو اچھائی برائی کو سمجھتا ہو اگر کسی اچھے کام کے لئے وصیت کرے تو صحیح ہو گی۔

۲- وصیت کرنے والا اپنے اختیار سے وصیت کرے۔

۳- وصیت کرنے والے کو بالغ ہوتے وقت بیوقوف نہ ہونا چاہیئے۔ اور حاکم شرع نے اس کو اپنے مال میں تصرف سے روکا نہ ہو اگر اس کی وصیت اس کے مال سے متعلق ہو۔ (مسئلہ ۲۷۰۶)

وصی

وصی کے لئے شرطیں:

۱- مسلمان ہو۔

۲- بالغ ہو۔

۳- عاقل ہو۔

۴- قابل اعتماد ہو۔ (مسئلہ ۲۷۱۳)

★ اگر خودکشی کرنے والا انسان وصیت کرے تو اس کی وصیت اس کے مال کے متعلق صحیح نہیں ہے اور اس پر عمل نہیں کرنا چاہیئے (مسئلہ ۲۷۰۷)

جو شخص اپنے اندر موت کی علامتیں دیکھ رہا ہو اس کے فرائض

۱- لوگوں کی امانتوں کو ان کے مالکوں کے حوالہ کر دینا چاہیئے۔

۲- اگر لوگوں کا قرض دار ہو اور قرض ادا کرنے کا وقت آ پہونچا ہو تو اسے ادا کرنا چاہیئے اور اگر خود نہ دے سکتا ہو یا قرض کی ادائیگی کا وقت ابھی نہ آیا ہو تو اس کے لئے وصیت کرے اور کسی کو وصیت کا گواہ بنائے۔ (مسئلہ ۲۷۰۹)

۳- اگر اس نے خمس، زکوٰۃ یا مظالم کی رقوم ادا نہ کی ہوں تو انہیں فوراً ادا کرنا چاہیئے اور اگر خود ادا نہیں کر سکتا تو اس صورت میں اگر اس کے پاس اپنا مال ہو یا اسے اس بات کا احتمال ہو کہ کوئی دوسرا اس کی طرف سے ادا کر دے گا تو اسے وصیت کرنا چاہیئے اور اگر اس پر حج واجب ہو تب بھی یہی حکم ہو گا۔ (مسئلہ ۲۷۱۰)

۴- اگر اس پر قضا نمازیں ہوں یا قضا روزے ہوں تو اسے اس کے بارے میں وصیت کرنا چاہیئے (مسئلہ ۲۷۱۱)

۵- اگر اس کا کچھ مال کسی کے پاس ہو یا اس نے کسی جگہ چھپا رکھا ہو اور ورثاء کو معلوم نہ ہو اور نہ جاننے کی وجہ سے ان کے حق کے تلف ہو جانے کا خطرہ ہو تو وارثوں کو اطلاع دینا چاہیئے۔

میراث کے احکام

پہلے گروہ کے میراث پانے والے لوگ : مرنے والے کے ماں باپ اور اولاد اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں اولاد کی اولاد۔ چاہے جہاں تک یہ سلسلہ پہونچے اور ان میں جو سب سے زیادہ مرنے والے سے نزدیک ہوگا میراث پائے گا - (مسئلہ ۲۴۳۸)

پہلے گروہ کے وارثوں کی قسمیں اور ان کی میراث کی کیفیت

	وارث	میراث	
۱	اگر وارث صرف باپ یا ماں یا ایک لڑکا یا ایک لڑکی ہو تو	مرنے والے کا پورا مال اسے ملے گا۔	مسئلہ ۲۴۴۰
۲	اگر کئی لڑکے یا کئی لڑکیاں ہوں تو	پورا مال ان کے درمیان برابر تقسیم ہو جائے گا	
۳	اگر ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہو تو مال کے تین حصے کئے جائیں گے اور	دو حصے لڑکے کو اور ایک حصہ لڑکی کو ملے گا	
۴	اگر چند لڑکے اور چند لڑکیاں ہوں تو	مال کو اس طرح تقسیم کریں گے کہ ہر لڑکے کو لڑکی کا دوگنا حصہ ملے گا۔	
۵	اگر وارث صرف باپ اور ماں ہوں تو مال کے تین حصے کئے جائیں گے اور	دو حصے باپ کو ملیں گے اور ایک حصہ ماں کو ملے گا	مسئلہ ۲۴۴۱
۶	اگر وارث باپ اور ماں اور دو بھائی یا چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو بہنیں بھی ہوں تو	باپ اور ماں کے علاوہ بقیہ لوگوں کو میراث نہیں ملے گی لیکن ماں کو مال کا چھٹا حصہ ملے گا۔	
۷	اگر وارث باپ اور ماں اور ایک لڑکی ہو تو مال کے پانچ حصے کئے جائیں گے۔	باپ اور ماں ہر ایک کو ایک حصہ اور لڑکی کو تین حصے ملیں گے۔	مسئلہ ۲۴۴۲
۸	اگر وارث باپ اور ماں اور ایک لڑکی ہوں (لیکن اگر مرنے والے کے دو بھائی یا چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو پدری بہنیں بھی موجود ہوں) تو مال کے چھ حصے کئے جائیں گے۔	باپ اور ماں ہر ایک کو ایک حصہ اور لڑکی کو تین حصے ملیں گے اور بچے ہوئے ایک حصہ کو چار حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ باپ کو دیا جائے گا اور تین حصے لڑکی کو دیئے جائیں گے۔	
۹	اگر صرف باپ اور ماں اور ایک بیٹا مرنے والے کے وارث ہوں تو مال کے چھ حصے کئے جائیں گے -	اور باپ اور ماں کو ہر ایک کو ایک ایک حصہ ملے گا اور بیٹے کو چار حصے دیئے جائیں گے -	مسئلہ ۲۴۴۳
۱۰	اگر باپ اور ماں اور چند بیٹے یا چند بیٹیاں وارث ہوں تو مرنے والے کے مال کے چھ حصے کئے جائیں گے۔	اور باپ اور ماں ہر ایک کو ایک ایک حصہ ملے گا اور بقیہ چار حصوں کو آپس میں برابر برابر بانٹ لیں گے۔	
۱۱	اگر باپ اور ماں اور بیٹے اور بیٹیاں وارث ہوں تو مرنے والے کے مال کے چھ حصے کئے جائیں گے	اور باپ اور ماں ہر ایک کو ایک ایک حصہ ملے گا اور بقیہ ان چار حصوں کو اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر بیٹے کو بیٹی کا دوگنا حصہ ملے	

۱۲	اگر مرنے والے کے وارثوں میں صرف باپ اور ایک بیٹا یا ماں اور ایک بیٹا ہو تو مال کے چھ حصے کئے جائیں گے۔	اور ایک حصہ ماں یا باپ کو ملے گا اور پانچ حصے بیٹے کو ملیں گے۔	مسئلہ ۲۷۸۴
۱۳	اگر مرنے والے کے وارثوں میں صرف باپ اور بیٹے بیٹیاں یا ماں اور بیٹے بیٹیاں ہوں تو مال کے چھ حصے کئے جائیں گے۔	اور ان میں سے ایک حصہ باپ یا ماں کو ملے گا اور باقی پانچ حصے اس طرح تقسیم کئے جائیں گے کہ ہر بیٹے کو بیٹی کے حصے کا دوگنا حصہ ملے۔	مسئلہ ۲۷۸۵
۱۴	اگر مرنے والے کے وارثوں میں باپ اور ایک بیٹی یا ماں اور ایک بیٹی ہوں تو مال کے چار حصے کئے جائیں گے۔	اور ان میں سے ایک حصہ باپ یا ماں کو ملے گا اور باقی تین حصے بیٹی کو ملیں گے۔	مسئلہ ۲۷۸۶
۱۵	اگر مرنے والے کے وارثوں میں باپ اور چند بیٹیاں یا ماں اور چند بیٹیاں ہوں تو مال کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا	اور ایک حصہ باپ یا ماں کو ملے گا اور باقی چار حصے بیٹیاں آپس میں برابر بانٹ لیں گی۔	مسئلہ ۲۷۸۷
۱۶	اگر مرنے والے کی اولاد زندہ نہ ہو تو اس کے بیٹے کی اولاد بیٹے کا حصہ پائے گی چاہے وہ خود لڑکی (پوتی) ہو اور بیٹی کی اولاد بیٹی کا حصہ پائے گی چاہے وہ خود لڑکا (نواسہ) ہو۔ مثلاً اگر مرنے والے کا ایک نواسہ اور ایک پوتی ہو تو مال کے تین حصے کئے جائیں گے اور ایک حصہ نواسہ کو اور دو حصے پوتی کو دیں گے۔		مسئلہ ۲۷۸۸

(اس بات کی یاد آوری ضروری ہے کہ دوسرے اور تیسرے گروہ کی میراث کے بارے میں زیادہ تفصیل سے پرہیز کی خاطر ہم نے یہاں پر بیان نہیں کیا ہے)

میراث سے متعلق متفرق مسائل

۱۔ مرنے والے کا قرآن، انگوٹھی، تلوار اور پہنا ہوا لباس یا وہ لباس جو پہننے کے لئے سلوایا ہو لیکن پہنے ہوئے نہ ہو بڑے بیٹے کے لئے مخصوص ہے۔ (مسئلہ ۲۷۸۹)

۲۔ اگر مرنے والا قرض دار ہو اور اس کا قرض اس کے چھوڑے ہوئے مال کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو بڑے بیٹے کو ملنے والی وہ چار چیزیں بھی (جن کا تذکرہ مسئلہ ۲۷۸۹ میں کیا گیا ہے) مرنے والے کے قرض میں دے دی جائیں گی لیکن اگر اس کا قرض اس کے چھوڑے ہوئے مال سے کم ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر اس کے قرض کی مناسبت سے بڑے بیٹے کو ملنے والی چار چیزوں سے بھی اس کا قرض دیا جانا چاہیئے۔ مثلاً اگر مرنے والے کی کل رقم ساٹھ تومان (یا ساٹھ روپیے) ہو اور اس میں سے بیس تومان (یا بیس روپیے) کی وہ چیزیں ہوں جو بڑے بیٹے کو ملتی ہیں اور اس کا قرض تیس تومان (تیس روپیہ) ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر بڑے بیٹے کو ان چار چیزوں سے دس تومان (یا دس روپیہ) کے برابر قرض کی ادائگی کے لئے دینا چاہیئے[1]

۳۔ میراث کو تقسیم کرتے وقت اگر مرنے والے کی کوئی اولاد ماں کے پیٹ میں ہو اور اسی کے گروہ (طبقہ) میں دوسرے ورثاء مثلاً مرنے والے کی اولاد یا اس کے باپ اور ماں بھی موجود ہوں تو ماں کے پیٹ میں موجود بچہ کے لئے، جسے زندہ پیدا ہونے کی صورت میں ہی میراث ملے گی، دو لڑکوں کا حصہ علیحدہ کر کے رکھ دینا چاہیئے۔ (مسئلہ ۲۷۹۴)

---

[1] آیت اللہ گلپائگانی کا بھی یہی حکم ہے مگر بطور احتیاط نہیں ہے۔

نیکی کی ہدایت کرنا اور برائی سے روکنا (امر بالمعروف و نہی عن المنکر)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے واجب ہونے کی شرطیں

۱۔ جو شخص امر و نہی کرنا چاہتا ہے اس میں نیکی اور برائی کی تشخیص کی صلاحیت ہونا چاہئے۔

۲۔ اس کے امر و نہی کے اثر انداز ہونے کا احتمال ہو۔

۳۔ امر و نہی کرنے والا یہ جانتا ہو کہ گناہ کرنے والا گناہ کی تکرار پر مصر ہے لہٰذا اگر یہ جانتا ہو یا اسے اس بات کا گمان ہو یا اسے احتمال صحیح ہو کہ گناہ کرنے والا گناہ کی تکرار نہیں کرے گا تو اس کے لئے امر و نہی واجب نہیں ہے

۴۔ امر و نہی کرنے سے اور زیادہ برائی پیدا نہ ہو۔ (مسئلہ ۲۸۰۰)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مراحل

۱۔ گناہ کرنے والے شخص کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے کہ وہ سمجھ جائے کہ اس کے گناہ کرنے کی وجہ سے اس کے ساتھ یہ برتاؤ کیا گیا ہے مثلاً یہ کہ ● اس کی طرف سے منہ پھیر لیا جائے یا ترش روئی سے اس سے ملا جائے یا یا اس سے میل جول ترک کر دیا جائے (مسئلہ ۲۸۰۵)

★ اگر اس مرحلے میں مختلف درجات ہوں اور معمولی درجے کے اثر انداز ہونے کا احتمال ہو تو اسی پر اکتفا کرے (مسئلہ ۲۸۰۶)

۲۔ زبان سے امر و نہی کرنا، وعظ و نصیحت کرنا اس کے بعد ضروری امر و نہی کرنا اس کے بعد پر زور لہجے میں امر و نہی کرنا اور اس کے بعد اگر گناہ کرنے والا مخالفت کرے تو اسے ڈرانا دھمکانا ضروری ہے مگر اس سلسلے میں جھوٹ بولنے اور دوسرے گناہوں سے بچنا چاہئے۔ (مسائل ۲۸۰۸ سے ۲۸۱۰ تک)

★ اگر گناہ کرنے والا پہلے اور دوسرے دونوں مراحل پر عمل کئے بغیر گناہ کو چھوڑنے کا انکار کرے تو ان دونوں مرحلوں پر ایک ساتھ عمل کرنا واجب ہے یعنی اس کی طرف سے منہ پھیر لیا جائے اور اس سے میل جول ترک کر دیا جائے نیز اس کو زبان سے بھی نیکی کی ہدایت کی جائے اور برائی سے روکا جائے۔ (مسئلہ ۲۸۱۲)

۳۔ سختی اور طاقت کے ذریعہ امر و نہی کرنا: اگر یہ معلوم ہو جائے یا اس بات کا اطمینان ہو جائے کہ گناہ کرنے والا سختی اور طاقت کو کام میں لائے بغیر برائی کو نہ چھوڑے گا یا واجب کام کو انجام نہ دے گا تو سختی اور طاقت کا سہارا لینا واجب ہے البتہ ضرورت سے زیادہ سختی نہ کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۲۸۱۳)

دوسرے مراحل

★★★ ۱۔ اگر گناہ سے روکنا، گناہ کرنے والے کے ہاتھ کو پکڑنے، یا اسے گناہ کرنے کی جگہ سے باہر لانے یا وہ چیز جس سے گناہ کر رہا ہے اس میں تصرف کرنے پر ہی موقوف ہو تو ایسا کرنا جائز بلکہ واجب ہے۔ (مسئلہ ۲۸۱۵)

★★★ ۲۔ اگر گناہ سے روکنا، گناہ کرنے والے کو قید کرنے، یا کسی جگہ پر آنے سے روکنے پر موقوف ہو تو ایسا کرنا واجب ہوگا البتہ لازمی ضرورت کا لحاظ رکھنا چاہئے اور مناسب حد سے تجاوز نہ کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۲۸۱۵)

★★★ ۳۔ اگر گناہ سے روکنا، گناہ کرنے والے کو مارنے، اس پر سختی کرنے اور اس کو تنگی میں رکھنے پر موقوف ہو، تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن اس سلسلے میں یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اس پر زیادتی نہ ہونے پائے بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس کام کے لئے یا اس قسم کے امور کے لئے مجتہد جامع الشرائط سے اجازت لے لی جائے۔ (مسئلہ ۲۸۱۸)

★★★ ۴۔ اگر گناہ سے روکنا، گناہ کرنے والے کو زخمی کرنے یا قتل کرنے ہی پر موقوف ہو، تو مجتہد جامع الشرائط کی اجازت کے بغیر اور اس کے لئے شرائط کی موجودگی کے بغیر ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (مسئلہ ۲۸۱۹)

مختلف مسائل اور استفتاآت از امام خمینیؒ

****

سوال ۱: دین سے منحرف لوگوں کے لئے اور ان اداروں میں، جو یہودیوں اور عیسائیوں اور غیر مسلمین سے مربوط ہیں، ملازمت کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب: بسمہ تعالیٰ - ان یہودیوں، جو فلسطین کے یہودیوں کی مدد کرتے ہیں ہکے اداروں اور بہائیوں کے اداروں میں ملازمت جائز نہیں ہے - ان کے علاوہ دوسرے تمام غیر اسلامی فرقوں کے اداروں میں ملازمت کرنا، اگر ان اداروں کی شان و شوکت اور تقویت کا باعث بنے، تو ترک کر دینا چاہئے۔

سوال ۲: لڑکیوں اور عورتوں کا گوشوارے پہننے کے لئے کانوں کو چھدوانا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب: بسمہ تعالیٰ - کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال ۳: نامحرم عورت سے بات چیت کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب: بسمہ تعالیٰ - اگر نامحرم عورت سے لذت کے قصد کے بغیر بات چیت کی جائے اور وہ آپس میں گمراہی کا باعث نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ غیر ضروری مقامات پر مخصوصاً نامحرم جوان عورت سے، بات چیت نہ کرے۔

سوال ۴: کیا اسلامی انقلاب (ایران) کے انقلابی اداروں مثلاً "جہاد سازندگی"، "سپاہ پاسداران" وغیرہ میں لڑکیوں اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ کام کرنا اور ان کا دیئے گئے کاموں کو انجام دینا اور ساتھ میں اٹھنا بیٹھنا، جو آپس میں ارتباط و ملاقات کا باعث ہوتا ہے، جائز ہے ؟

جواب: بسمہ تعالیٰ - شرعی ذمہ داریوں کا لحاظ رکھتے ہوئے مذکورہ بالا امور میں لڑکیوں اور عورتوں کے تعاون کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن انھیں نامحرم مردوں کے ساتھ زیادہ ملاقات اور ارتباط وغیرہ سے بچنا چاہئے۔

سوال ۵: ایک عادل شخص، جو عالم دین نہیں ہے، کن صورتوں اور کن حالات میں نماز جماعت پڑھا سکتا ہے ؟

جواب: بسمہ تعالیٰ - ان حالات میں جبکہ کوئی عالم دین نہ مل سکے اور علماء کی ہتک حرمت بھی نہ ہو رہی ہو۔

سوال ۶: استرے (یا ریزر بلیڈ) سے یا ایسی مشین سے، جو جڑ سے مونڈ دے، داڑھی مونڈنے کے بارے میں کیا

جواب: بسمہ تعالیٰ - احتیاط واجب کی بناء پر داڑھی مونڈنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

سوال ۷: اگر کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ اگلے پانچ برس میں شادی بیاہ کرے گا اور اسے مکان کی ضرورت ہوگی تو ایسی صورت میں اگر اس پانچ سال کی مدت میں اپنی آمدنی سے مکان کا انتظام کرے تو اس پر خمس واجب ہے یا نہیں ؟

جواب: اگر ضرورت پڑنے کے وقت مکان کا انتظام نہ کر سکتا ہو اور وہ رفتہ رفتہ مکان سے متعلق سامان کا انتظام کرے تو اس پر خمس واجب نہ ہوگا لیکن اگر اس کے لئے روپیہ جمع کرے تو اسے گزشتہ برسوں کا خمس ادا کرنا چاہئے

☆☆☆